نئے نصاب کے مطابق

معاشرتی علوم

چوتھی جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

فہرستِ مضامین

پہلا باب

گلوب اور نقشہ کی مہارت

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس بات کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

☆ سمجھ اور پہچان سکیں کہ شمال قطب شمالی کی طرف اور جنوب قطب جنوبی کی طرف ہے۔
☆ سمجھ سکیں گے کہ اوپری جانب زمین سے دور لے جاتا ہے اور نچلی جانب زمین کے قریب لے جاتا ہے۔
☆ مختلف ساخت کی چیزوں کے باہمی فرق کو پہچان سکیں جب انہیں زمین سے دیکھا جائے اور جب اوپر سے دیکھا جائے۔
☆ گلوب اور نقشے کے معنی بیان کر سکیں۔
☆ گلوب اور نقشے کے فرق کو واضح کر سکیں۔
☆ گلوب اور نقشے پر براعظموں اور بحروں کے نام اور جگہ متعین کر سکیں۔
☆ نقشہ کے بنیادی اجزاء کو بیان کر سکیں گے۔
☆ سمجھ سکیں کہ نقشہ کا عنوان نقشہ کے علاقہ اور اُس کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں بتایا ہے۔
☆ نقشہ کا علاقہ اور اُس کی اہم خصوصیات مختلف نقشوں پر پہچان سکیں۔
☆ سمجھ سکیں کہ اصلی اشیاء نقشہ پر تصاویر یا علامتوں کے ذریعہ بتائی جاسکتی ہے۔
☆ کلید کے ذریعے نقشے پر بنی ہوئی تصاویر اور دوسری علامتی نشانیاں جیسے نقطے، لکیریں، رنگ کو سمجھ سکیں۔
☆ بنیادی اور ثانوی سمتوں کو بیان کر سکیں۔
☆ ان جانی پہچانی جگہوں کے نام بتا سکیں جو ان کے اسکولوں کے بنیادی (شمال، مشرق، مغرب، جنوب) اور ثانوی سمتوں۔ شمال، مشرق، شمال مغرب، جنوب میں پائی جاتی ہیں۔
☆ بنیادی اور ثانوی سمتوں کی نشاندہی سے نقشہ پر مختلف مقامات کی جگہ کا تعین کر سکیں۔
☆ پیمانے کے ذریعے دو مقامات کا درمیانی فاصلہ نکال سکیں۔
☆ مختلف پیمانوں کے ذریعے مختلف نقشوں میں دو مختلف مقامات کا درمیانی فاصلہ نکال سکیں۔
☆ جانی پہچانی جگہیں جیسے اپنے گھر، جماعت اور قریبی علاقہ کا بڑے اور آسان پیمانوں کے ذریعے نقشے کے مختلف اجزاء کو استعمال کرتے ہوئے نقشہ بنائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا باب

گلوب اور نقشہ کی مہارت

گلوب کیا ہے؟

انگریزی کا لفظ گلوب (کرۂ ارض) ایک لاطینی لفظ "گلوبس" سے لیا گیا ہے جس کے معنی مادہ یا گیند کے ہیں۔ لہٰذا گلوب ایک گیند نما چیز ہے جس کو زمین کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

شکل 1.1 گلوب کے دو مختلف زاویے

گلوب پر آپ کو خشکی کے بڑے علاقے دکھائی دیں گے یہ براعظم ہیں زمین پر ایسے سات براعظم ہیں۔ ایشیا، افریقہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، آسٹریلیا اور انٹارکٹیکا۔

گلوب پر پانی کے جو ذخائر ہیں ان کو بحر کہا جاتا ہے۔ ہماری زمین پر پانچ بحر ہیں۔ بحرِ اوقیانوس (اٹلانٹک اوشین)، بحرِ الکاہل (پیسفک اوشین)، بحرِ ہند (انڈین اوشین)، بحرِ منجمد شمالی (آرکٹک اوشین) اور بحرِ منجمد جنوبی (انٹارکٹک اوشین)۔

سرگرمی

سات براعظموں اور پانچ بحروں کے نام درج کریں۔

شکل 1.2 گلوب پر شمالی قطب
اور جنوبی قطب کی نشاندہی کی گئی ہے

اگر گلوب کا جائزہ لیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ بالکل سیدھا نہیں بلکہ ایک طرف کو جھکا ہوا ہے۔ زمین اپنے اسی محور پر گردش کرتی ہے۔گلوب پر سب سے زیادہ شمال کی طرف واقع حصے کو تلاش کریں۔ اس کو قطب شمالی کہتے ہیں۔ یہ زمین کے طے شدہ محور کا اوپری حصہ ہے۔ قطب شمالی بحرِ منجمد شمالی کے درمیان میں پایا جاتا ہے۔ زیادہ وقت برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اب اگر آپ گلوب کے جنوبی حصہ میں جائیں تو آپ قطب جنوبی پہنچیں گے۔ یہ زمین کے طے شدہ محور کا نچلا حصہ ہے۔ یہ انٹارکٹیکا میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ زمین کے سات براعظموں میں سے ایک ہے۔ لہٰذا جب ہم کہتے ہیں کہ شمال تو ہمارا مطلب ہوتا ہے قطب شمالی اور جب ہم کہتے ہیں جنوب تو ہمارا مطلب ہوتا ہے قطب جنوبی۔
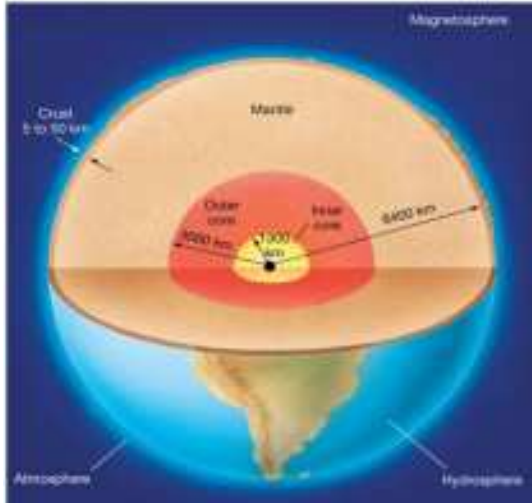
شکل 1.3

زمین ایک ٹھوس گیند کے مانند ہے۔ شکل 1.3 کو دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اس کے سب سے اندرونی حصے کو مرکز تہہ (کور) کہتے ہیں۔ اس کے بعد ایک درمیانی تہہ (مینٹل) ہے۔ اور بیرونی سطح کو پرت (کرسٹ) کہتے ہیں۔

ہماری زمین گیس کی تہوں سے گھری ہوئی ہے، جسے فضا کہتے ہیں۔ اس طرح جب ہم کہتے ہیں کہ جہاز فضا میں اوپر جا رہا ہے تو ہمارا مطلب ہوتا ہے کہ وہ زمین سے دور جا رہا ہے۔ جب جہاز زمین پر اترنے کے لیے نیچے آتا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ زمین کے قریب آ رہا ہے۔ یعنی اُوپر جانا زمین سے دُور جانے کے مترادف ہے اور نیچے آنا زمین کے پاس آنے کے مترادف ہے۔

نقشہ کیا ہے؟

نقشہ زمین کی کل سطح یا اس کے بعض حصوں کا ایک ایسا نقش (ڈرائنگ) ہے جو اوپر کی جانب سے دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ شکل 1.4 کو دیکھیئے۔ یہ ایک کمرۂ جماعت کا نقشہ ہے۔ شکل 1.5 کمرۂ جماعت کی تصویر ہے۔

شکل 1.4 کمرۂ جماعت کا نقشہ

شکل 1.5 کمرۂ جماعت کی تصویر
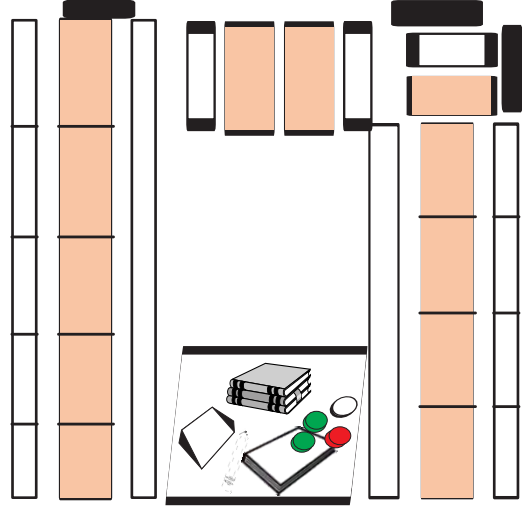
سرگرمی

نقشے اور تصویر میں دکھائی گئی میز اور کرسی جیسی اشکال بنائیں۔

استاد کے لیے ہدایت: جب آپ گلوب کلاس میں لائیں تو بچوں سے اس کے براِعظم اور بحروں کی نشاندہی کروائیں۔ اگلے دن ان سے سادہ نقشہ منگوا کر براِعظم اور بحروں کے نام لکھوائیں۔

گلوب اور نقشہ کے درمیان فرق

کسی نقشے کو دیکھیں اور اس کے اجزاء کی فہرست مرتب کیجیے۔جن کی مدد سے اسے پڑھا جا سکے۔عام طور پر نقشے اور گلوب کے مندجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔

گلوب	نقشہ
گلوب زمین کی سطح کی تین جہتی نمائندگی کرتا ہے۔	نقشہ زمین کی سطح کے کچھ یا پورے حصے کا دو جہتی نمائندگی کرتا ہے۔
زیادہ جزئیات علامتوں کے ذریعہ بنائی جاتی ہیں۔	چند ضروری جز علامتوں کے ذریعہ بتائے جاتے ہیں۔
گلوب زمین کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔	نقشہ زمین کے کسی شہر یا ملک کے کسی خاص پہلو کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔جیسے نقشہ کسی ایک ملک یا تمام مما لک کے بحری و بری خصوصیات دکھا سکتا ہے۔
گلوب گول ہوتے ہیں۔اور ساتھ لے کر پھرنا آسان نہیں۔	نقشہ کاغذ پر بنا ہوتا ہے۔اور ساتھ لے کر پھرنا آسان ہوتا ہے۔
بڑے گلوب کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔	نقشوں کو سنبھالنا آسان ہے یہاں تک کہ مختلف نقشوں سے نقشہ نامہ یعنی نقشوں کی کتاب بنائی جا سکتی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے کہ نقشہ میں چیزوں کی اوپری سطح کا منظر اور تصویر میں چیزوں کا مکمل منظر ایسا نظر آتا ہے،جیسی وہ ہوتی ہیں۔

نقشے کے اجزاء

کسی نقشے کو دیکھیں اور اسکے اجزاء کی فہرست مرتب کیجیے۔جن کی مدد سے اس پڑھا جا سکے عام طور پر نقشے کے مندجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔

- عنوان
- کلید جس میں علامات ظاہر ہوں۔
- قطب نما یا شمال کی سمت ظاہر کرتا ہوا تیر۔
- پیمانہ

استاد کے لیے ہدایت: بچوں کو ایک وقت میں ایک چیز سمجھائیں اس سے متعلق مختلف سرگرمیاں بنائیں تا کہ بچوں کے ذہن میں تصویر واضح ہو جائے جیسے بچوں کی بہتر سمجھ کے لیے کہ نقشہ کیا ہے بچوں سے کہیں کہ آپ میز پر رکھی ہوئی چیزوں کی تصویر بنائیں۔پھر بچوں کو کہیں کہ کرسی پر کھڑے ہو کر نیچے آپ کی ڈیسک کی طرف دیکھیں اور جیسا نظر آرہا ہے ویسا بنائیں۔

سرگرمی

اپنی کتاب میں دیئے گئے نقشے کو دیکھیے۔ اپنے ساتھی سے اظہار خیال کیجیے کہ ہر جُز نقشہ پڑھنے میں کس طرح مدد دیتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ بتاتا ہے کہ یہ کون سا مقام ہے اور کسی مقام کی سمت کیا ہے۔

عنوان

جب ہم کسی نقشہ کو پڑھنا شروع کرتے ہیں تو ہم سب سے پہلے اس کے عنوان پر نظر ڈالتے ہیں۔ عنوان بتاتا ہے کہ یہ کس علاقہ کا نقشہ ہے اور اس نقشے میں کیا ظاہر کیا گیا ہے۔ شکل 1.6 کے نقشے کے عنوان کو دیکھیے۔ آپ کو اس طرح کا عنوان نظر آئے گا پاکستان۔ بڑے شہر ۔
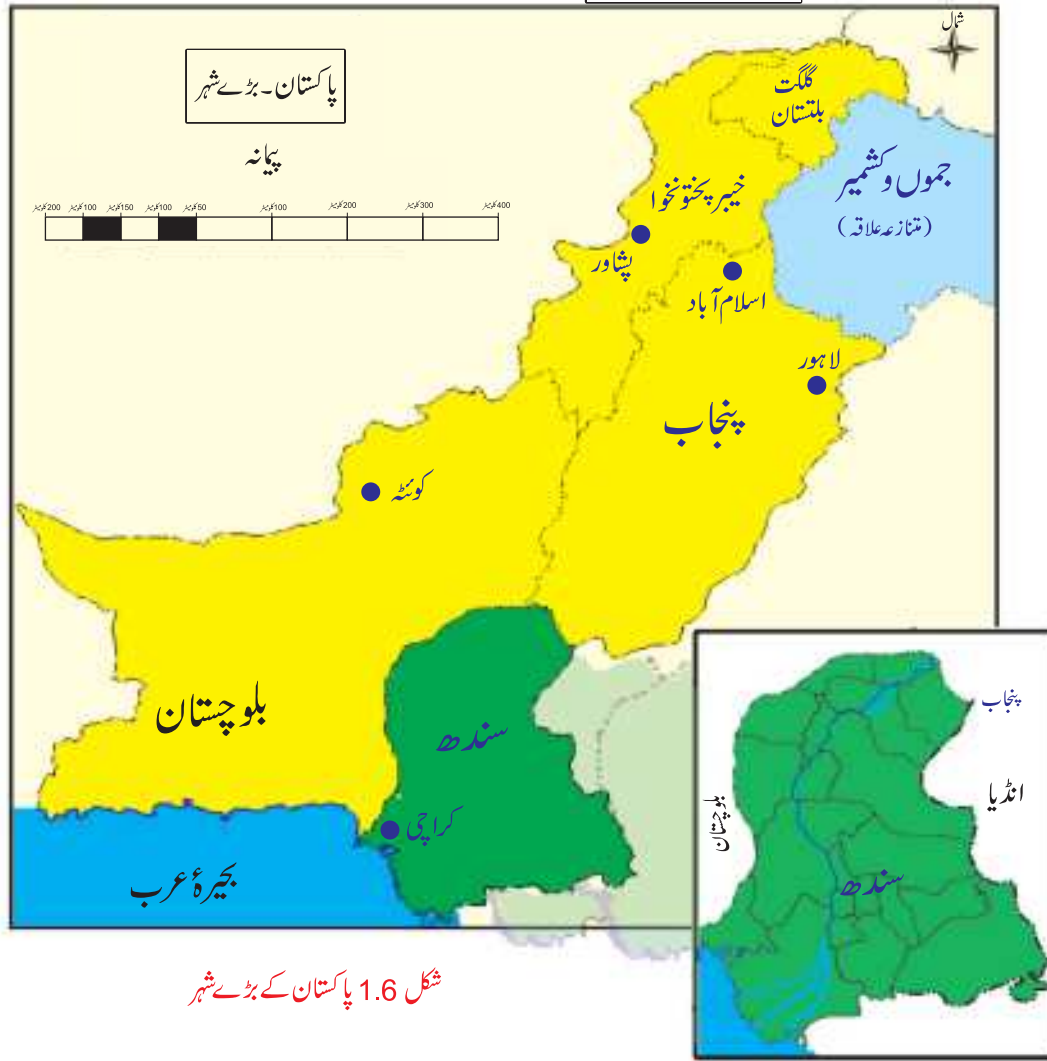
شکل 1.6 پاکستان کے بڑے شہر

استاد کے لیے ہدایت: بچوں سے کہیں کہ نقشے کے اجزاء کی فہرست بنائیں اور اپنے ہم جماعت دو بچوں یا ایک چھوٹے گروپ کی شکل میں بات چیت کریں کہ یہ اجزاء نقشہ کو پڑھنے میں کیسے مدد کرتے ہیں۔

سرگرمی

تیسرے باب میں شکل 3.4 اور 3.9 میں دیئے گئے نقشوں کے عنوانات پڑھیے۔ نقشے کے علاقے کی نشاندہی کیجیے اور بتایئے کہ نقشہ کیا دکھا رہا ہے۔ ذیل کی طرح ایک ٹیبل اپنی کاپی میں بنایئے اور نیچے دیئے گئے خانوں کو پُر کیجیے۔

نقشہ کا علاقہ	نقشہ کیا ظاہر کرتا ہے۔

علامت

شکل 1.7 کو دیکھیں۔ یہ ایک شہر کی تصویر ہے جس میں اس کی گلیاں، عمارتیں اور درخت وغیرہ دکھائے گئے ہیں۔ جبکہ شکل 1.8 اسی شہر کا نقشہ ہے۔ نقشہ میں عمارتیں، گلیاں اور درختوں کو دکھانے کے لیے علامتیں استعمال کی گئی ہیں۔ علامتیں اصل چیزوں کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔
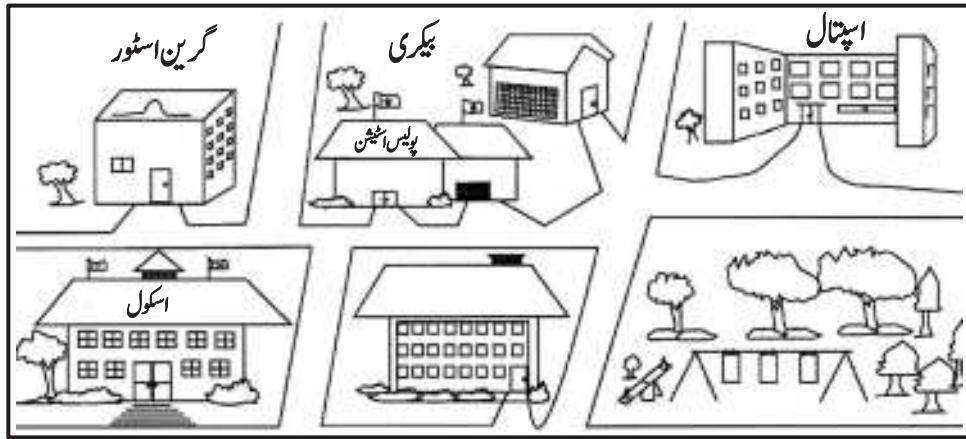
شکل 1.7 شہر کی تصویر
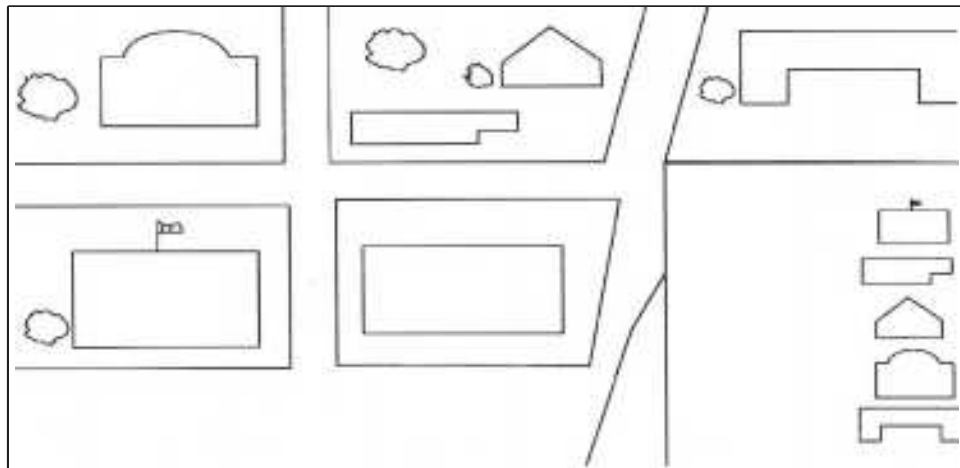
شکل 1.8 شہر کا نقشہ

کچھ علامتیں اصل چیزوں جیسی نظر آتی ہیں۔ مثلاً درخت کی علامت ہے۔ ریل کی پٹڑی کی علامت ہے۔بعض علامات اصل چیزوں جیسی نظر نہیں آتی۔مثلاً ▌ علامت کسی عمارت کو اور ● علامت کسی شہر کو ظاہر کرتی ہے۔لکیر اور لفظوں کے ساتھ ساتھ رنگوں کو بھی علامت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ مخصوص رنگ کچھ خاص چیزوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسا نیلا رنگ پانی کے لیے اور لال اور کالا رنگ لوگوں کی بنائی ہوئی چیزوں کی علامت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

سرگرمی

اپنی کاپی میں دو کالم بنائیے۔کالم "الف" میں چیزوں کے نام لکھیں مثلاً درخت، ریل کی پٹڑی، دریا، عمارت، پہاڑ، پُل وغیرہ اور کالم "ب" میں ان کی علامات بنائیے جیسے۔

کالم "الف" چیزوں کے نام	کالم "ب" علامات
درخت	

کلید

یہ نقشے کے آخر میں ایک فہرست ہوتی ہے، جو نقشے میں استعمال ہونے والی علامتوں کو ظاہر کرتی ہے۔اور یہ بھی بتاتی ہے کہ ان علامتوں سے کیا مراد ہے۔ یہ کلید کہلاتی ہے۔کلید سے نقشہ سمجھنا اور پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔کلید نقشہ کا ایک اہم جُز ہے۔ کیونکہ ایک علامت مختلف نقشوں پر مختلف چیزیں ظاہر کرسکتی ہے، جو ہم کلید کے ذریعہ سمجھ سکتے ہیں۔ نقشے میں نقطہ ● کسی شہر کی علامت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ ہی نقطہ کسی دوسرے شہر کی آبادی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

سمتیں
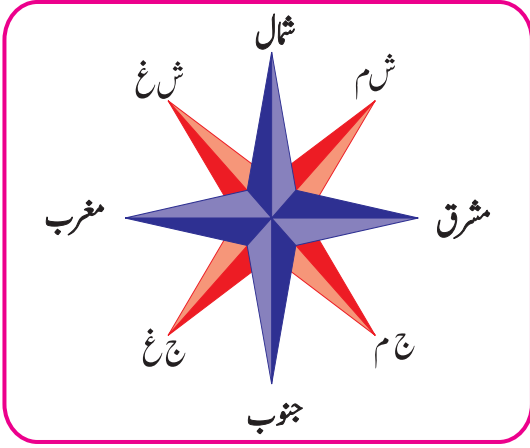
شکل 1.9 سمت نما

نقشوں میں سمتیں اس لیے دکھائی جاتی ہیں کہ نقشوں کو سمجھنے میں مدد ملے۔ نقشے پر سمتیں دکھانے کے لیے ایک مخصوص نشان ہوتا ہے۔ اس کو سمت نما کہتے ہیں۔ یہ چار بنیادی سمتیں ظاہر کرتا ہے۔شمال، جنوب، مشرق اور مغرب۔سمت نما دیگر اہم سمتیں بھی دکھا تا ہے، جن کو ثانوی سمتیں کہتے ہیں۔

شکل 1.9 کو دیکھیں۔حروف ش، م تلاش کیجیے۔اس سے مراد شمال مشرق ہے۔ کیونکہ یہ سمت شمال اور مشرق کے درمیان واقع ہے۔اب آپ حروف ج، غ تلاش کیجیے۔اس سے مراد جنوب مغرب ہے۔ کیونکہ یہ سمت جنوب اور مغرب کے درمیان واقع ہے۔اب آپ حروف ج، م تلاش کیجیے۔اس سے مراد جنوب مشرق ہے، کیونکہ یہ سمت جنوب اور مشرق کے درمیان واقع ہے۔اب آپ حرف ش، غ تلاش کیجیے۔ یہ حروف کیا ظاہر کرتے ہیں؟

سرگرمی

اپنے اسکول کے اردگرد پائی جانے والی جانی پہچانی جگہوں کے نام کی بنیادی سمتوں کے ذریعہ نشاندہی کیجیے۔شمال، مشرق، جنوب، مغرب اور ثانوی سمتوں کے ذریعہ سے بھی شمال مشرق، جنوب مشرق، جنوب مغرب اور شمال مغرب۔

پیمانہ

فرض کیجیے ہمیں دنیا کا نقشہ بنانا ہے۔آپ اس کو اصل پیمائش کے مطابق تو نہیں بنا سکتے۔اسی لئے نقشہ زمین کے کسی قطعہ کا چھوٹا نمونہ ہوتا ہے۔اگر ہمیں کسی کاغذ کے ٹکڑے پر اپنے سونے کے کمرہ کا نقشہ بنانا ہو تو کیا کریں گے۔ہمیں اپنے کمرے کی لمبائی اور چوڑائی کو اتنا چھوٹا کرنا ہوگا کہ وہ ہمارے کاغذ کے ٹکڑے پر پورا آسکے۔

آیئے اب ہم یہ سیکھیں کہ یہ کس طرح کیا جاتا ہے۔

1. شکل 1.10 کو دیکھیے۔ یہ عائشہ کے سونے کے کمرے کا نقشہ ہے۔
2. شکل 1.11 کو دیکھیے یہ شکل 1.10 کا چھوٹا نمونہ ہے۔
3. اپنے اسکیل کے استعمال سے شکل 1.11 میں پلنگ کی لمبائی ناپیے۔ یہ 6 سینٹی میٹر لمبا ہے۔
4. اب اس کی چوڑائی ناپیے۔ یہ 3 سینٹی میٹر چوڑا ہے۔
5. اس کو نصف کرنے کے لیے لمبائی اور چوڑائی کو دو سے تقسیم کیجیے۔ لمبائی اب 3 سینٹی میٹر اور چوڑائی 1.5 سینٹی میٹر ہے۔
6. اب اپنے اسکیل کے استعمال سے شکل 1.11 میں پلنگ کی لمبائی کو ناپیے یہ 3 سینٹی میٹر لمبا ہے۔
7. اب اس کی چوڑائی کی پیمائش کیجیے یہ 1.5 سینٹی میٹر چوڑا ہے۔
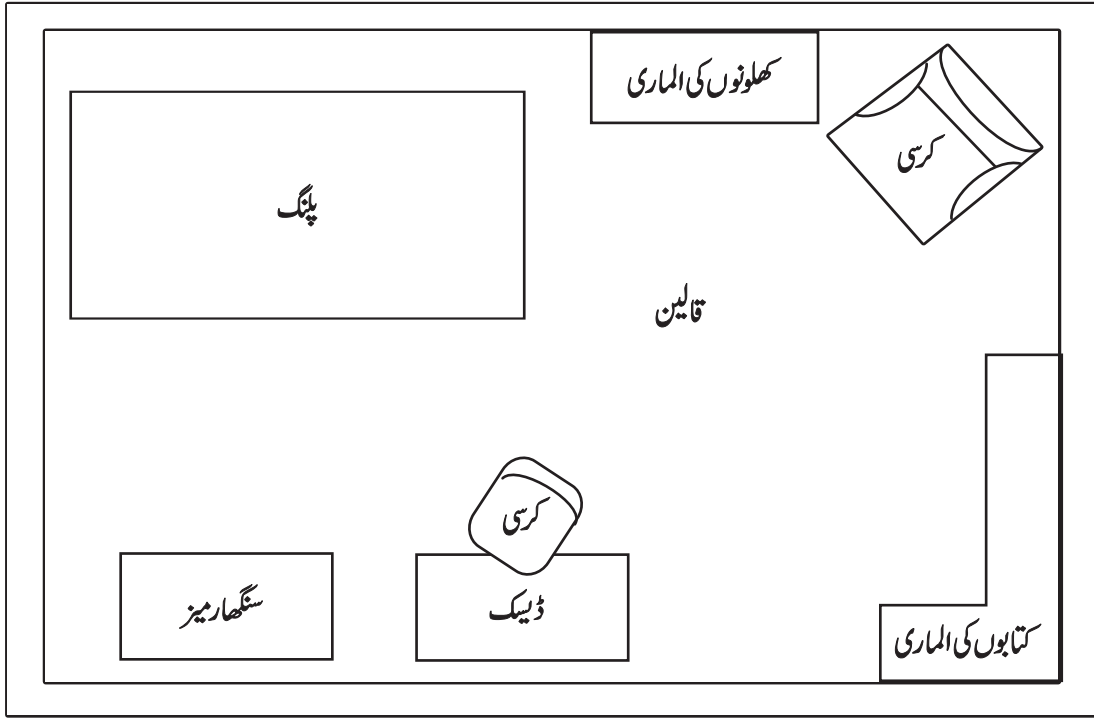
شکل 1.10 عائشہ کا کمرہ
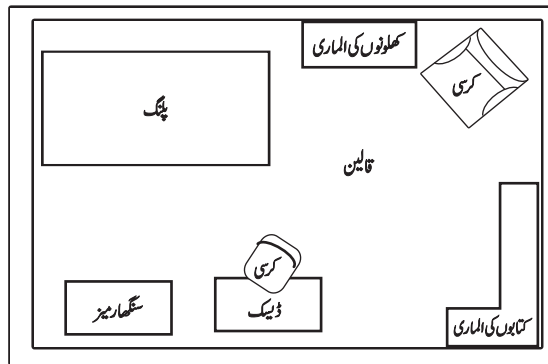
شکل 1.11 عائشہ کے کمرے کا چھوٹا نمونہ

سرگرمی

شکل 1.10 عائشہ کے سونے کے کمرہ کا نقشہ ہے۔اس کے کمرے کے قالین کی لمبائی اور چوڑائی ناپیے اور اپنی کاپی میں بنایئے۔اب اس کی لمبائی اور چوڑائی کو دو سے تقسیم کیجیے اور اس کا چھوٹا نمونہ اپنی کاپی میں بنایئے۔

وہ پیمانہ جس سے نقشے بنائے جاتے ہیں دراصل نقشے پر دیئے گئے فاصلوں اور مقامات کے اصل فاصلوں کا موازنہ کرتا ہے۔اس کے ذریعے فاصلوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ پیمانوں کو لکیر کے ذریعہ ظاہر کر سکتے ہیں۔ یہ لکیر چند سینٹی میٹر لمبی ہوتی ہے اور اس کو برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔شکل 1.12 میں پیمانے کے مطابق 100 کلومیٹر کا فاصلہ 2 سینٹی میٹر سے دکھایا گیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ نقشہ پر 2 سینٹی میٹر زمین کے 100 کلومیٹر کے برابر ہیں۔یا اس طرح کہیں کہ نقشہ پر 1 سینٹی میٹر زمین کے 50 کلومیٹر کے برابر ہے۔
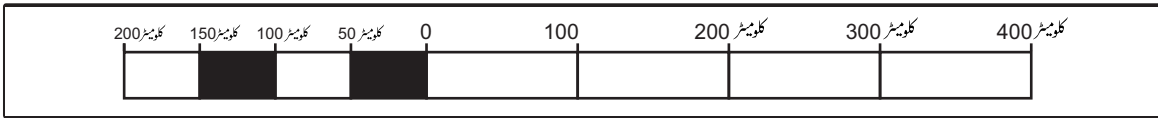
شکل 1.12 لکیری پیمانہ

سرگرمی

شکل 1.6 میں دیئے گئے نقشے میں کراچی اور لاہور کا فاصلہ دھاگہ یا کاغذ کے ٹکڑے کی مدد سے ناپیں۔ نقشے پر کیا فاصلہ دیا گیا ہے؟ اصل فاصلہ کتنا ہے؟

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سمجھا ہے کہ:

- گلوب کو زمین کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔
- گلوب پر ہم کو سات براعظم اور پانچ بحر دکھائی دیتے ہیں۔
- شمال سے مراد قطب شمالی کی طرف اور جنوب سے مراد قطب جنوبی کی طرف ہے۔
- اوپر کی طرف جانا زمین سے دور جانا اور نیچے آنا زمین کے نزدیک آنے کے مترادف ہے۔
- نقشہ کسی جگہ کا ایسا نقش ہے جو اوپر کی جانب سے دیکھنے پر نظر آتا ہے۔
- ہم نقشے کے اجزاء، عنوان، کلید، قطب نما اور پیمانے کا استعمال کرتے ہیں تاکہ نقشے کو پڑھنے میں اور سمجھنے میں مدد حاصل ہو سکے۔

مشق

الف۔ درج ذیل سوالات کے کے جواب دیجیے۔

1. نقشے اور گلوب کے معنی بیان کیجیے۔
2. نقشے اور گلوب کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

نقشے کی مہارت کو سندھ کے نقشے پر استعمال کیجیے۔

1. اس نقشے کا عنوان دیکھیے اس سے ہمیں نقشے کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟
2. کلید میں کیا ظاہر کرتا ہے؟
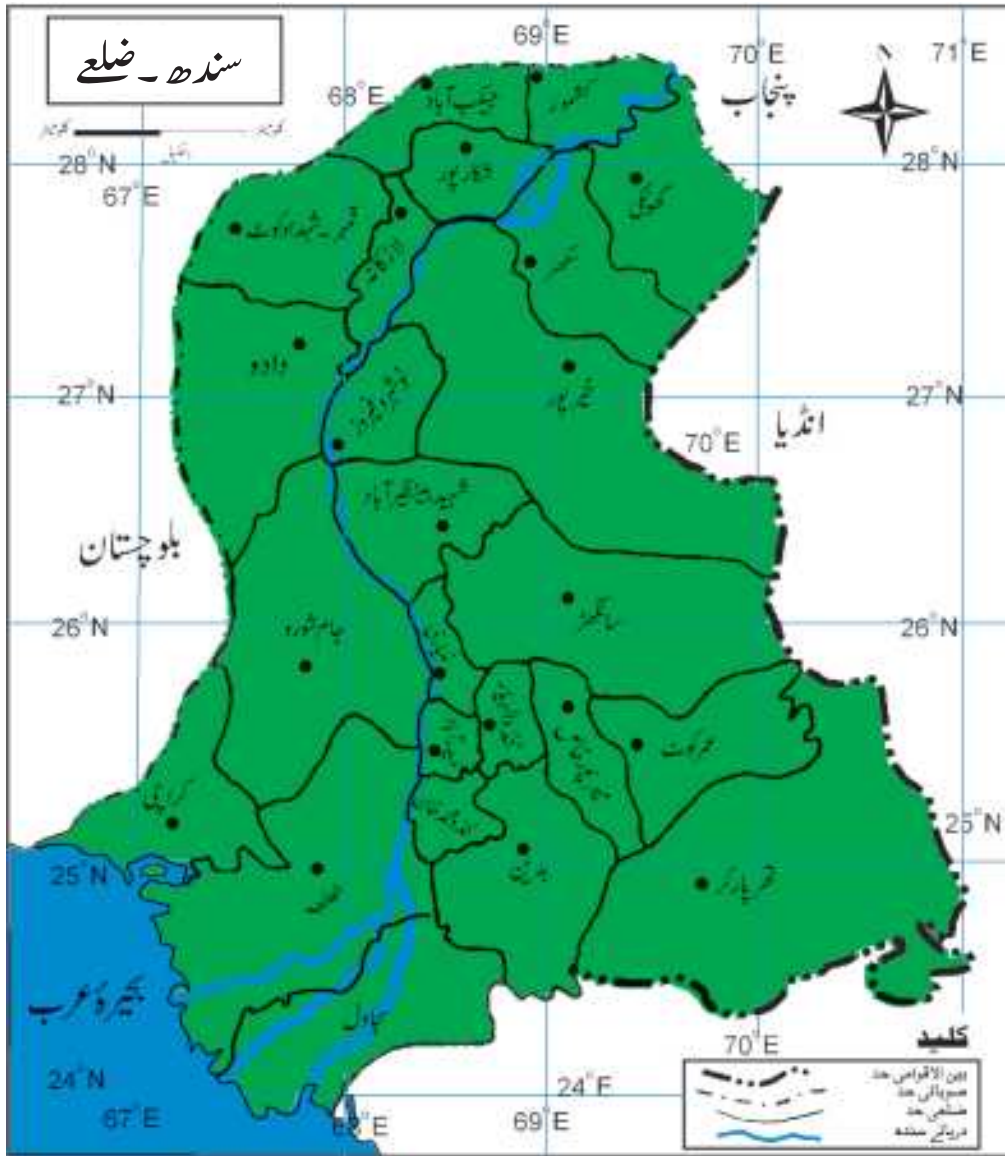
3. نقشہ کو دیکھیے اور فرض کیجیے کہ آپ ڈسٹرکٹ شہید بے نظیر آباد میں ہیں۔

(i) چاروں بنیادی سمتوں شمال، مشرق، مغرب اور جنوب میں پائی جانے والی ڈسٹرکٹ کی نشاندہی کیجیے۔

(ii) ثانوی سمتوں شمال مشرق/جنوب مشرق، جنوب مغرب اور شمال مغرب میں موجود ڈسٹرکٹ کی نشاندہی کیجیے۔

4. (i) نقشے پر جام شورو اور سانگھڑ کے درمیانی فاصلے کو ناپئے اور لکھیے۔

(ii) نقشے پر دیئے گئے پیمانے کے ذریعے جام شورو اور سانگھڑ کے اصل فاصلہ کا پتہ لگائیے اور لکھیے۔

5. پینسل کا ڈبہ لیجیے۔

(i) اس کو کاغذ پر رکھ کر اس کے گرد لکیر کھینچیے۔

(ii) اب اس کی دوہری ناپ کا خاکہ بنائیے۔

(iii) دونوں تصویروں میں لمبائی اور چوڑائی ناپئے۔

6. پاکستان کے خالی نقشہ میں سندھ کی حدود کی نشاندہی کیجیے۔

7. اپنی جماعت کا نقشہ بنائیے۔ اس نقشہ کے تمام اجزاء، عنوان، کلید اور علامتی نشان سے بتائیے کہ وہ کیا ظاہر کرتے ہیں۔

نیز سمت نما اور پیمانہ بھی بتائیے۔

8. دنیا کا نقشہ بنائیے اور اس پر براعظم اور بحروں کے نام لکھیے۔

دوسرا باب

سندھ کی تاریخ

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

- ☆ صوبہ کے اہم تاریخی واقعات بیان کرسکیں۔
- ☆ خط وقت کے ذریعے سے اہم مقامی وصوبائی تاریخی واقعات بیان کرسکیں۔
- ☆ اہم مقامی وصوبائی تاریخی واقعات کا خط وقت ترتیب دے سکیں۔
- ☆ ماضی کے بیان سے معاشرتی مسائل اوران کے حل کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ ماضی کے مسائل کے حل کی مختصر وطویل اثرات کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ صوبہ کے لوگوں نے مختلف ادوار میں جوترقی کی اس کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ تاریخی واقعات نے ماضی اور حال پر جواثرات چھوڑے انہیں بیان کرسکیں۔
- ☆ نقشہ کی مدد سے تاریخی واقعات کے جغرافیائی پس منظر کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ تاریخی واقعات میں نقطۂ نگاہ کی نشاندہی کریں۔
- ☆ دوصوبوں کی آج کی زندگی کا موازنہ کریں۔
- ☆ نجی تاریخی واقعات بیان کرسکیں۔انفرادی۔خاندانی۔اسکول۔تصاویر۔خطوط اور خاندان کے لوگوں سے ملاقات کومعلومات کا ذریعہ بناتے ہوئے۔

دوسرا باب

سندھ کی تاریخ

سندھ کی تاریخ طویل ہے۔ بہت سے مختلف لوگ یہاں رہے ہیں۔ اگلے کچھ صفحات میں ہم سندھ کی قدیم تاریخ کے بارے میں پڑھیں گے۔

پتھر کا زمانہ

ہزاروں سال قبل لوگ اس علاقے میں آباد ہوئے تھے۔ جسے اب سندھ کہا جاتا ہے۔ خوراک اور جائے پناہ کی تلاش میں یہ لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے تھے۔ وہ دستی کلہاڑی جیسے سادہ اوزاروں کے ذریعہ درختوں کو کاٹنے اور جانوروں کا شکار کرتے تھے۔ چونکہ یہ اوزار پتھر سے بنائے جاتے تھے۔ اس لیے اس دور کو "پتھر کا زمانہ" کہتے ہیں۔

شکل 2.1 پتھر کے زمانے کے لوگوں کا رہن سہن

شکل 2.2 پتھر کے نئے زمانے کے لوگوں کا رہن سہن

کئی ہزار سال بعد لوگوں نے بہتر اوزار بنانے شروع کیے۔ انھوں نے فصل اُگانا اور مویشی پالنا سیکھ لیا۔ انھوں نے لکڑی اور کچی اینٹوں کے مکانات بنانا سیکھے۔ ان لوگوں نے خانہ بدوشی کے بجائے ایک ہی مقام پر رہنا شروع کیا۔ یہ سندھ کے ابتدائی گاؤں تھے۔ یہ دور "پتھر کا نیا زمانہ" کہلاتا ہے۔

وادئ سندھ کی تہذیب

سندھ کی جس ابتدائی تہذیب سے ہم واقف ہیں وہ وادئ سندھ کی تہذیب کہلاتی ہے جیسے نام سے ظاہر ہوتا ہے یہ تہذیب دریائے سندھ کے کناروں اور میدانوں سے شروع ہوئی۔

1922ء میں دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر لاڑکانہ کے قریب رہنے والے لوگوں کو کچھ پرانے سکے اور اینٹیں ملیں۔

آثار قدیمہ کے ماہرین نے ان چیزوں کو معائنہ کیا اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ کسی قدیم تہذیب کے آثار ہیں۔انہوں نے اس علاقہ کی کھدائی شروع کی۔اس کھدائی کے نتیجے میں یہ پتہ چلا کہ تقریباً 5000 سال پہلے لوگ دریائے سندھ کے کنارے آباد ہوئے تھے۔انہوں نے وادئ سندھ کے ابتدائی شہر آباد کیے تھے۔"موئن جودڑو" ان میں سے ایک شہر ہے۔

شکل 2.3 موئن جودڑو میں پکی اینٹوں سے بنے ہوئے گھر اور نکاسئ آب کا نظام

شکل 2.4 موئن جودڑو میں بنا ہوا ایک کنواں

یہ شہر مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ آباد کیا گیا تھا۔اس میں چوڑی سڑکیں، عمارتیں اور گھر بنائے گئے تھے۔عمارتیں اور گھر پکی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے تھے۔ یہاں پانی کے لیے کنویں تھے اور مکمل نکاسئ آب کا انتظام تھا۔ان کے گھروں کے اندر کئی زیورات گلدان، پکانے کے برتن اور اوزار جو مٹی، پتھر اور تانبہ کے بنے ہوئے تھے
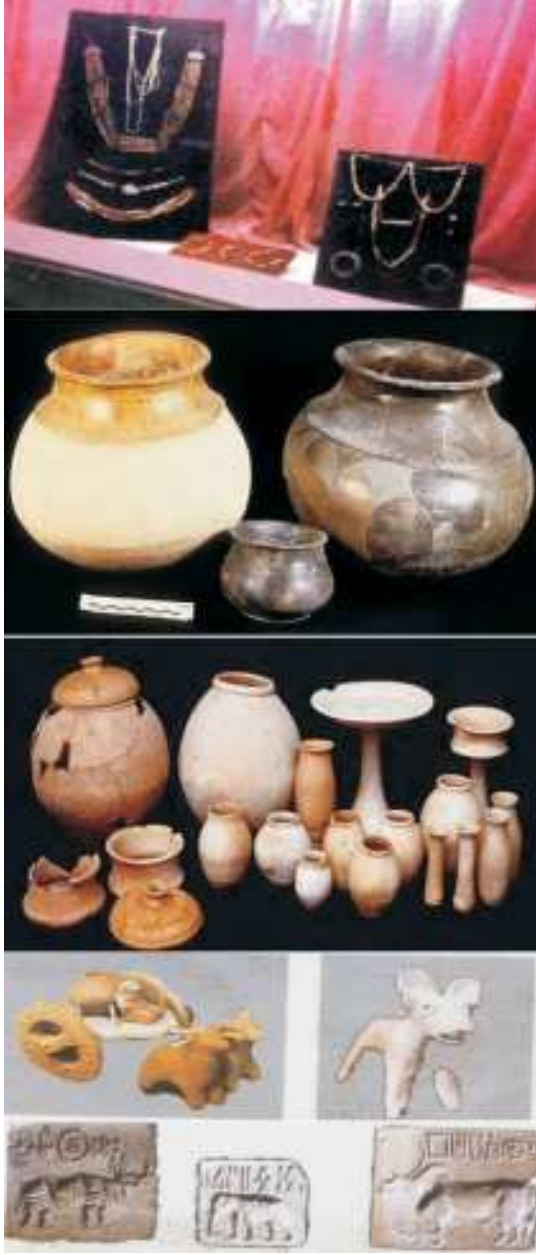
پائے گئے۔ بچوں کے کھلونوں کے آثار بھی ملے۔

یہاں سے پتھر کی مہریں جن پر تصاویر اور تحریر کندہ تھیں پائی گئیں ہیں۔ ماہرین اب تک ان تصویری تحریروں کو نہیں پڑھ سکے ہیں۔

موئن جودڑو کے لوگ زیادہ تر کسان تھے۔ وہ گیہوں، چاول اور جو کی کاشت کرتے تھے۔ یہ لوگ ہنرمند تھے اور اچھے تاجر بھی تھے۔تاجر ایران، عراق اور ہندوستان کے لوگوں کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔

اپنے آغاز کے 800 سال بعد وادئ سندھ کی تہذیب ختم ہوگئی ۔ ہم آج تک نہیں جانتے کہ ایسا کیوں ہوا۔ کچھ مورخین کا خیال ہے کہ یہ تہذیب آریاؤں سے جنگ کی وجہ سے ختم ہوئی۔کچھ کا خیال ہے کہ دریائے سندھ نے اپنا راستہ تبدیل کر دیا جس کی وجہ سے علاقہ زیرِآب آ گیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کسی خطرناک بیماری نے اس تہذیب کا خاتمہ کر دیا۔

شکل 2.5 موئن جودڑو سے دریافت ہوئی چیزیں زیورات، پکانے کے برتن، کھلونے اور پتھر کی بنی ہوئی مُہریں

کیا آپ کو معلوم ہے؟
کہ تہذیب کسی خاص وقت میں کسی خاص علاقہ کے لوگوں کے رہن سہن کا انداز ہے۔

سرگرمی

موئن جودڑو کے باشندوں کی طرزِ زندگی اور پتھر کے زمانے کے باشندوں کی طرزِ زندگی کا موازنہ کیجیے۔(یکسانیت اور فرق)۔

استاد کے لیے ہدایت: طالب علموں کو نقشہ میں ایران اور عراق ڈھونڈنے میں مدد کریں۔ان کی ہمت افزائی کریں کہ وہ باب اول کے ذریعہ سے نقشے پر ان جگہوں کو ڈھونڈیں۔

آریا

وادئ سندھ کے بعد سندھ کی تہذیب آریاؤں کی تہذیب ہے ۔آریا مشرقی یورپ اور وسطی ایشیا سے آئے تھے اورانہوں نے سندھ کو فتح کیا تھا۔وادئ سندھ کے باشندوں کی طرح آریا بھی دیہات میں آباد ہو گئے ۔ یہ گیہوں اور باجرہ کی کاشت کرتے تھے۔دیہات آہستہ آہستہ شہراور سلطنت میں تبدیل ہوگئے ۔ ہر سلطنت کا ایک حکمراں ہوتا تھا جوراجا کہلاتا تھا۔دیہات کے باشندوں کو ان کے پیشے کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا تھا اور یہی تقسیم بعد میں ذات پات میں بدل گئی شکل 2.6 کو دیکھیے ۔

ذات پات کا نظام

ہندوؤں میں چار خاص ذاتیں تھیں سب سے اونچی ذات "برہمن" کی تھی۔ یہ لوگ پجاری،تعلیم یافتہ اور فلسفی ہوتے تھے۔ دوسری ذات " کشتریہ" تھی ۔ یہ لوگ جنگجو،حکمران اور قائد ہوتے تھے۔تیسری ذات "ویش" کی تھی۔ یہ لوگ تاجر، ہنرمند اور کسان ہوتے تھے۔چوتھی ذات والے "شودر" کہلاتے تھے۔یہ لوگ مزدور تھے۔ یہ دوسری ذات کے لوگوں کے ملازم ہوتے تھے۔اچھوت کی کوئی ذات نہیں ہوتی ان کو" دلت " کہتے تھے۔یہ لوگ سب سے نچلے درجہ کے کام کرتے تھے۔جیسے سڑکوں پر جھاڑو لگانا، بیت الخلاء صاف کرنا، مُردہ جانوروں کی صفائی کرنا اور جوتے مرمت کرنا وغیرہ۔ مختلف ذات کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کام نہیں کر سکتے تھے۔نہ مل سکتے تھے۔نہ آپس میں شادی کر سکتے تھے،یہ ذات پات کے نظام کی شروعات تھی۔

برہمن

کشتریہ

ویش
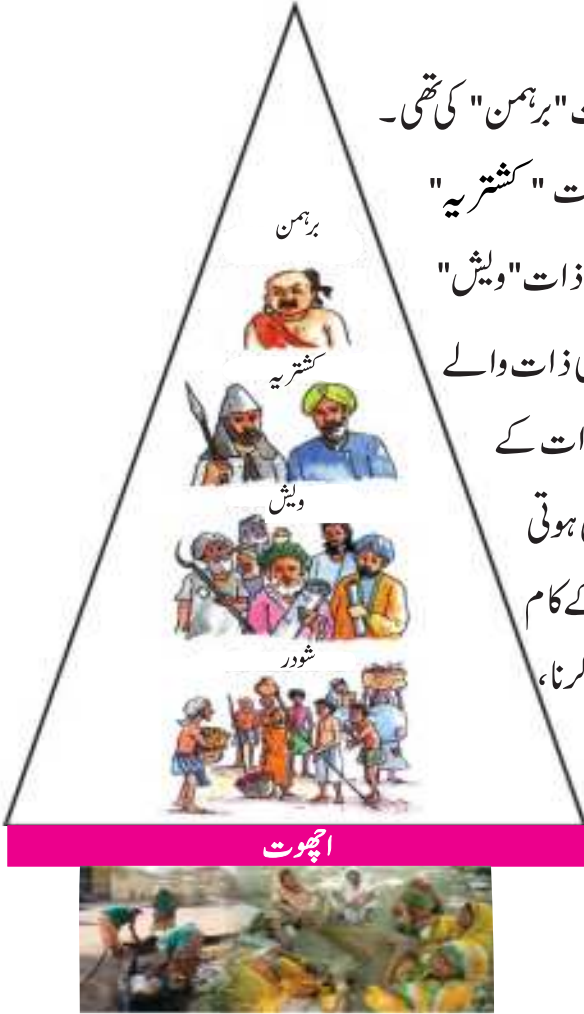
شودر

اچھوت

شکل 2.6 ذات پات کا نظام

سرگرمی

کلاس میں بچوں سے کردار نگاری کرائیں کہ وہ ہر ذات کے لوگوں کی زندگی اور کام کی عکاسی کریں اور اچھوت کی بھی جو دلت کہلاتے تھے ۔کوئی ایک دو برہمن بن جائیں۔کچھ کشتریہ اور کچھ ویش زیادہ تر شودر اور دلت بنیں۔ڈرامے کے بعد اس نظام کے بارے میں اظہار خیال کریں۔کیا یہ منصفانہ نظام تھا؟ کیا یہ آج بھی سندھ میں موجود ہے؟

سندھ میں مسلمانوں کی آمد

712ء میں محمد بن قاسم کی قیادت میں مسلمانوں کی فوج نے پورے سندھ کو فتح کیا۔ وہ کیا حالات تھے جن کے باعث محمد بن قاسم سندھ میں آئے۔

ایک روز کچھ عرب تاجر اپنے اہل وعیال اور تجارتی سامان اور قیمتی تحائف (جو سری لنکا کے حکمران نے حجاج بن یوسف کے لیے بھیجے تھے) کے ساتھ واپس عرب جا رہے تھے۔ جب سندھ میں داخل ہوئے تو دیبل کے مقام پر بحری قزاقوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قید کر لیا اور ان کا سامان لوٹ لیا۔ انہوں نے عراق کے گورنر حجاج بن یوسف سے مدد کی درخواست کی۔ حجاج بن یوسف نے سندھ کے حکمران راجا داہر کو قزاقوں کو سزا دینے، قیدیوں کی رہائی اور لوٹے ہوئے سامان کو واپس کرنے کے لیے کہا۔ لیکن اس نے منع کر دیا۔ اس لیے حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کو راجا داہر کی حکومت پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا۔

شکل 2.7 محمد بن قاسم

محمد بن قاسم اپنی فوج اور اسلحہ لے کر 711ء میں دیبل پہنچا۔ انہوں نے منجنیق (پتھر پھینکنے کی مشین) کے ذریعے دیبل پر گولے برسائے اور جلد ہی راجا داہر کی فوج کو شکست دے کر دیبل پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے تاجروں اور ان کے اہل وعیال کو رہا کرا لیا۔ محمد بن قاسم نے اس کے بعد بقیہ سندھ جنوبی پنجاب میں ملتان تک کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔

یہ عرب سلطنت کا ایک صوبہ بن گیا۔ یہ 312 سال یعنی 1014ء تک ایک صوبہ رہا۔ نئے حکمران عوام سے بہت رحمدلانہ، برابری کا اور اچھا سلوک کرتے تھے۔ اچھے سلوک کو دیکھتے ہوئے لوگ مسلمان بھی ہوئے۔ اس زمانے میں عرب اور برصغیر میں تجارت اور ثقافت کو فروغ ہوا اور ایک دوسرے کے خیالات کا تبادلہ ہوا۔ اس طرح لوگوں کو ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

شکل 2.8 منجنیق

استاد کے لیے ہدایت: کلاس میں چاروں ذات کے لوگوں، ان کی زندگی اور کام کے بارے میں بچوں سے کردار نگاری کروائیں برہموں کو بہترین چیزیں، بہترین نوکری، بہترین غذا اور فیصلہ کرنے کی آزادی دیں۔ باقی گروہ انہیں خوب اہمیت دیں۔ کشتریہ کو ان سے کم اہمیت اور ویش کو ان سے بھی کم دیں۔ سب سے کم اہمیت شودر کو دیں۔ اچھوت کے ذمہ دوسرے گروہوں کی صفائی لگائیں۔ ان کی تضحیک کریں۔ ان کو دوسرے گروہوں سے الگ تھلگ رکھیں۔ کھیل کے آخر میں ہر گروہ سے کہیں کہ اپنے خیالات کا اظہار کریں کہ انہیں اپنے گروہ میں کیسا لگا۔ اظہارِ خیال کریں کہ کیا ذات پات کا نظام منصفانہ ہے؟ ان سے سوال کریں کہ ان کے خیال میں کیا آج بھی سندھ میں ذات پات کا نظام باقی ہے۔

محمد بن قاسم کے بعد کئی اور مسلمان حکمرانوں نے سندھ پر حکومت کی جن میں سے کچھ کی خطِ وقت یہاں دی جاتی ہے۔

غزنوی 1026ء تا 1050ء	سومرا 1050ء تا 1351ء	سمّاں 1351ء تا 1520ء	مختلف حکمران 1520ء تا 1591ء
محمود غزنوی	سلطان دو دو سومرو کا مقبرہ	جام نظام الدین سموں کا مقبرہ	مرزا عیسیٰ ترخان کا مقبرہ مکلی ٹھٹھہ
محمود غزنوی نے 1026ء میں سندھ کو فتح کیا اور اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔	سومرا خاندان نے سندھ پر 300 سال تک حکومت کی۔	سمّاں خاندان نے سومرا خاندان سے حکومت لی اور تقریباً 175 سال حکومت کی۔	بہت سے حکمرانوں نے حکومت کی جن میں شاہ بیگ ارغون، شاہ حسن ارغون اور مرزا عیسیٰ ترخان شامل ہیں

مغل 1591ء تا 1701ء	کلہوڑا 1701ء تا 1783ء	تالپور 1783ء تا 1843ء
مغل بادشاہ اکبر نے 1591ء میں سندھ فتح کیا اور اپنی سلطنت کا حصہ بنایا۔	1701ء میں کلہوڑوں نے سندھ میں حکومت قائم کی اور حیدر آباد کو دارالحکومت بنایا اور کچا قلعہ اور پکا قلعہ تعمیر کیا جو کہ اب بھی موجود ہیں۔	تالپوروں نے کلہوڑوں سے 1783ء میں سندھ کا اقتدار لے لیا۔

شکل 2.9 سندھ کے مختلف مسلمان حکمرانوں کا خطِ وقت

مسلمانوں کے دورِ حکومت میں سندھ میں بہت زیادہ ترقی ہوئی۔ ڈاک کا نظام شروع ہوا۔ انتظامی امور میں بھی اصلاحات ہوئیں۔ تعلیمی اداروں اور فن کو ترقی ملی۔ مساجد اور قلعے تعمیر ہوئے، نہریں اور اسکول بنائے گئے۔

شکل 2.10 شاہجہانی مسجد ٹھٹھہ اور قلعہ عمر کوٹ

سندھ میں انگریزوں کی آمد

جس وقت مغل سندھ پر حکمرانی کر رہے تھے، اس وقت انگریز سندھ میں تجارت کے لیے آئے۔ انہیں یہاں تجارت کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ لیکن جلد ہی سندھ کے عوام کا اُن پر سے اعتماد ختم ہو گیا اور ان کی سندھ میں تجارت کی اجازت منسوخ کر دی گئی۔ انگریز اس بات سے بہت ناخوش ہوئے۔ 1839ء میں انگریزوں نے طاقت کے زور پر کراچی کا اقتدار تالپوروں سے چھین لیا۔ 1843ء میں حیدرآباد کے قریب میانی کے مقام پر انگریزوں اور تالپوروں کے درمیان جنگ ہوئی۔ انگریزوں نے اس جنگ میں کامیابی حاصل کر لی اور اس طرح پورا سندھ برطانوی ہند کا حصہ بن گیا۔

انگریزوں نے پورے ہندوستان کو مختلف اکائیوں میں بانٹ دیا۔ سندھ بمبئی پریزیڈینسی کا حصہ بنا۔ اس کی وجہ سے بہت سی تبدیلیاں ہوئیں۔ گورنر کا دفتر حیدرباد میں نہیں بلکہ بمبئی میں واقع تھا۔ اکثر سرکاری حکام کا تعلق سندھ سے نہیں تھا اور وہ مقامی طور طریقوں سے بھی ناواقف تھے۔ عوام کو یہ صورتحال پسند نہ تھی۔

جب انگریزوں نے سندھ میں حکومت کی تو انہوں نے آمد و رفت کے لئے سڑکوں، ریلوے اور ٹیلیگراف کا جدید نظام قائم کیا۔ زراعت کے لیے پانی دریائے سندھ سے، نئی کھودی ہوئی نہروں میں لایا گیا۔ انہوں نے سندھی زبان کی ترقی کے لیے ایک پالیسی بنائی جس کے تحت تعلیم کے لیے مادری زبان کو اہمیت دی گئی۔ 1853ء میں سندھی رسم الخط منظور کیا گیا جو آج بھی رائج ہے۔ تعلیمی سہولتوں کے لیے اسکول اور کالج قائم کئے۔ امن و امان کے لیے عدالتیں اور پولیس اسٹیشن قائم ہوئے۔

سکھر بیراج

کوٹری ریلوے پل

سیشن کورٹ کی عمارت حیدرآباد

کے۔ایم۔سی بلڈنگ کراچی

فریئر ہال کراچی

ایمپریس مارکیٹ کراچی

شکل نمبر 2.11 سندھ میں انگریز حکومت کے دوران ترقی

آزادی اور قیامِ پاکستان میں سندھ کے عوام کا کردار

حالانکہ برطانوی عہد میں مثبت تبدیلیاں ہوئیں لیکن سندھ کے عوام ان سے خوش نہیں تھے۔ وہ خود حکومت کرنا چاہتے تھے۔اس لیے انہوں نے سندھ محمڈن ایسوسی ایشن کے نام سے ایک تنظیم قائم کی تاکہ وہ اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کرسکیں۔ 1936ء میں ان کی جدوجہد کامیاب ہوئی اور سندھ کو بمبئی سے جدا کرکے ایک الگ صوبہ بنا دیا گیا۔1938ء میں سندھ مسلم لیگ نے ایک الگ مملکت کا مطالبہ کیا جہاں مسلمان خود حکومت کرسکیں۔23 مارچ 1940ء کو لاہور میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستان کے مسلم اکثریتی علاقوں کو ملا کر ایک نئی مملکت قائم کی جائے۔اسے ہم قرارداد پاکستان کہتے ہیں۔ اور ہر سال 23 مارچ کو یومِ پاکستان کے نام سے مناتے ہیں۔ 1943ء میں سندھ قانون ساز اسمبلی نے پاکستان کے حق میں ایک قرارداد منظور کی۔14 اگست 1947ء کو پاکستان ایک آزاد ملک کی حیثیت سے وجود میں آیا۔

قائداعظم محمد علی جناح
پاکستان کے بانی اور پہلے گورنر جنرل

عبداللہ ہارون
خلافت تحریک اور سندھ مسلم لیگ کے رہنما

مولانا دین محمد وفائی
1920ء میں "الوحید" کے نام سے اخبار نکالا اور مادرِ وطن کی آزادی کے لیے جدوجہد کی

لیڈی نصرت ہارون
خلافت تحریک میں اہم کردار ادا کیا

جی۔ایم۔سید
پاکستان کے لیے جدوجہد کی جن کی کوششوں سے 1943ء میں سندھ اسمبلی نے پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی

غلام محمد بھرگڑی
1918ء میں سندھ مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے

بیگم رقیہ شمس الدین
قیامِ پاکستان میں مؤثر اور اہم کردار ادا کیا

شکل 2.12 سندھ کی کچھ مشہور شخصیات جنہوں نے قیامِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا

سندھ آزادی کے بعد

پاکستان کے قیام کے بعد سندھ میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ کراچی جو سندھ کا دارالحکومت تھا اس کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ آبادی بڑھتی گئی کیونکہ لوگ یہاں کام کرنے آتے گئے۔ آبپاشی کا نظام بہتر ہو گیا اور زراعت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ نئی صنعتیں قائم کی گئیں اور خاص کر شہروں میں زیادہ تعداد میں بچوں نے اسکول جانا شروع کیا۔

جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ

کوٹری بیراج جامشورو

فوجی فرٹیلائزر، فیکٹری میر پور ماتھیلو

سندھ زرعی یونیورسٹی، ٹنڈو جام

شکل نمبر 2.13 قیام پاکستان کے بعد سندھ میں ترقی کے مناظر

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سمجھا ہے کہ:

- سندھ کی تاریخ قدیم زمانوں (پتھر کے زمانے) سے لے کر آج تک کیا رہی؟ اس کی تاریخ کے ہر باب کے حکمران، لوگوں کا رہن سہن اور اہم ترقیاتی کاموں کی شناخت کرنا۔
- آزادی اور قیامِ پاکستان میں سندھ کا کردار۔

مشق

الف خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) صفحہ 23 پر دیے گئے خطِ وقت کو دیکھ کر خالی جگہوں کو پُر کریں۔

(ii) محمود غزنوی نے سندھ کو ______________ میں فتح کیا۔

(iii) کلہوڑوں نے ______________ سے ______________ تک سندھ پر حکومت کی۔

(iv) 1591ء میں سندھ کو ______________ نے فتح کیا۔

(v) تالپوروں نے ______________ سے سندھ کا اقتدار سنبھالا۔

(vi) سمّاں خاندان نے ______________ سے ______________ تک سندھ پر حکومت کی۔

ب۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. درج ذیل کے اثرات کی نشاندہی کریں۔

(i) 712ء میں محمد بن قاسم کے سندھ میں اقتدار سے آج تک۔

(ii) انگریزوں کا 1843ء میں سندھ کی فتح سے آج تک۔

2. وادئ سندھ کی تہذیب کی زندگی اور سندھ کے گاؤں کی آج کی زندگی میں موازنہ (یکسانیت اور فرق) کیجیے۔

3. سندھ کے عوام کی زندگی اور پنجاب کے عوام کی زندگی کا موازنہ کیجیے (یکسانیت اور فرق) کی نشاندہی کریں۔

(i) کھانا جو وہ کھاتے ہیں۔

(ii) کپڑے جو وہ پہنتے ہیں۔

(iii) تہوار جو وہ مناتے ہیں۔

(iv) زبان جو وہ بولتے ہیں۔

(v) کھیل جو وہ کھیلتے ہیں۔

آپ اپنے جواب نیچے دیے گئے جدول کے مطابق کر سکتے ہیں۔

	صرف سندھ میں	یکسانیت سندھ اور پنجاب میں	صرف پنجاب میں
غذا			
کپڑے			

4. انگریز سندھ میں پہلی مرتبہ کیوں آئے؟

5. آزادی کے بعد سندھ کے لوگوں نے جس طرح ترقی کی وہ بتائیں۔

ج۔ جدول بنائیں جیسا آگے دیا گیا ہے اور مختلف تاریخی ادوار کی معاشرتی مشکلات بتائیں اور ان لوگوں نے انہیں کیسے حل کیا۔ ان کے حل کے اثرات کی نشاندہی کریں۔ مثال آپ کو دی جا رہی ہے۔

تاریخی دور	معاشرتی مسائل	حل	حل کے اثرات
پتھر کا زمانہ	کھانے اور پناہ گاہ کی کمی	• اچھے انداز میں اوزار بنائے۔ • فصلیں اُگائیں اور مویشی پالے۔ • لکڑی اور اینٹوں کے گھر بنائے۔	• اب بھی اوزار بنتے ہیں لیکن بہتر • غذا کے حصول کے لیے زراعت ہو رہی ہے۔ • زیادہ لوگ شہروں اور گاؤں میں رہتے ہیں۔
وادیٔ سندھ کی تہذیب			

د۔ عملی کام

1. تصور کیجیے کہ آپ وادیٔ سندھ کی تہذیب کے دور کے موئن جو دڑو میں رہتے ہیں۔ سندھ میں رہنے والے چوتھی جماعت کے طالبِ علم کو خط لکھیے اور اس میں اپنی زندگی کے بارے میں لکھیے۔

2. ذیل کی طرح کا ایک خطِ وقت بنائیے۔

مختلف رنگوں کی پینسل سے درج ذیل کو ظاہر کریں۔

(i) سندھ میں محمد بن قاسم کی آمد کا سال۔

(ii) محمود غزنوی کی سندھ کی فتح کا سال۔

(iii) سومرا خاندان کی سندھ میں حکومت کا سال۔

(iv) سمّاں خاندان کی سندھ میں حکومت کا سال۔

(v) کلہوڑوں کی سندھ میں حکومت کا سال۔

(vi) سندھ پر تالپوروں کی حکومت کا سال۔

(viii) سندھ پر برطانوی عرصہ حکومت۔

(ix) قیام پاکستان کا سال۔

3. جس ضلع میں آپ رہتے ہیں وہاں کے 1970ء اور آج کے اہم واقعات کو خطِ وقت کے ذریعے دکھائیں۔

4. (الف) سندھ کا نقشہ بنائیں اور ذیل میں دی ہوئی جگہوں کی نشاندہی کریں۔

(i) موئن جودڑو۔

(ii) دیبل (ٹھٹھہ)۔

(iii) حیدرآباد۔

(iv) میانی۔

(v) کراچی۔

4. (ب) متن پڑھ کر نشاندہی کریں کہ وہ سندھ کی تاریخ میں کیوں اہم ہے۔

ج۔ تحقیقات۔

1. اپنے خاندان کے بارے میں سوالات لکھیں اور اپنے والدین سے جوابات پوچھیں۔ جیسے ان کی شادی کب ہوئی۔ ان کی شادی کہاں ہوئی۔ ان سے کہیں کہ آپ کو خاندان کی تصاویر دکھائیں۔ آپ دیکھیں کہ ان تصویروں سے آپ اپنے خاندان کے بارے میں کیا معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان معلومات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے خاندان کے بارے میں کہانی لکھیں۔

2 اپنے گاؤں۔شہر کی تاریخ معلوم کریں اس کے لیے اپنے والدین اور بزرگ لوگوں سے جو اس علاقے میں رہتے ہیں معلومات اکٹھی کریں۔ اپنے علاقے کے بارے میں کہانی لکھیں۔

اپنے علاقے کا نقشہ بنائیے اور اس میں وہاں کی اہم جگہوں کی نشاندہی کریں۔

د۔ اضافی سرگرمیاں۔

صوبۂ سندھ کے بارے میں معلومات جمع کرنا شروع کریں اس کو کسی ڈبے یا فائل میں رکھیں۔ سال بھر جمع کریں۔ سال کے آخر میں اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ ان معلومات کو مختلف درجات میں تقسیم کرکے اپنے اسکول میں لگائیے۔ دوسری جماعتوں کے بچوں کو بلا کر ان معلومات کو انہیں دکھائیے اور ان کو اس کے بارے میں بتائیں۔

تیسرا باب

صوبۂ سندھ کے لوگوں اور زمین کے روابط

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

- ☆ صوبے کے مکمل طبعی بناوٹ (میدان، پہاڑ وغیرہ) کے نام بتاسکیں۔
- ☆ صوبے کی طبعی بناوٹ کا محل وقوع نقشہ کے خاکے میں دکھاسکیں۔
- ☆ اپنے صوبہ کی طبعی بناوٹ کو جدول کے ذریعے پیش کرسکیں، ان کا محل وقوع اور صوبے کے لیے اہمیت کو بتاسکیں۔
- ☆ اصطلاح آبادی، مردم شماری اور نقل مکانی کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ مردم شماری کی اہمیت کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ صوبے میں بڑھتی ہوئی آبادی کے عوامل کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ صوبے کے زیادہ اور کم آبادی والے علاقوں کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ مختلف صوبوں میں آبادی کے تناسب کے فرق کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ گنجان آبادی کی وجہ سے جو مختلف مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کو بتاسکیں۔
- ☆ زمینی خصوصیات اور وہاں رہنے والوں کے رہن سہن کے انداز کا موازنہ کرسکیں۔
- ☆ لوگوں نے مختلف طریقوں (مثلاً جنگلات، کاٹنا، عمارتیں اور بند بنانا وغیرہ)
- ☆ قدرتی مناظر کس طرح زمین کو تبدیل کرسکتے ہیں اس کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ ایک ہی علاقے کے دو مختلف نقشوں میں دی گئی معلومات (مثلاً موجود معدنیات، صنعتیں، شہر اور آبادی کے تناسب) سے نتائج اخذ کرکے ان کا تقابلی جائزہ لے سکیں۔
- ☆ صوبے کے مختلف جغرافیائی مسائل (جیسے سیم وتھور اور جنگلات کے کٹنے وغیرہ) کے بارے میں سوالات کرسکیں اور ان کے جوابات اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرسکیں۔

تیسرا باب

صوبۂ سندھ کے لوگوں اور زمین کے درمیان روابط

سندھ کے لوگ

ہم سب جانتے ہیں کہ سندھ میں بہت زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ سندھ میں کتنے لوگ رہتے ہیں یا سندھ کی آبادی کتنی ہے ہم کو سندھ میں رہنے والے ہر فرد کی گنتی کرنا ہوگی۔ کسی علاقے میں رہنے والے افراد کی گنتی کرنے کے عمل کو مردم شماری کہتے ہیں۔ اگلے رکوع (Paragraph) میں ہم یہ پڑھیں گے کہ مردم شماری کیسے عمل میں لائی جاتی ہے اور مردم شماری کی کیا اہمیت ہے؟

مردم شماری اور اس کی اہمیت

کسی علاقے میں رہنے والوں کی صحیح تعداد معلوم کرنے کے لیے حکومت مردم شماری کراتی ہے۔ خاص سرکاری عملہ (enumerators) گھر گھر جا کر لوگوں کو گنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہر گھر میں کتنے لوگ رہتے ہیں۔ مردم شماری کرنے والے اس کے علاوہ اور بھی مفید معلومات اکٹھا کرتے ہیں۔ ان معلومات میں عمر، جنس، شادی شدہ یا غیر شادی شدہ، مذہب، زبان، تعلیم کی سطح، باروزگار افراد کی تعداد اور کام کی نوعیت وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ مردم شماری اس لئے اہم ہے کہ حکومت اس معلومات کی بنیاد پر مستقبل کی منصوبہ بندی کرتی ہے۔ مثال کے طور پر اسکول جانے والے بچوں کی تعداد معلوم ہو تو حکومت کو یہ پتہ چل سکتا ہے کہ مستقبل میں کتنے اسکولوں کی ضرورت ہوگی اور کتنے اساتذہ کی تربیت کی ضرورت ہوگی؟

1998ء کی مردم شماری کے مطابق سندھ کی آبادی تین کروڑ ہے۔ ایک اندازہ کے موجب اس وقت سندھ کی آبادی ساڑھے چار کروڑ ہے۔

سرگرمی

اپنے اسکول میں مردم شماری کروائیے۔ایک سوالنامہ بنائیں جس سے ہر جماعت میں طالب علموں کی تعداد کی معلومات ہوں۔ ان کے پسندیدہ مضامین اور ٹی وی پروگرام۔ چار اور چھ طالب علموں کے گروپ بنادیں جواسکول کی دیگر جماعتوں سے بھی یہ معلومات کریں۔اپنے گروپ کی معلومات کو اکٹھا کر لیجیے اور اپنے اعداد وشمار کو گراف کی شکل میں اپنی جماعت کے سامنے دکھائیں اور یہ بتائیں کہ یہ معلومات آپ کے خیال میں اسکول کے لیے کس طرح مفید ہیں ؟

آبادی کی تقسیم

اگر بہت زیادہ لوگ ایک مربع کلومیٹر میں رہ رہے ہوں تو اس علاقے کو گنجان آبادی والا علاقہ کہیں گے اور اگر بہت کم لوگ ایک مربع کلومیٹر علاقے میں رہتے ہوں گے تو اسے کم آبادی والا علاقہ کہیں گے۔مثلاً کراچی میں ایک مربع کلومیٹر میں زیادہ تعداد میں لوگ رہتے ہیں بہ نسبت تھر کے ریگستانی علاقے کے۔مختلف عوامل ہیں جو کسی علاقے کی آبادی کے بڑھنے یا کم ہونے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ کراچی کیوں زیادہ آبادی والا علاقہ ہے اور تھر کم آبادی والا؟
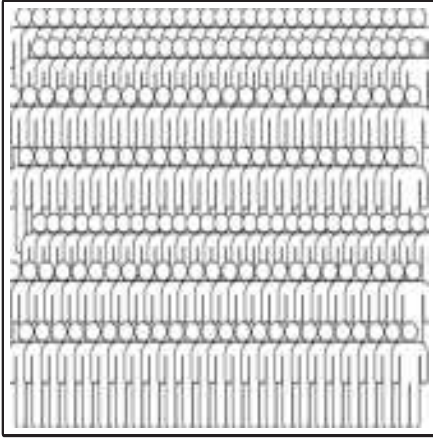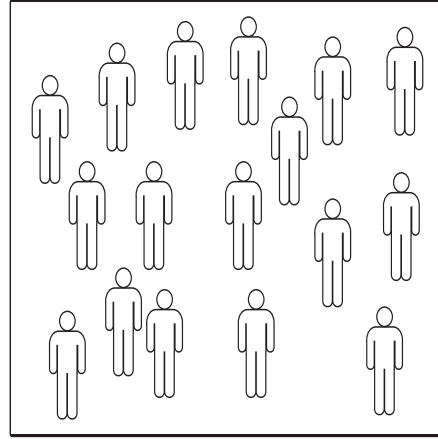
کم آبادی

گنجان آبادی

شکل 3.1 آبادی کی تقسیم

استاد کے لیے ہدایت: بچوں کو اندازہ لگانے دیں کہ معلومات کس طرح اسکول کے لئے مفید ہے۔یہ یقین کرلیں کہ بچوں کو معلوم ہے کہ گراف کیسے بناتے ہیں۔اگر ان کو نہیں معلوم ہے تو ریاضی کے استاد سے کہیں کہ وہ ان کو سکھائیں۔

سندھ کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔اس کی وجہ ناخواندگی، کم عمری کی شادی، بیٹوں کی خواہش اور بڑھاپے میں معاشرتی تحفظ کی کمی ہے۔

سندھ کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔اس کی وجہ ناخواندگی،کم عمری کی شادی، بیٹوں کی خواہش اور بڑھاپے میں معاشرتی تحفظ کی کمی ہے۔

جلدی شادی

تعلیم کی کمی

صحت کے وسائل کی کمی

لڑکوں کی خواہش

شکل 3.2 تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے اسباب

زیادہ آبادی کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔کیا آپ ان میں سے کچھ بتا سکتے ہیں؟ ہاں، رہنے کی جگہ میں کمی، تعلیم کی کمی، صحت کے وسائل کی کمی، بیروزگاری، پانی کی کمی، غذا اور بجلی کی کمی پریشانی، جھگڑے اور سنجیدگی میں اضافہ۔

صحت کے وسائل میں کمی

رہنے کی جگہ میں کمی

پانی کی کمی

بیروزگاری

شکل 3.3 بڑھتی ہوئی آبادی سے مسائل

زیادہ آبادی جیسے مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے اگر ہم لوگوں کو ان کے مسائل کے بارے میں تعلیم دیں اور ان کو چھوٹا خاندان رکھنے کے لیے تیار کریں۔

دیہی،شہری نقل مکانی

شکل 3.4 دیکھیں ۔ یہ نقشہ سندھ کے شہری اور دیہی علاقوں کی آبادی کے اعداد و شمار دکھاتا ہے۔1998ء کی مردم شماری کے مطابق 48.5 فیصد لوگ شہروں میں رہتے ہیں اور 51.5 فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔ ہر سال کئی لوگ دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی جانب نقل مکانی کرتے ہیں۔یعنی وہ دیہی علاقوں سے سندھ کے شہری علاقوں میں آتے ہیں۔
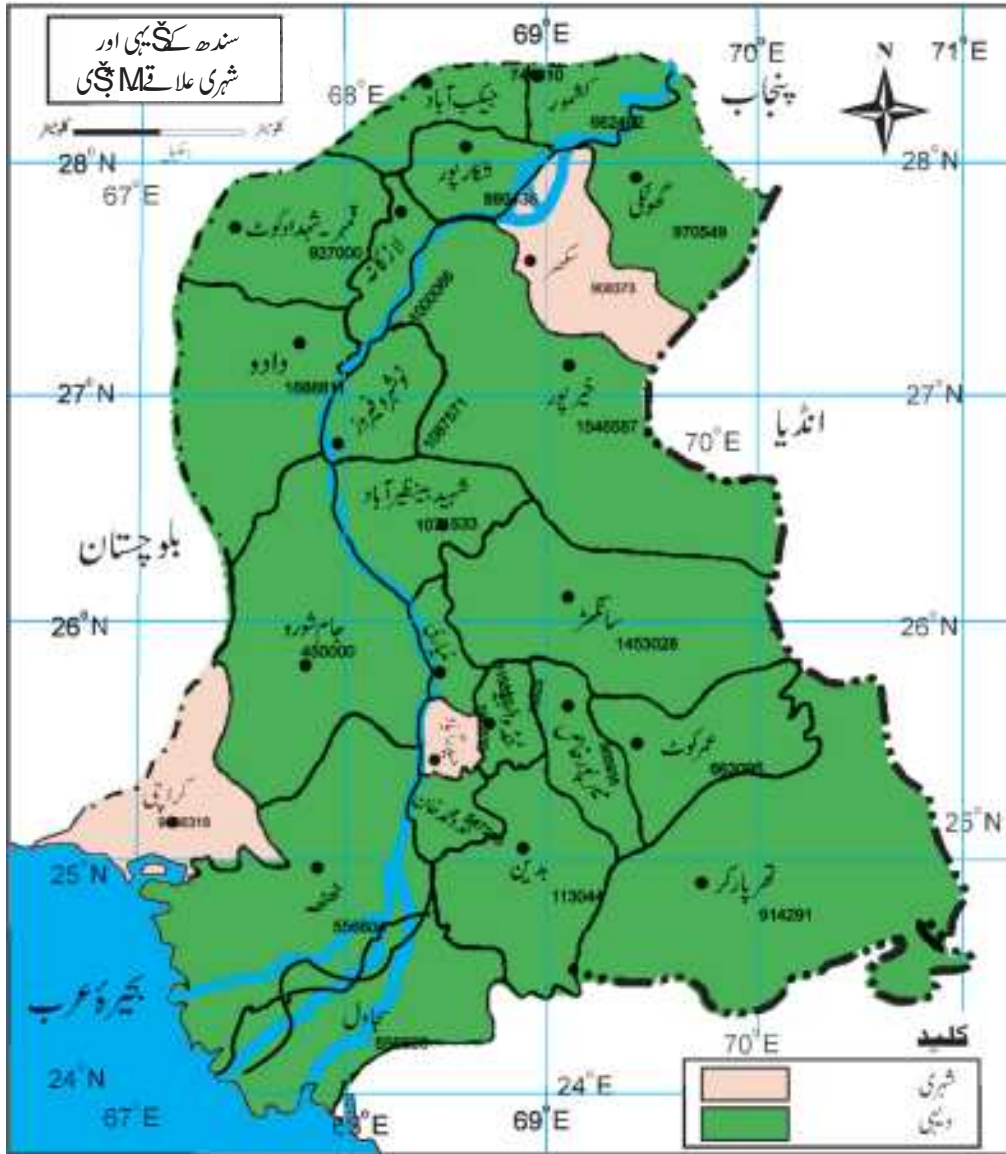
شکل 3.4 سندھ کے دیہی اور شہری علاقے اور تمام ضلعوں کی آبادی کا نقشہ
بحوالہ: صوبہ سندھ کی مردم شماری رپورٹ 1998ء کی

نقل مکانی کی طرف اکسانے والے عوامل

بہت سی وجوہات ہیں جو لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کرتی ہیں۔ ان عوامل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

دھکیلنے والے عوامل

ایسے عوامل جو لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ جہاں رہ رہے ہیں وہاں سے کہیں اور چلے جائیں، دھکیلنے والے عوامل کہلاتے ہیں۔ شکل 3.5 میں چند دھکیلنے والے عوامل دکھائے گئے ہیں جن کی وجہ سے سندھ کے دیہی علاقوں کے لوگ سندھ کے شہری علاقوں کی جانب نقل مکانی کرتے ہیں۔

خشک سالی

سیلاب

شکل 3.5 دھکیلنے والے عوامل

کھینچنے والے عوامل

بعض اوقات لوگ اس علاقے کو چھوڑنے پر مجبور نہیں ہوتے جس میں وہ رہتے ہیں۔ لیکن دوسری کئی وجوہات کی بناء پر دوسرے علاقے انہیں اپنی طرف کھینچتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہاں زندگی زیادہ بہتر ہوگی۔ شکل 3.6 میں کچھ کھینچنے والے عوامل دکھائے گئے ہیں جو کہ لوگوں کو سندھ کے شہروں کی طرف کھینچتے ہیں۔

بہتر علاج کے وسائل

روزگار کے مواقع

تعلیم کی سہولیات

شکل 3.6 کھینچنے والے عوامل

نقل مکانی کے شہری اور دیہی علاقوں پر اثرات

نقل مکانی سے شہر اور دیہات دونوں علاقے متاثر ہوتے ہیں۔

شہری علاقوں میں

1. شہری سہولتوں یعنی، پانی، بجلی اور رہائشی مکانات پر بوجھ بڑھ جاتا ہے۔
2. تعلیم، صحت اور نقل وحمل کی سہولتوں پر بوجھ بڑھ جاتا ہے۔
3. بے روزگاری بڑھتی ہے۔

شکل 3.7 لوگوں سے بھری ہوئی بس ذرائع آمدورفت پر دباؤ کو ظاہر کرتی ہے

دیہی علاقوں میں

1. صرف مرد حضرات نقل مکانی کرتے ہیں جس کا اثر خاندانی زندگی پر پڑتا ہے۔
   کام کرنے کے لیے کم مرد باقی رہ جاتے ہیں۔

دیہات سے شہروں کی جانب نقل مکانی روکنے کے لیے ضروری ہے کہ دیہی علاقوں کو بہتر بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں جیسے۔

1. پانی، بجلی، گھر اور سڑکیں۔
2. تعلیم وصحت کی سہولتیں۔
3. روزگار کے مواقع

شکل 3.8 کسان کھیت میں کام کرتے ہوئے

سندھ کی زمین

آپ نے پڑھا ہے کہ زمین سب جگہ ایک جیسی نہیں ہوتی ہے۔ یہی بات سندھ کی زمین کے لیے بھی درست ہے۔ شکل 3.9 میں سندھ کے طبعی نقشے کو دیکھیں۔ اس میں کئی طبعی بناوٹیں ہیں۔ مغرب میں کھیرتھر کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ مشرق میں تھر کا ریگستان ہے۔ درمیان میں میدانی علاقہ ہے جس کے درمیان دریائے سندھ بہتا ہے۔ جنوب کا خاصہ حصہ بحیرۂ عرب کے کنارے واقع ہے، اسے ساحلی علاقہ کہتے ہیں۔
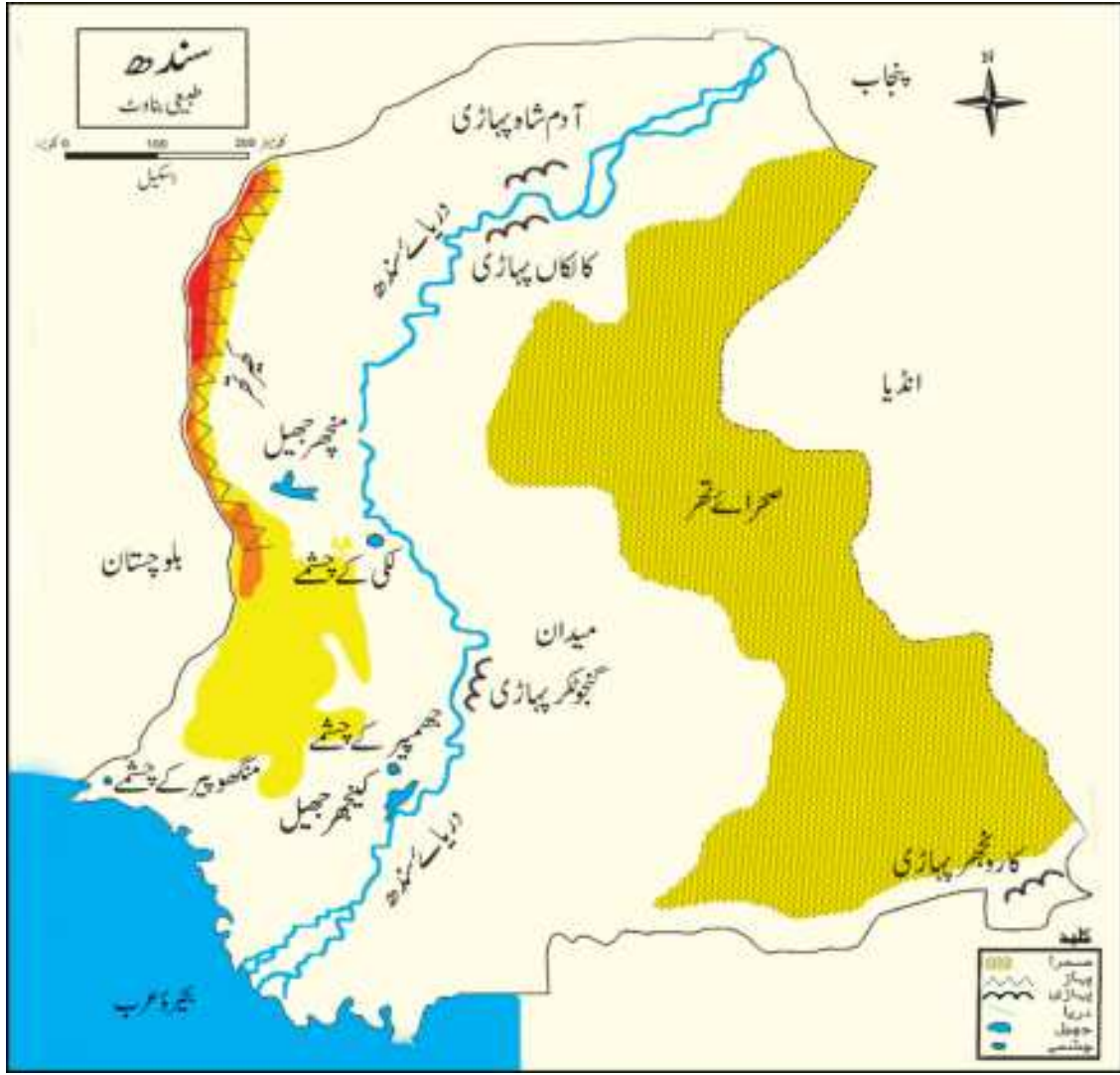
شکل 3.9 سندھ کا طبعی نقشہ

لوگوں اور زمین کے درمیان روابط

میدانی علاقہ

ہموار زمین کو میدان کہتے ہیں۔ شکل 3.9 میں دیئے گئے سندھ کے طبعی نقشے کو دیکھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ سندھ کا وہ حصہ جو کھیر تھر کے پہاڑوں اور تھر کے ریگستان کے درمیان واقع ہے وہ میدانی علاقہ ہے۔ اس کو زیریں سندھ کا میدانی علاقہ کہتے ہیں۔ دریائے سندھ شمال سے جنوب کی طرف اسی میدانی علاقے سے گزرتا ہے، کیونکہ اس میدان کا جھکاؤ بحیرۂ عرب کی طرف ہے، جہاں دریائے سندھ، بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے، وہاں ڈیلٹا بن جاتا ہے۔

سندھ کے میدانی علاقوں کی آبپاشی نہروں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ یہ نہریں دریائے سندھ سے نکالی گئی ہیں۔ اس لئے یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ سندھ میں زیادہ لوگ میدانی علاقوں میں رہتے ہیں۔

ٹاؤن/شہر

گاؤں

شکل 3.10 میدانی علاقوں میں رہنے والے لوگ

یہ لوگ بہت سے گاؤں اور بڑے شہروں جیسے کراچی، حیدرآباد اور سکھر میں رہتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ چاول، گنے، گندم اور کپاس کی کاشت کرتے ہیں

عورتیں کپاس چُنتے ہوئے

گنے کی فصل

شکل 3.11 لوگ میدانوں پر اناج اُگا رہے ہیں

ان کے علاوہ لوگ دفاتر میں کام کرتے ہیں، بازاروں میں اشیاء بیچتے ہیں اور صنعتوں میں کام بھی کرتے ہیں۔

لوگ چینی کی مل میں کام کرتے ہوئے

مارکیٹ میں کاروبار

شکل 3.12 لوگ کام کرتے ہوئے

دریااورندیاں

قدرتی طور پر پہاڑوں سے نکل کر مسلسل بہتے ہوئے سمندر میں گرنے والے پانی کو دریا کہتے ہیں۔ چھوٹے اور کم پانی والے دریا کو ندی نالے کہتے ہیں۔

دریائے سندھ

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔ یہ تبت کے قریب ہمالیہ کے پہاڑوں سے نکلتا ہوا ایک طویل فاصلہ طے کر کے گلگت کے مقام پر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ یہ دریا سمندر میں گرنے سے پہلے سندھ کے

شکل 3.13 دریائے سندھ

میدانی علاقے سے گزرتا ہے۔ دریائے سندھ سے ہمیں زراعت، صنعت اور گھریلو استعمال کے لیے میٹھا اور صاف پانی حاصل ہوتا ہے۔ یہ دریا ہمیں خوراک کے لیے مچھلیاں بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دریا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا بھی ذریعہ ہے۔

ندی ونالے

دریائے سندھ جو سال بھر بہتا ہے، اس کے علاوہ صوبہ سندھ میں بہت سی ایسی ندیاں بھی ہیں جو صرف بارش کے موسم میں بہتی ہیں۔ ایسی بارانی ندیوں کو سندھ میں "نئے" کہتے ہیں۔ نئے باران کھیر تھر کی پہاڑوں سے بہتی ہوئی کوٹری کے مقام پر دریائے سندھ میں جا گرتی ہے۔

شکل 3.14 گاج نئے

نئے گاج، نئے کانجی اور نئے سیتا بھی کھیر تھر کے پہاڑوں سے بہتی ہوئی جامشورو ضلع میں واقع منچھر جھیل میں گرتی ہیں۔ یہ بارانی ندیاں یا نئے اس لئے اہم ہیں کہ یہ آب پاشی کے لیے پانی مہیا کرتی ہیں جو کاشتکاری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سرگرمی

پاکستان کے دریاؤں اور دنیا کے کسی تین دریاؤں کی فہرست بنائیں۔

پہاڑ اور پہاڑیاں

پتھر اور مٹی کے بنے ہوئے بڑے ٹیلوں کو جن کی اونچائی بہت زیادہ ہو پہاڑ کہتے ہیں۔ پہاڑیاں بھی پہاڑ کی طرح ہوتی ہیں لیکن وہ اتنی اونچی نہیں ہوتیں۔

کھیر تھر پہاڑ

سندھ کے مغربی حصے میں جو پہاڑی سلسلہ پایا جاتا ہے اسے " کوہِ کھیر تھر " کہتے ہیں۔ان پہاڑی سلسلوں میں ایک " لکی "سلسلہ ہے جو جامشورو ضلع سے گزرتا ہوا سہون کے مقام پر ختم ہوجاتا ہے۔اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں گرم پانی کے کئی چشمے پائے جاتے ہیں۔ پانی کی موجودگی کی وجہ سے یہاں لوگ آباد ہیں۔اس علاقے میں بارش ہوتی ہے تو لوگ اس کو فصل اگانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

شکل 3.15 کھیر تھر پہاڑ

ان پہاڑی سلسلوں کے علاوہ سندھ میں کئی پہاڑیاں بھی پائی جاتی ہیں جدول 3.1 کو دیکھیں۔

نام	محل وقوع	اہمیت	لوگ کیسے استعمال کرتے ہیں
گنجوٹکر	حیدرآباد	چونے کا پتھر اور نارنجی رنگ کی مٹی حاصل ہوتی ہے	سیمنٹ بنانے میں اور عمارتوں میں استعمال ہوتا ہے
آدم شاہ ٹکری	سکھر	اس پہاڑ کی چوٹی پر آدم شاہ کلہوڑو کا مقبرہ ہے۔	
مکلی کی پہاڑیاں	ٹھٹھہ	ان علاقوں پر کئی بادشاہوں، ملکاؤں اور بزرگوں کے مقبرے اور مزار ہیں۔	
کارونجھر جبل	نگرپارکر	گرینائٹ پایا جاتا ہے۔	عمارتوں کی آرائش میں استعمال ہوتا ہے۔
کالکان پہاڑی	روہڑی	چونے کا پتھر	سیمنٹ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔

جدول 3.1 سندھ کی اہم پہاڑیاں

ریگستان

ریت کے بڑے میدان جو ہمیشہ گرم اور خشک رہتے ہیں، ریگستان یا صحرا کہلاتے ہیں۔اس میں سبزہ بہت ہی کم اُگتا ہے۔

تھر کا ریگستان

مشرقی سندھ کا ایک بڑا حصہ ریگستان ہے۔ جسے "تھر" کا ریگستان کہتے ہیں۔اس ریگستان میں چٹانیں، کچے پتھر اور ریت پائی جاتی ہیں۔ ریت کے یہ ٹیلے 6 سے 30 میٹر بلند ہیں۔ یہاں سبزہ بہت کم اُگتا ہے۔ ببول کے

اونٹوں کا کارواں

عورتیں پانی کی تلاش میں جارہی ہیں

شکل 3.16 لوگ تھر کے ریگستانی علاقے میں

درخت، جھاڑیاں اور کھردری گھاس اُگتی ہے۔اس ریگستان کے کچھ حصے میں آبپاشی کی گئی ہے جس کی وجہ سے لوگ یہاں کچھ فصلیں اُگاتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں۔

سرگرمی

پاکستان اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں پائے جانے والے صحراؤں کے نام تلاش کریں۔

چشمہ یا قدرتی فوارہ

زمین کے اندر سے پانی کے مسلسل قدرتی بہاؤ کو چشمہ کہتے ہیں۔

چشمے کا پانی ٹھنڈا یا گرم ہوسکتا ہے۔سندھ میں ٹھنڈے اور گرم دونوں قسم کے پانی کے چشمے پائے جاتے ہیں۔ جدول 3.2 میں دیکھیں۔

شکل نمبر 3.17 چشمہ

سرگرمی

جن چشموں کے نام دیئے گئے ہیں انہیں سندھ کے نقشے پر دکھائیں۔

نام	محل وقوع	اہمیت	لوگ کیسے استعمال کرتے ہیں
لکی کے چشمے	جامشورو ضلع میں لکی شاہ صدر اسٹیشن کے قریب	گرم پانی کے چشمے ہیں جن میں گندھک پائی جاتی ہے۔	ان میں نہاتے ہیں جس سے بعض جلدی بیماریوں میں شفا ملتی ہے۔
جھمپیر کے چشمے	ضلع ٹھٹھہ میں جھمپیر ریلوے اسٹیشن کے قریب	گرم پانی کے چشمے	جلدی بیماریوں کے لئے لوگ اس میں نہاتے ہیں۔
منگھو پیر کے چشمے	کراچی کے قریب منگھو پیر کے مقام پر	ٹھنڈے اور گرم پانی کے چشمے	● ٹھنڈے پانی کے چشموں کے قریب لوگ پکنک کے لیے جاتے ہیں۔ ● گرم پانی کے چشموں میں جلدی بیماریوں سے شفا کے لیے نہاتے ہیں۔

جدول 3.2 سندھ میں ٹھنڈے اور گرم پانی کے چشمے

جھیل

پانی کا وہ علاقہ جو چاروں طرف میدان سے گھرا ہوا ہو جھیل کہلاتا ہے۔ سندھ میں درج ذیل جھیلیں بہت اہم ہیں۔

کینجھر جھیل

یہ جھیل جھرک اور ٹھٹھہ کے درمیان واقع ہے۔ کینجھر جھیل کو دریائے سندھ سے کوٹری بیراج کے ذریعے پانی ملتا ہے۔ اس جھیل میں کئی اقسام کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ یہاں کئی قسم کے آبی پرندوں کا بھی بسیرا ہے۔ یہ ایک تفریحی مقام ہے۔ اور لوگ پکنک مناتے، کشتی رانی اور مچھلیوں کا شکار کرنے آتے ہیں۔ سندھ کی مشہور لوک کہانی نوری جام تماچی اس جھیل سے منسوب ہے۔

کینجھر جھیل میں آبی پرندے

کینجھر جھیل میں لوگ تفریح کرتے ہوئے

شکل 3.18 کینجھر جھیل کے دو مختلف مناظر

منچھر جھیل

منچھر جھیل ضلع جامشورو میں "بُوبک" گاؤں کے قریب واقع ہے۔ خشکی کے زمانے میں یہ جھیل 3 میٹر گہری اور 30 میٹر چوڑی ہوتی ہے۔ بارش کے موسم میں دریائے سندھ سے پانی جھیل میں شامل ہوتا ہے۔ اس وقت جھیل 500 مربع کلو میٹر کا علاقہ گھیرتی ہے۔ یہ جھیل مچھلیاں پکڑنے کے لیے بہت اچھی جگہ ہے۔

شکل 3.19 لوگ منچھر جھیل میں مچھلیاں پکڑتے ہوئے

زمین کس طرح تبدیل ہوتی ہے

زمین میں بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں۔ کچھ ہم لوگوں کی لائی ہوئی ہوتی ہیں اور کچھ قدرتی طور پر آتی ہیں۔ یہاں ہم کچھ تبدیلیوں کا ذکر کریں گے۔

1. زمین کی آلودگی

ہم لوگ روزانہ بہت زیادہ کچرا نکالتے ہیں۔ کچھ اپنے گھر سے اور کچھ مختلف صنعتوں سے۔ یہ سب زمین پر پھینک دیا جاتا ہے۔ کچھ کچرا ہمارے گھر سے اور زیادہ تر صنعتوں سے آتا ہے۔ اس میں زہریلا مادہ بھی ہوتا ہے۔ یہ زمین کو برباد کر دیتا ہے۔

گھروں سے نکلنے والا کچرا

صنعتوں سے نکلنے والا کچرا

شکل 3.20 زمین کی آلودگی کی وجوہات

2. پانی کی آلودگی

گھروں سے آلودہ پانی، صنعتوں کا زہریلا مادہ، کیڑے مار مادہ اور زراعت میں استعمال ہونے والی کیمیائی کھاد کا مادہ عام طور پر ندیوں میں ڈال دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانوں پر بھی اس کے مضر اثرات ہوتے ہیں۔ بہت سی بیماریاں اور بعض اوقات خاص کر بچوں میں اموات بھی اس پانی کے پینے سے ہوتی ہیں۔

آلودہ پانی

صنعتی کچرا

شکل 3.21 پانی کی آلودگی

3. جنگلات کا کٹاؤ (Deforestation)

مستقل طور پر قدرتی جنگلات کے ختم ہونے کو جنگلات کا کٹاؤ کہتے ہیں۔ جیسے جیسے آبادی میں اضافہ ہوا لوگوں کو رہنے کے لیے زیادہ جگہ چاہیے تھی اور غذا کے لئے فصل اُگانا تھی، اس لئے جنگلات کاٹے گئے۔ جنگلات کے کٹاؤ سے جنگلی جانوروں کے لیے فوری طور پر رہائش کی کمی ہوگئی۔ وقت گذرنے کے ساتھ جنگلات کی زمین صحرا میں بدل گئی اور پہاڑوں سے جنگلات کے کٹاؤ کی وجہ سے برفانی تودہ گرنے لگے۔

برفانی تودے

درختوں کے کٹاؤ سے جانور بے گھر ہوگئے

شکل 3.22 جنگلات کے کٹاؤ کے اثرات

4. سیم وتھور

ہماری زرعی زمین کی آبپاشی دریائے سندھ سے نکلنے والی نہروں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ ان نہروں میں بہتا ہوا پانی دھیرے دھیرے زمین میں جذب ہو جاتا ہے اور زیر زمین پانی کی سطح کو بلند کر دیتا ہے۔ زمین میں پائی جانے والی نمکیات اس میں حل ہو جاتی ہیں۔ کبھی یہ پانی زمین سے اوپر سطح پر آ جاتا ہے اور زمین کو ڈھانک لیتا ہے۔ یہ عمل تھور کہلاتا ہے۔ سورج کی گرمی کی وجہ سے پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے اور زمین پر نمک رہ جاتا ہے۔ یہ عمل سیم کہلاتا ہے۔ سیم وتھور والی زمین پر فصل نہیں اُگتی۔

تھور والی زمین

سیم والی زمین

شکل 3.23 سیم وتھور کے زمین پر اثرات

5. مٹی کا کٹاؤ

زمین کی اوپری سطح کو مٹی کہتے ہیں۔ اس مٹی میں مختلف معدنیات، پتھروں کے ٹکڑے، زندہ کیڑے جیسے کیچوے وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ زراعت کے لیے مٹی کم از کم اتنی گہری ضرور ہونی چاہیے کہ اس میں پودوں کی جڑیں مضبوطی سے جم سکیں۔ زمین کی اوپری سطح جس میں فصل اُگ سکے اس کو بننے میں سینکڑوں سال لگتے ہیں۔ تیز بارش، سیلاب اور ہوائیں مٹی کے ذرّات کو بہا کر لے جاتی ہیں، جس کی وجہ سے زمین زراعت کے لیے بے کار ہو جاتی ہے۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سمجھا ہے کہ:

- سندھ کی آبادی کس طرح تقسیم ہے کہ کچھ حصے گنجان آباد ہیں اور کچھ حصوں میں آبادی کم ہے۔ آبادی کے تیزی سے بڑھنے کی وجوہات اور کس طرح اس کی روک تھام کے اقدامات کیے جا سکتے ہیں؟ شہروں کی طرف گاؤں سے نقل مکانی اور شہروں اور گاؤں پر اس کے اثرات۔
- سندھ کی زمین ہر طرف ایک جیسی نہیں ہے۔ یہ زیادہ تر میدانی علاقہ پر مبنی ہے اور اس کے درمیاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے۔ اس کے مغرب میں کھیرتھر ہے اور اس کے مشرق میں ریگستان ہے۔ اس کے جنوب میں بحیرۂ عرب کا ساحل ہے۔
- لوگ پانی اور زمین کو مختلف مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں، جیسے کھیتی باڑی، کان کنی اور ماہی گیری کے لیے، گھروں دفاتر، فیکٹریاں اور دکانوں کی تعمیر کے لیے اور بازاروں میں بیچنے کے لیے مختلف اشیاء بنانے کے لیے۔
- بعض اوقات ہماری زمین اور پانی کا استعمال مشکلات کا باعث بنتا ہے جیسے زمینی اور پانی کی آلودگی، سیم و تھور کا ہونا، درختوں کا کاٹنا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ان ذرائع کے بہتر استعمال کا طریقہ سیکھیں۔

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) سندھ کی دو مشہور جھیلیں ________ اور ________ ہیں۔

(ii) حیدرآباد کے قریب ________ پہاڑی ہے۔

(iii) کھیرتھر پہاڑ ________ سندھ میں پایا جاتا ہے۔

(iv) سندھ کے میدانی علاقوں کی آب پاشی ________ کے جال کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(v) سندھ کے مشرقی حصہ میں ________ ریگستان ہے۔

ب۔ ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(i) سندھ کی طبعی بناوٹوں کے نام بتائیں۔

(ii) صوبۂ سندھ کا رقبہ 1,40,914 مربع کلومیٹر ہے اور سندھ کی آبادی تقریباً 45 ملین (4 کروڑ 50 لاکھ ہے)۔ صوبۂ بلوچستان کا رقبہ 3,47,190 مربع کلومیٹر ہے اور اس کی آبادی تقریباً 8.2 ملین (82 لاکھ ہے)۔ اس فرق کی کوئی دو وجوہات بتائیں۔

(iii) ذیل میں دی گئی اصطلاحات کو اپنی زبان میں بیان کریں۔

- آبادی
- مردم شماری
- نقل مکانی

(iv) مردم شماری کیوں کی جاتی ہے؟

(v) اپنی زبان میں دھکیلنے اور کھینچنے والے عوامل کی معنی لکھیں۔ اپنے علاقے کے لوگوں پر دھکیلنے والے عوامل اثر انداز ہو رہے ہیں یا کھینچنے والے۔ اپنے جواب کو تین مثالوں سے ثابت کریں۔

ج۔ ایک جدول بنائیں۔

1. جدول کی سندھ کی طبعی بناوٹ، محل وقوع، اہمیت اور لوگ کیسے استعمال کرتے ہیں سے مکمل کریں۔

طبعی بناوٹ	محل وقوع	اہمیت	لوگ کیسے استعمال کرتے ہیں

د۔ عملی کام

(i) چھوٹے گروپ میں سندھ کا نقشہ کاغذ پر بنائیں۔اس کو گتے پر چپکائیں۔پھر کاغذ، مٹی اور ریت کی مدد سے اس کے طبعی خدوخال بنائیں اور اپنی جماعت میں لگائیں۔

(ii) اشتہار (پوسٹر) کی مدد سے لوگوں کو تفریحی مقامات کو صاف رکھنے کی ضرورت بتائیں۔

(iii) صوبے سندھ کے نقشے میں اس کے طبعی خدوخال دیکھیں اور آبادی کی تقسیم کا جائزہ لیں۔موازنہ کریں کہ کیوں حیدرآباد گنجان آبادی والا شہر ہے جبکہ دادو کم آبادی والا۔

(iv) صوبہ سندھ کا نقشہ بنائیں اور تنکوں کی مدد سے ہر ضلع کی آبادی دکھائیں اور ان کو ضلع کے نام کے ساتھ چپکائیں۔

ھ۔ تحقیق

(i) **ایک سوالنامہ بنائیں جس میں سیم وتھور، جنگلات کا کٹاؤ اور پانی کی آلودگی جیسے مسائل کی نشاندہی کریں اور اپنی معلومات اپنے ہم جماعت کے ساتھ بانٹیں۔**

(ii) اپنے پڑوس کے پانچ گھروں کی مردم شماری کریں۔ہر گھر میں رہنے والے لوگوں کی تعداد کی نشاندہی کریں۔اس کے علاوہ ان لوگوں کی عمریں، جنس، تعلیمی قابلیت، پیشہ اور گیس، بجلی اور پانی کی سہولیات کے بارے میں بتائیں۔ان معلومات کو گراف، جدول یا بیانات کے ذریعہ بتائیں۔یہ ذکر کریں کہ یہ معلومات آپ کے پڑوسیوں کے لیے کس طرح فائدہ مند ہونگی؟

و۔ اضافی معلومات

نوری جام تماچی کی کہانی معلوم کریں اس کو لکھیں اور اس کہانی کو تصویری خاکے میں دکھائیں۔ان سب کو ملا کر ایک کہانی کی کتاب بنائیں اور اس کو اپنی جماعت کے کتب خانہ میں رکھیں تاکہ دوسرے بھی پڑھ سکیں۔

چوتھاباب

موسم

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

- ☆ اصطلاح "موسم" کے بارے میں بتاسکیں۔
- ☆ موسم کے اوپر اثر انداز ہونے والے اسباب کے بارے میں بتاسکیں۔
- ☆ درجہ حرارت، فضائی دباؤ، ہواؤں کی رفتار، نمی اور باراں کے بارے میں معلومات دینے والے آلات اور پیمانے کے بارے میں بتاسکیں۔
- ☆ موسم کو ناپنے کے لیے آلات کم قیمت یا بے قیمت اشیاء سے بناسکیں۔
- ☆ کسی بھی دو صوبوں کے درجہ حرارت اور باراں کا سرد و گرم موسم میں مقابلہ کرسکیں۔
- ☆ موسم کی پیشن گوئی، پیمائش اور معلومات محفوظ کرنے کی اہمیت بتائیں۔
- ☆ موسمی حالات ہماری زندگی، لباس، خوراک اور تفریحی سرگرمیوں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں یہ بتا سکیں۔
- ☆ قدرتی آفات جیسے، سیلاب، زلزلہ، طوفانی بگولہ اور برفانی تودہ کس طرح ہوتے ہیں یہ بتاسکیں۔
- ☆ قدرتی آفات سے بچنے کے لیے کیا حفاظتی اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

موسم

موسم کیا ہے؟

شکل 4.1 فضا سے گھری ہوئی زمین

ہماری زمین مختلف گیسوں کی تہوں سے گھری ہوئی ہے۔ اسے ہم فضا کہتے ہیں۔ کسی خاص وقت پر کسی جگہ کی فضا میں جو تبدیلی آتی ہے اسے موسم کہتے ہیں۔ موسم زیادہ دیر تک ایک جیسا نہیں رہتا ہے، موسم بدلتا رہتا ہے۔

کل کا موسم کیسا تھا آج کیسا ہے؟

موسم پر اثر انداز ہونے الے عوامل

موسم کو بیان کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ درجۂ حرارت، فضائی دباؤ، ہواؤں کی رفتار، نمی، بارش کے بارے میں معلومات دیں۔

نمی

ہوا

فضائی دباؤ

حرارت

بارش

شکل 4.2 موسم کے عوامل انسانوں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں

شکل 4.3 ایک سادہ تھرمامیٹر °21 سینٹی گریڈ یا °70 فارن ہائٹ دکھا رہا ہے
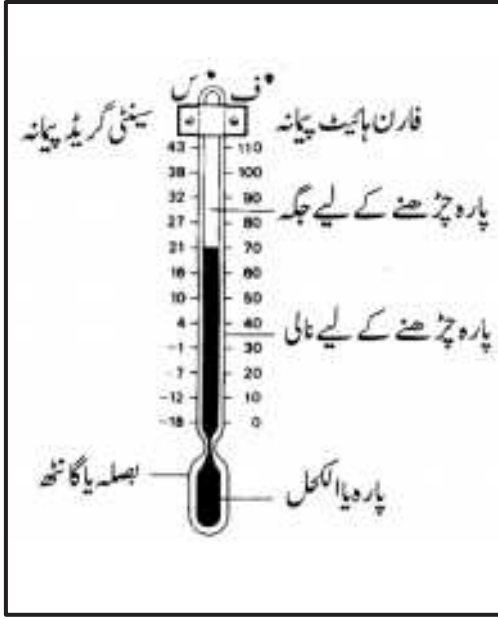
درجۂ حرارت

کسی چیز کے گرم یا سرد ہونے کو حرارت کہتے ہیں۔
ماہر موسمیات ہوا کی گرمی یا ٹھنڈک کا مطالعہ کرتا ہے۔
یہ ہوا کا درجہ حرارت ہوتا ہے۔
درجہ حرارت کو ناپنے کے لیے تھرمامیٹر (تپش پیما) استعمال ہوتا ہے۔
حرارت فارن ہائٹ (°F) اور سینٹی گریڈ (°C) میں ناپا جاتا ہے۔ آج کل عام طور پر سینٹی گریڈ میں ناپتے ہیں۔
شکل 4.3 میں ایک سادہ تھرمامیٹر دکھایا گیا ہے۔

سرگرمی

ایک سادہ تھرمامیٹر کی شکل بنایئے۔ اس کے حصوں کے نام لکھیں یہ بھی بتائیں کہ تھرمامیٹر کس طرح کا کام کرتا ہے، اور آپ اس کو کس طرح پڑھیں گے۔
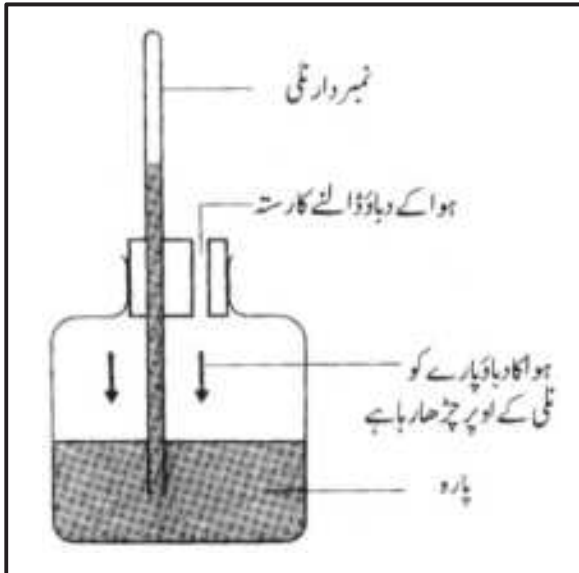
فضائی دباؤ

زمین کی سطح پر پڑنے والے ہوا کے دباؤ کو فضائی دباؤ کہتے ہیں ۔ فضائی دباؤ کو ملی بار (mb) کی اکائی میں ناپا جاتا ہے۔ فضا کے دباؤ کو ناپنے والے آلے کو بادِ پیما (Barometer) کہتے ہیں۔

شکل 4.4 باد پیما کس طرح کام کرتا ہے۔

استاد کے لیے ہدایت: ایک تھرمامیٹر لایئے۔ بیان کیجیے کہ اس کو حرارت ناپنے کے لیے کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ اس کو گرم پانی میں رکھیے تاکہ پارہ چڑھتا ہوا نظر آئے۔ اس کو جھٹکیئے تاکہ پارہ نیچے آجائے۔

باد (چلتی ہوا)

زمین کے اطراف چلنے والی ہوا کو باد کہتے ہیں۔ ماہر موسمیات باد کے بارے میں دو چیزیں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی باد کی سمت (ہوا کس رخ پر چل رہی ہے) اور اس کی قوت یعنی ہوا کس رفتار سے چل رہی ہے) کیا ہے۔

باد کا رُخ

باد نما کے ذریعے چلتی ہوئی ہوا یا باد کا رخ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ شکل 4.5 میں دکھایا گیا ہے۔ باد نما کو کسی عمارت کی چھت پر لگایا جاتا ہے تاکہ باد کے چلنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ باد نما میں ایسا اشارتی تیر ہوتا ہے جو بغیر کسی رکاوٹ کے حرکت کرتا ہے۔ جب باد اس کی چوڑی دم سے ٹکراتی ہے تو اس کی دم کو پیچھے دھکیلتی رہتی ہے جب تک کہ تیر کا رخ باد کی سمت نہ ہو جائے۔ تیر کے نیچے لگا ہوا قطب نما ہمیں باد کا رخ معلوم کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔
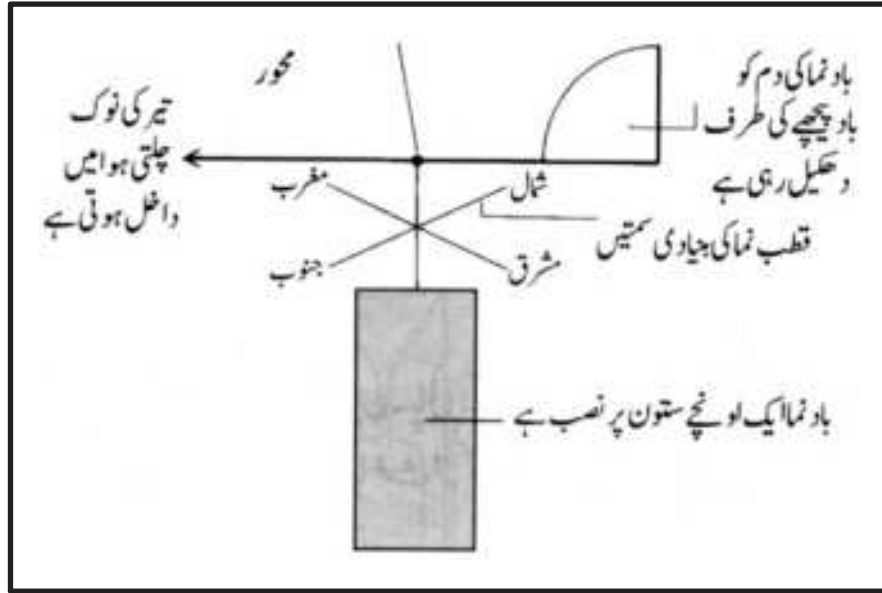
شکل 4.5 باد کی سمت دکھاتا ہوا باد نما کے ساتھ قطب نما

استاد کے لیے ہدایت: باد نما کس طرح باد کا رخ بتاتا ہے۔ اس کو سمجھاتے ہوئے بچوں کو شکل دکھائیں اور اُن کو بتائیں کہ کس طرح باد پیما سے باد کی رفتار معلوم کی جاتی ہے۔ اگر بچوں کو باد نما اور باد پیما بنانے ہوں تو انہیں ایسی جگہ پر رکھیں جہاں کوئی چیز ہوا کو نہ روکے۔ بچوں کو دیکھنے دیں کہ یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ اور یہ دیکھیں کہ ہوا کا رُخ اور رفتار کیا ہے۔

سرگرمی

ایک بادنما بنائیں اوراس کوایسی جگہ پر رکھیں جہاں ہوا آتی ہو۔ایک ہفتہ تک روز باد کی سمت دیکھ کر لکھیں۔

آپ کوکن چیزوں کی ضرورت ہے

- 14انچ لمبی چھڑی تیر بنانے کے لیے۔
- تین انچ لمبی چھڑیاں دوقطب نما کے لیےاورایک اس کو پکڑنے کے لیے۔
- ایک خالی پانی کی بوتل۔
- ریت۔
- گتہ۔
- ایک لمبی باریک کیل۔

اس کوکیسے تیار کیا جائے۔

1. ہر چھڑی کے سروں پر آدھے انچ کا شگاف دیں
2. گتے سے ش۔ج۔غ اورم کاٹیے اور بڑا ٹکڑا دم کے لیےاور چھوٹا تیر کے نشان کے لیے۔ان کو چھڑیوں کے شگاف میں جمایئے جیسا کہ شکل 4.5 میں دکھایا گیا ہے۔
3. لکڑی کے ٹکڑے، تیراور قطب نما کے درمیان سے ایک باریک لمبی کیل اس طرح سے گزاریں کہ وہ بادنما کوتھام سکے۔
4. ریت سے بھری ہوئی بوتل میں اس لکڑی کو جمادیجیے۔

باد کی رفتار

باد کی رفتار باد پیما کے استعمال سے معلوم کی جاتی ہے۔شکل 4.6 دیکھئیے۔یہ ناٹس (بحری میل فی گھنٹہ) میں ناپی جاتی ہے۔باد پیما پیالیوں کا ایک سیٹ ہے۔جو گھومتے ہوئے دستہ کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔پیالیوں میں جب باد داخل ہوتی ہےتو وہ اس کو پیچھے کی جانب دھکیلتی ہے،جس سے دستہ گھومنے لگتا ہے۔دستہ کی حرکت ایک رفتار پیما پر درج ہوجاتی ہے جس سے باد کی رفتار کا پتہ چلتا ہے۔
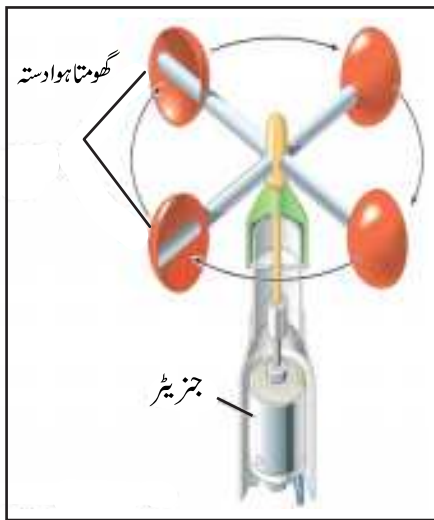
شکل 4.6 باد پیما

سرگرمی

اپنے استاد کی مدد سے گھومتی ہوئی پیالیوں کا باد پیما بنائیے۔ وضاحت کیجئے یہ کس طرح کام کرتا ہے۔

آپ کو کن چیزوں کی ضرورت ہے۔

ربڑ یا پلاسٹک کی دو چھوٹی گیندیں جو درمیان سے کاٹ لی گئیں ہیں۔

8 انچ لمبی لکڑی کے تین ٹکڑے دو پیالیوں کے لیے اور ایک انہیں تھامنے کے لیے۔

ایک کیل

پانی کی خالی بوتل۔

ریت۔

چار عدد موٹی (ڈرائنگ پن) پنیں

اس کو کیسے تیار کیا جائے۔

1. ربڑ کی گیند کو درمیان سے کاٹ لیں۔
2. دونوں چھڑیوں کے سروں پر کٹی ہوئی ربڑ کی گیندوں کو موٹی پنوں سے لگائیے۔
3. ایک کیل دونوں چھڑیوں سے گزارتے ہوئے تیسری چھڑی میں لے جائیں۔ یہ خیال رہے کہ یہ گھوم سکے۔
4. اس چھڑی کو بوتل میں ڈالیں اور اسے ریت سے بھر دیں۔

شکل 4.7 آبی چکر

نمی

فضا میں پانی کے بخارات بھی ہوتے ہیں۔ پانی کے بخارات سطح زمین سے عمل تبخیر (گرم کرنے سے پانی مائع سے گیس میں تبدیل ہوجاتا ہے) کی وجہ سے ہوا میں پہنچ جاتے ہیں۔ فضا میں پانی کے بخارات کی مقدار کو نمی کہتے ہیں۔

ہوا میں نمی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ ہوا کس علاقے سے گزر کر آئی ہے۔ وہ ہوا جو سمندر یا جھیل کے اوپر سے لمبا سفر کر کے آتی ہے وہ بہت زیادہ آبی بخارات جمع کر لیتی ہے۔ اس لیے اس میں زیادہ نمی کا امکان ہوتا ہے۔ اگر ہوا خشک زمین پر سے طویل فاصلہ طے کر کے آئی ہو تو اس کا امکان ہے کہ یہ خشک ہوگی۔

باراں (بارش یا برفباری)

فضا میں موجود پانی کے بخارات ٹھنڈے ہونے پر دوبارہ پانی بن جاتے ہیں۔ اس عمل کو "عملِ تکثیف" کہتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں پانی کے قطرے اتنے چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں کہ وہ فضا میں تیرتے رہتے ہیں۔ پھر یہ ننھے ننھے قطرے باہم مل کر بادل بنا لیتے ہیں۔ جب بخارات کی تکثیف زیادہ ہوتی ہے تو بادل اتنے بڑے اور بھاری ہو جاتے ہیں کہ وہ فضا میں تیر نہیں سکتے اگر درجۂ حرارت زیادہ ہو تو یہ زمین پر بارش کی صورت میں برستے ہیں اور اگر درجۂ حرارت کم ہو تو برفباری ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو باراں کہتے ہیں۔ شکل 4.9 میں باراں پیا دکھلایا گیا ہے۔ جس کے ذریعے بارش کو ناپا جاتا ہے۔ بارش کو ملی میٹر میں ناپا جاتا ہے۔

شکل 4.8 بارش اور برفباری
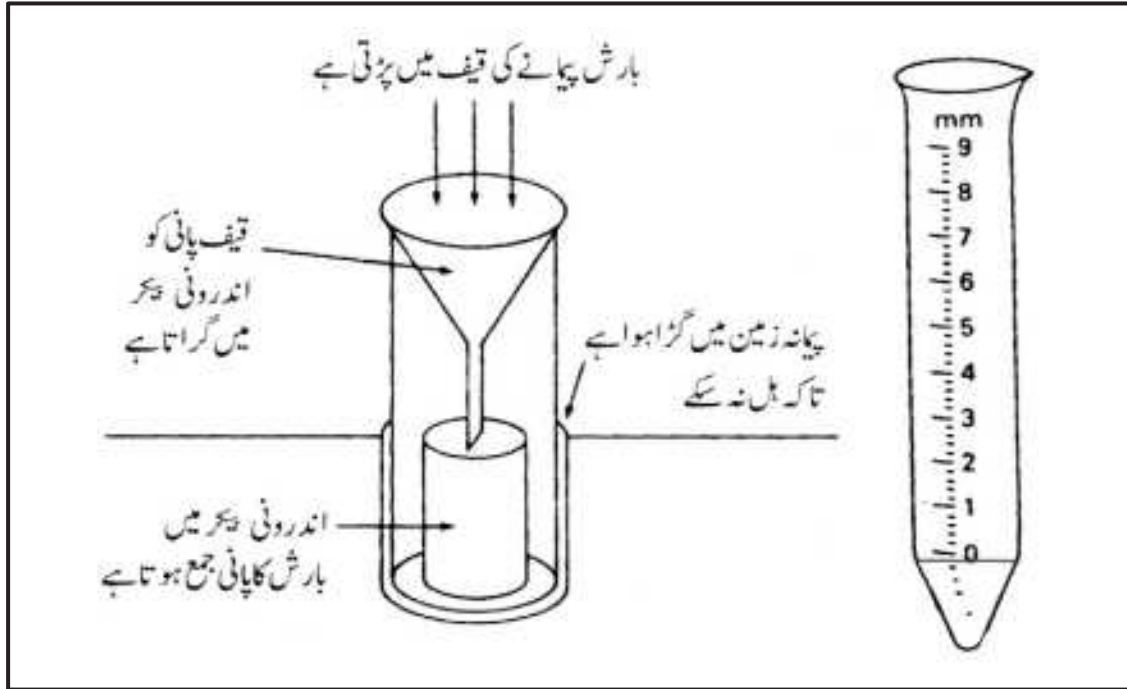
شکل 4.9 آلۂ باراں پیما اور پیمائشی سلنڈر

سرگرمی

بارش پیما بنائیے
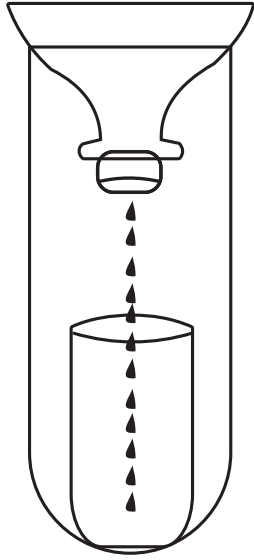
آپ کوکن چیزوں کی ضرورت ہے۔

- ایک لیٹر پانی کی خالی بوتل۔
- 50 ملی لیٹر پانی کی خالی بوتل۔
- قینچی

اس کو کیسے تیار کیا جائے۔

1. پانی کی بڑی بوتل کو منہ کے قریب سے کاٹ دیجئے۔
2. چھوٹی بوتل کا منہ بھی کاٹ دیجیے اور اسے بڑی بوتل کے اندر رکھ دیجیے۔
3. بڑی خالی بوتل کے کٹے ہوئے منہ کو اس پر الٹ دیجیے تا کہ یہ قیف بن جائے اور اسے بڑی بوتل کے اوپر رکھ دیجیے۔
4. اب اس قیف میں پانی ڈالیے اور دیکھیے کہ بارش کا پانی کس طرح جمع ہوتا ہے۔

موسم کی پیمائش، اندراج اور پیشن گوئی

موسم کے مطالعے کے علم کو علمِ موسمیات کہتے ہیں۔ جو شخص موسم کا مطالعہ کرتا ہے اسے ہم ماہرِ موسمیات کہتے ہیں۔ موسمی اسٹیشن ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں موسم کو ناپنے کے آلات نصب ہوں۔ ماہرِ موسمیات ہر دن موسم، درجۂ حرارت، نمی اور بارش کی پیمائش کا اندراج کرتے ہیں۔

ماہرِ موسمیات موسم کی پیشن گوئی بھی کرتے ہیں۔ یعنی وہ یہ بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ آئندہ موسم کیسا ہوگا۔ یہ ہم لوگوں کی مدد کرتا ہے کہ ہم گرمی یا بارش یا طوفان کے لیے صحیح طریقے سے تیاری کر سکیں۔

عام قدرتی آفات

خشک سالی اور سیلاب

موسم ہمارے اوپر منفی اثرات بھی چھوڑتا ہے۔کبھی کبھی کچھ جگہوں پر سالوں کم یا بالکل بارش نہیں ہوتی ۔ یہ خشک وقت "خشک سالی" کہلاتا ہے۔خشک سالی کی وجہ سے فصل نہیں اگائی جا سکتی ۔اس کے نتیجے میں غذا کی کمی یا قحط ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے پرندوں، جانوروں اور خاص طور پر بچوں کی اموات ہوتی ہیں جیسے 2014 میں صوبۂ سندھ میں تھر کے علاقے میں پرندوں جانوروں اور بچوں کی اموات ہوئی ہیں۔اس کے برعکس کچھ جگہوں پر کہیں زیادہ بارش ہوتی ہے اور اس وجہ سے وہ علاقے جو خشک رہتے ہیں پانی سے بھر جاتے ہیں، یہ سیلاب کہلاتے ہیں۔سیلاب کی وجہ سے بھی انسانوں، املاک اور جانوروں کا نقصان ہوتا ہے۔صوبہ سندھ میں 2010ء میں سیلاب کی وجہ سے بھاری جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔

خشک سالی

سیلاب

شکل 4.10 سیلاب اور خشک سالی کے دو مختلف مناظر

طوفانی بگولہ یا طوفان گردوباد

طوفانی بگولے سخت طوفان ہوتے ہیں جو سمندر کے اوپر خط جدی کے قریب آتے ہیں۔ان کے ساتھ بہت تیز ہوائیں اور بارش ہوتی ہے۔اس کی وجہ سے بھاری جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ یہ عوامی خدمات جیسے سڑکیں ،ٹرین، بجلی اور پانی کی سہولیات کو متاثر کرتے ہیں۔

شکل 4.11 طوفانی بگولہ

کیا آپ جانتے ہیں؟

امریکہ میں طوفانی بگولہ کو طوفان بادو باراں کہتے ہیں اور چین میں اُسے طوفان کہتے ہیں

زلزلے

زمین کی سطح کا اچانک ہلنا اور جھٹکا کھانا زلزلہ کہلاتا ہے۔ یہ کس وجہ سے ہوتا ہے؟ زمین کی چار بڑی تہیں ہیں۔ اندرونی مرکز، بیرونی مرکز، مینٹل اور سطح (کرسٹ)۔ کرسٹ اور مینٹل کی اوپری سطح زمین کے اوپر ایک چھلکا قائم کر لیتے ہیں۔ مگر یہ چھلکا ایک سے زیادہ ٹکڑوں سے بنا ہوتا ہے، جس سے زمین کی سطح ڈھک جاتی ہے۔ یہ ٹکڑے ٹیکٹونک پلیٹس کہلاتے ہیں اور ان پلیٹ کے کونوں کو پلیٹ کی حد کہتے ہیں۔ وہ جگہ جہاں یہ حدیں ملتی ہیں ایک لکیر ہوتی ہے جو "فالٹ" کہلاتی ہے۔ دنیا بھر میں زیادہ تر زلزلے انہی فالٹس میں ہوتے ہیں۔ یہ پلیٹیں مسلسل ہلتی ہیں اور ایک دوسرے کے پاس سے آہستہ سے گزرتی ہیں۔ کبھی کبھار پلیٹس کے کونوں کی حدود

آپس میں پھنس جاتی ہیں۔ جب کہ پلیٹیں ایک دوسرے سے کافی دور ہو جاتی ہیں تو یہ کونے غیر معمولی قوت سے جدا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے زلزلہ آتا ہے۔ زلزلے بہت بڑے علاقے میں محسوس کیے جاتے ہیں حالانکہ ان کا دورانیہ ایک منٹ سے بھی کم ہوتا ہے۔

قدرتی آفات سے بچنے کی احتیاطی تدابیر

قدرتی آفات سے بچنے کا مطلب ہے کہ ہمیں کچھ پیش بندی، ان کے ہونے سے پہلے اور کچھ اقدامات ان کے ہونے کے بعد کرنے ہوتے ہیں۔

ذیل میں ایک فہرست ہے اس میں وہ احتیاطی تدابیر بیان کی گئیں ہیں جو قدرتی آفات جیسے زلزلہ، سیلاب، طوفان گردوباد اور برفانی تودہ گرنے سے پہلے اور بعد میں اختیار کرنی چاہییں۔

زلزلے سے پہلے کیا اقدامات کرنے چاہییں

☆ یقینی بنائیے کہ آپ کے پاس آگ بجھانے کا آلہ،فوری طبی امداد باکس،بیٹری سے چلنے والا ریڈیو، ٹارچ اوراضافی بیٹری موجود ہے۔

☆ فوری طبی امداد دینا سیکھیے ۔

☆ گیس،بجلی اور پانی کو بند کرنا سیکھیے ۔

☆ زلزلے کے بعد اپنے گھر والوں سے ملنے کی جگہ کی منصوبہ بندی کیجیے۔

☆ اپنے اسکول میں بنایا گیا زلزلہ کا منصوبہ سیکھیے ۔

زلزلے کے بعد کیا کرنا چاہیے

☆ پُرسکون رہیں۔

☆ اپنا اور دوسروں کا جائزہ لیں اور جس کو ضرورت ہو اُسے فوری طبی امداد فراہم کریں۔

☆ ریڈیو سُنیں،سوائے ہنگامی ضرورت کے ٹیلی فون استعمال نہ کریں۔

☆ نقصان زدہ علاقوں اور عمارتوں سے دُور رہیں۔

☆ ٹوٹے ہوئے شیشوں سے بچیں، جوتے پہنے رہیں تاکہ آپ کے پیر زخمی نہ ہوں۔

☆ اگر آپ اسکول میں ہیں تو ہنگامی صورت حال کے لائحہ عمل پر عمل کریں یا کسی ذمہ دار شخص کی ہدایت پر عمل کریں۔

- اس بات کو یقینی بنائیے کہ کسی بڑے نے پانی، گیس اور بجلی کی لائنز کی جانچ پڑتال کر لی ہے۔ اگر کوئی ٹوٹ پھوٹ ہوگئی ہو تو والوز کو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ گیس کی بُو چیک کریں اگر آپ کو بُو آ رہی ہو تو کھڑکی اور دروازے کھول دیں اور فوراً جگہ خالی کریں اور واقعہ کی متعلقہ محکمہ کو اطلاع کریں۔ (کسی اور کے فون سے)۔

سیلاب سے پہلے

- معلوم کیجیے کہ آپ کے علاقہ میں سیلاب آنے کا کتنا امکان ہے۔
- یقینی بنائیے کہ آپ کے گھر والے سیلاب آ گاہی نظام سے واقف ہیں۔
- روزانہ کی موسم کی صورت حال سنیے۔
- انخلاء کی منصوبہ بندی کیجیے اور اس بات کو یقینی بنائیے کہ سب گھر والوں کو اپنی ذمہ داریاں معلوم ہیں۔
- اپنے گھر اور مویشیوں کے لیے انخلاء کی جگہ کا بندوبست کیجیے اور یقینی بنائیے کہ سب کو اس کے بارے میں معلوم ہو۔
- گھر میں اشیاءِ خوردونوش کا سامان رکھیے جس کو کم سے کم پکانا ہو۔
- دھیان میں رکھیے کہ بجلی اور ٹھنڈا رکھنے کے ذرائع منقطع ہو سکتے ہیں۔
- ٹرانزسٹر والا ریڈیو، ٹارچ، اضافی بیٹریوں کے ساتھ، پکانے کے ہنگامی آلات، مٹھائیاں، ماچس اور فوری طبی امداد باکس ہنگامی صورت حال کے پیشِ نظر اپنے نزدیک رکھیں اور دیگر سامان کو سیلابی پانی کی امکانی سطح کے اوپر رکھیں۔

سیلاب کے بعد

- دوبارہ گھر میں داخل ہوتے وقت ٹارچ استعمال کریں۔لالٹین اور مشعل جن سے آگ لگنے کا اندیشہ ہو استعمال نہ کریں۔
- ٹوٹے ہوئے تاروں کے ذریعے آگ لگنے سے ہوشیار رہیں۔بجلی سے چلنے والے آلات اس وقت تک استعمال نہ کریں جب تک ان کا تسلی بخش جائزہ نہ لے لیا جائے۔
- کھانے اور پانی سے پرہیز کریں جب تک انہیں سیلاب کے پانی سے پہنچنے والی آلودگی سے صاف نہ کر لیا جائے۔
- ٹوٹی ہوئی (پانی، بجلی، گیس اور ٹیلی فون) لائنز کی اطلاع متعلقہ محکمہ کو دیجیے۔
- محکمۂ صحت سے رجوع کر کے وباؤں سے بچاؤ کی معلومات حاصل کریں۔
- سیلاب کے پانی میں نہ کھیلیے۔اس سے آپ کے بیمار ہونے کا امکان ہے۔

طوفان گردو باد کے متنبہ کرنے پر

- بالٹیاں اور پلاسٹک کے جگ پینے کے پانی سے بھر لیں۔
- اپنے گھریلو سامان کی فہرست تیار کیجیے۔
- اپنی کار/موٹر سائیکل میں ایندھن بھروا لیجیے اور مضبوط چھت کے نیچے کھڑا کر دیں۔اپنی بیل گاڑیوں، کشتیوں کو کسی مضبوط پول سے باندھ دیجیے جہاں وہ درختوں سے دور مناسب طرح سے ڈھکی ہوں۔ درختوں کے گرنے سے بیل گاڑیوں اور کشتیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

- سارے دروازے اور کھڑکیاں صحیح طریقے سے بند کرلیں اور گھر کے اندر رہیں۔
- گرم کپڑے، ضروری ادویات، قیمتی اشیاء، کاغذات، پانی، کھانے کی خشک چیزیں نمی سے محفوظ تھیلیوں میں ہنگامی صورت حال کے پیش نظر اپنے ساتھ رکھ لیجیے۔
- مزید معلومات کے لیے اپنا مقامی ریڈیو/ ٹی وی مقامی تنبیہہ کے بارے میں سنتے رہیے۔
- خطرناک طوفان کا خدشہ ہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ مضبوط اینٹوں سے بنی عمارت میں منتقل ہو جائیں۔
- اگر زیادہ شدت والے طوفان گردوباد کی اطلاع ہو تو اپنا علاقہ بمع اپنے گھر والوں، قیمتی اشیاء، کاغذات اور امدادی بکس کے ساتھ خالی کر دیں۔ بچوں، بوڑھوں اور بیماروں، حاملہ عورتوں کی خصوصی مدد کریں۔ اپنی ہنگامی خوراک کا ذخیرہ پانی اور دیگر اشیاء نہ بھولیں۔ اپنے قریبی گردوباد بچاؤ کی پناہ گاہ پر جائیں۔

گردوباد کے بعد

- گھر سے باہر نہ نکلیں جب تک سرکاری طور پر اطلاع نہ مل جائے کہ باہر نکلنا محفوظ ہے۔
- گیس کے اخراج جانچیے۔ بوجہ نمی بجلی سے چلنے والے آلات کے استعمال سے گریز کریں۔
- مقامی ریڈیو پر سرکاری تنبیہی نظام اور ہدایات سنتے رہیے۔
- اگر آپ کو اپنا مقام چھوڑنا پڑے یا آپ چھوڑ چکے ہوں تو واپس نہ جائیں جب تک ہدایات نہ مل جائیں۔ واپسی کے لیے متعین شدہ راستہ اپنایئے اور جلد بازی نہ کیجیے۔
- سانپ کے کاٹنے سے محتاط رہیں اور اپنے ساتھ چھڑی یا لکڑی رکھیے۔
- گری ہوئی بجلی کی تاروں، ٹوٹے ہوئے پُلوں، عمارتوں اور درختوں سے خبردار رہیں اور سیلابی پانی میں داخل نہ ہوں، عام تنبیہات پر غور کریں۔

برفانی تودے سے بچنے کی تدابیر

- کسی بھی ڈھلان سے گزرتے ہوئے جہاں برفانی تودے گرنے کا امکان ہو اپنے کپڑوں کو مضبوطی سے باندھ لیں تاکہ بارش/ برف سے بچ سکیں۔

- اگر مشتبہ ڈھلان سے گزرنے کے علاوہ کوئی متبادل راستہ نہ پائیں تو ایک ایک کر کے اس سے گزریں تا کہ خطرہ کم سے کم ہو۔
- کسی ڈھلان پر چڑھتے یا اترتے وقت کوشش کریں کہ متوقع برفانی تودے کے گرنے کی جگہ سے دور رہیں۔ اس سے برفانی تودے کے گرنے کی صورت میں آپ کے پھنسنے کا امکان کم ہوگا۔
- اپنے آس پاس کے لوگوں کی حالت سے واقفیت رکھیئے۔ اگر کوئی تھک کر گرا ہو، بھوکا ہو یا اگر کسی کو سردی لگ رہی ہو تو وہ ایسی حالت میں صحیح فیصلہ نہیں کر پائیں گے۔
- مستقل بدلتے ہوئے موسم اور درجۂ حرارت سے ہوشیار رہیں خصوصاً اگر آپ چند گھنٹے سے زیادہ باہر نہ رہیں۔
- برفانی تودے سے بچاؤ کے اوزار اپنے بستے یا گاڑی کی ڈگی میں رکھیں۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سمجھا ہے کہ:

- ہماری زمین مختلف گیسوں کی تہوں سے گھری ہوتی ہے، اسے ہم فضا کہتے ہیں اور کسی خاص وقت پر کسی جگہ کی فضا میں جو تبدیلی آتی ہے اُسے موسم کہتے ہیں۔
- موسم پر اثر انداز ہونے والے عوامل ہیں: درجہ ءحرارت، فضائی دباؤ، ہوائیں، نمی اور باراں (بارش یا برف باری)۔
- ماہرِ موسمیات موسم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ وہ ہر دن موسم کی پیمائش کرتے ہیں اور اسے لکھتے ہیں۔ اس معلومات سے وہ ہمیں مستقبل کے موسم (پیشن گوئی) کے بارے میں بناتے ہیں، جس سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ گرم یا سرد دن کی مناسبت سے لباس پہنیں اور یہ ہم کو طوفانِ گرد و باد، سیلاب اور زلزلہ کے لیے بھی تیار ہونے میں مددگار ہوتی ہے۔

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کریں۔

1. موسم لمبے عرصہ تک ــــــــــــــ نہیں رہتا۔
2. تھرمامیٹر سے ــــــــــــــ کی پیمائش ہوتی ہے۔
3. ــــــــــــــ میں پیالوں کا جوڑا گھومتے ہوئے دستے سے جڑا ہوتا ہے۔
4. فضا میں پانی کے بخارات کی تعداد کو ــــــــــــــ کہتے ہیں۔
5. عام قدرتی آفات ــــــــــــ ، ــــــــــــ ، ــــــــــــ ، ــــــــــــ ہیں۔

ب۔ مندرجہ ذیل کے جوابات تحریر کیجیے۔

1. موسم کی تعریف بیان کریں۔
2. ان عوامل کی فہرست بنائیے جو موسم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
3. موسم کس طرح ہمارے لباس خوراک اور تفریحی مصروفیات پر اثر انداز ہوتا ہے۔
4. موسم کو ناپنے ، درج کرنے اور پیشن گوئی کرنے کی کیا اہمیت ہے۔

ج۔ بنائیے اور جدول پڑھیے ۔

1. ذیل میں دیئے گئے جدول کو اپنی کاپی میں بنائیے اور ضروری معلومات سے پُر کیجیے۔نمونے کے لیے آپ کے لیے حل کر دیا گیا ہے۔

عوامل جو موسم پر اثر ڈالتے ہیں	اس سے ہمیں کیا پتہ چلتا ہے	آلہ جس سے اس کو ناپتے ہیں	پیمائش کی اکائی
درجۂ حرارت	فضا میں گرمی یا ٹھنڈک کا اثر	تھرمامیٹر	°C °F

2. ذیل میں دیئے گئے جدول کو دیکھیے ۔ یہ ہمیں جولائی اور دسمبر کے مہینوں میں لاہور اور حیدرآباد میں ہونے والی باراں اور درجۂ حرارت بتاتا ہے۔ اس جدول کو مدنظر رکھتے ہوئے جولائی اور دسمبر کے لاہور اور حیدرآباد کے درجۂ حرارت اور باراں کا فرق واضح کیجیے۔

شہر	درجۂ حرارت جولائی میں	باراں جولائی میں	درجۂ حرارت دسمبر میں	باراں دسمبر میں
حیدرآباد	42° سینٹی گریڈ	20 ملی میٹر	06° سینٹی گریڈ	02 ملی میٹر
لاہور	45° سینٹی گریڈ	80 ملی میٹر	02° سینٹی گریڈ	05 ملی میٹر

د۔ عملی کام

1. لوگ گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں جو کپڑے پہنتے ہیں، کھانا کھاتے ہیں اور تفریحی سرگرمیاں کرتے ہیں ان کی شکل بنائیے۔

2. آبی چکر کی نشان زدہ شکل بنائیں۔

ھ۔ تحقیقات

سیلاب، زلزلہ اور طوفانی بگولہ سے بچاؤ کی ہر آفت کی تین احتیاطی تدابیر بتائیں۔

و۔ اضافی سرگرمیاں

ایک ماہ تک روزانہ درجۂ حرارت کا اندراج۔ سب سے گرم دن کون سا ہے نشاندہی کیجیے۔

پانچواں باب

ہمارا باہمی رہن سہن

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

☆ مثالوں کے ساتھ ثقافت کی تعریف بیان کرسکیں۔

☆ اپنے خاندان کی ثقافت (زبان، غذا، لباس، تہوار وغیرہ کیسے منائے جاتے ہیں) کے بارے میں بیان کرسکیں۔

☆ اپنی خاندانی ثقافت کا کسی دوسرے ملک میں رہنے والے خاندان کی ثقافت سے موازنہ کرسکیں۔

☆ پاکستان کے مختلف صوبوں کی ثقافت کا موازنہ کرسکیں۔

☆ نشاندہی کرسکیں کہ کس طرح ان کے صوبے کے رہنے والے لوگ آپس میں یکساں اور مختلف ہیں۔

☆ پہچان کرسکیں کہ ثقافت متحرک ہے اور وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔

پانچواں باب

ہمارا باہمی رہن سہن

ثقافت کیا ہے؟

ثقافت وہ طریقہ ہے جس سے لوگ اپنی زندگی گزارتے ہیں۔

- جو لباس وہ پہنتے ہیں۔
- جو خوراک وہ کھاتے ہیں۔
- جو زبان وہ بولتے ہیں۔
- ان کا مذہب۔
- خاص مواقع منانے کا طریقہ۔
- جو کھیل وہ کھیلتے ہیں۔
- ان کا مکان بنانے کا طریقہ
- ان کے رسم و رواج

سرگرمی

اپنے خاندان کی ثقافت کو بیان کیجیے (زبان، خوراک، لباس، تہوار، کھیل وغیرہ)۔

وہ عوامل جو ثقافت پر اثر انداز ہوتے ہیں

بہت سے عوامل ہیں جو کسی جماعت کے لوگوں کی ثقافت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک عنصر جو ثقافت پر اثر ڈالتا ہے یہ ہے کہ لوگ کس جگہ رہتے ہیں۔ مثلاً پہاڑوں پر رہنے والے لوگ صحرا میں رہنے والے لوگوں سے مختلف طریقے سے رہیں گے۔ دوسرا عامل جو ثقافت پر اثر ڈالتا ہے وہ موسم ہے۔ مثلاً لباس، خوراک، رہائش اور تفریح، سرد علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی دنیا کی بہت گرم علاقوں میں رہنے والے لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جو عامل ثقافت پر اثر ڈالتا ہے وہ تاریخ ہے۔ مثلاً لوگ اپنے آباؤاجداد کی زبان بولتے ہیں۔ لیکن اس

میں بہت سے نئے الفاظ شامل ہو جاتے ہیں۔ جو لباس وہ پہنتے ہیں وہ بھی بدلتا رہتا ہے۔

شکل 5.1 وقت کے ساتھ لباس میں تبدیلی

پاکستان کی ثقافت

ثقافت ملکوں کو منفرد بناتی ہے۔ ہر ملک کی اپنی ثقافت ہوتی ہے۔ پاکستان کے ہر حصہ میں لوگ اردو بولتے ہیں، وہ بریانی کھانا پسند کرتے ہیں۔ وہ شلوار قمیض پہنتے ہیں اور کرکٹ کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن ان میں بہت سے عدم مشابہت بھی ہیں کیوں کہ پاکستان میں مختلف جماعتوں کے لوگ رہتے ہیں۔ شلوار قمیض کے علاوہ ہم کو مرد پینٹ اور شرٹ پہنے ہوئے بھی ملتے ہیں اور خواتین ساڑیاں پہنے ہوئے۔ تمام پاکستانی اپنی قومی زبان اردو بولتے ہیں۔ لیکن بہت سی دوسری زبانیں بھی بولتے ہیں مثلاً سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی، براہوی، سرائیکی وغیرہ ۔ کرکٹ کے علاوہ کھیل جیسے ہاکی، فٹ بال، کبڈی اور گولف بھی کھیلتے ہیں۔ پاکستان میں سب مسلمان عیدالفطر، عیدالضحیٰ اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہیں۔ مسیحی برادری کرسمس اور ایسٹر مناتے ہیں ۔ ہندو ہولی اور دیوالی مناتے ہیں۔ یہ سب لوگ یومِ پاکستان اور یومِ آزادی مناتے ہیں۔

اس باب میں ہم پاکستان کے چاروں صوبوں میں رہنے والے لوگوں کی ثقافت کے بارے میں پڑھیں گے۔ یعنی سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا۔

سندھ کی ثقافت

میں سُمیر ہوں، میں حیدرآباد شہر میں رہتا ہوں۔ میں آپ کو سندھ کے لوگوں کی ثقافت کے بارے میں بتاؤں گا۔ سندھ کے لوگ سندھی بولتے ہیں۔ بہت سے لوگ اردو اور انگریزی بھی بولتے ہیں۔ کچھ لوگ گجراتی اور کچھی بھی بولتے ہیں۔ دونوں مرد اور عورت شلوار قمیض پہنتے ہیں۔ مرد اپنے سروں کو سندھی ٹوپی سے ڈھانپتے ہیں۔ جب کہ عورتیں اپنے سر کو دوپٹوں سے ڈھانپتی ہیں۔ بہت سے سندھی گھروں میں روز کا کھانا چپاتی یا چاول کی روٹی اور سبزی یا دال ہے۔ خاص موقعوں پر جیسے شادی پر یہ لوگ سندھی بریانی، حلیم اور تلی ہوئی پلا مچھلی کھاتے ہیں۔

سندھی بریانی

حلیم

تلی ہوئی پلا مچھلی

شکل 5.2 سندھ کے مختلف کھانے

ملاکھڑا اور کبڈی سندھ کے مختلف کھیل ہیں۔ دوسرے صوبوں کی طرح سندھ کے لوگ کرکٹ، ہاکی اور رسی پھلانگنا (Skiping) کھیلتے ہیں۔ مذہبی تہواروں کے علاوہ سندھی ایک دن یومِ یکجہتی (Unity day) اور بہت سے عرس مناتے ہیں۔ یومِ یکجہتی ہر سال دسمبر میں منایا جاتا ہے۔ سندھ کے شہر اور قصبے اس دن اجرک اور سندھی ٹوپی سے سجائے جاتے ہیں۔ موسیقی کے پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں جس میں سندھی گلوکار سندھی گانے گاتے ہیں، جو ان کی سندھ اور اس کی ترقی سے محبت کو ظاہر کرتے ہیں۔ سندھ کی ثقافت اور قدروں کو اجاگر کرنے کے لیے جلوس نکالے جاتے ہیں۔

شکل 5.3 ملاکھڑو کا منظر

شکل 5.4 یومِ یکجہتی منانے کے مختلف طریقے

ہر سال شاہ عبداللطیف بھٹائی ، لال شہباز قلندر اور حضرت سچل سرمست کے عرس منائے جاتے ہیں اور یہ تقریبات تین دن تک جاری رہتی ہیں جن کو عام طور پر میلہ کہا جاتا ہے۔سندھ کے ہر گاؤں ، قصبے اور شہر کے لوگ اور پاکستان کے دوسرے صوبوں کے لوگ ان میں شرکت کرتے ہیں۔میلوں میں بہت سے بازار اور اسٹال لگائے جاتے ہیں جہاں کھانے پینے کی اشیاء بچوں کے کھلونے اور کئی دوسری ثقافتی اشیاء مثلاً اجرک اور ٹوپی وغیرہ بھی بیچی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں اور ادبی کانفرنسیں بھی منعقد کی جاتی ہیں،جن میں ان صوفی بزرگوں کی زندگی ،تعلیمات اور پیغام کو اُجاگر کیا جاتا ہے اور ان کے پیغام کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

شکل نمبر 5.5 شاہ عبداللطیف بھٹائی کے عرس کے مناظر

گھوڑوں اور مویشیوں کا میلہ جیکب آباد میں منعقد ہوتا ہے۔اس کے نمایاں پہلو اونٹ گھوڑوں کی دوڑ، رقص، خیمہ اکھاڑنا اور بیلوں کی دوڑ ہے۔ رنگ برنگے اسٹال، کھانے کی اشیاء اور روائتی سندھی مصنوعات بیچنے کے لیے لگائے جاتے ہیں۔

شکل نمبر 5.6 گھوڑوں اور مویشیوں کے میلے کا منظر

سندھی مہمان نواز ہوتے ہیں وہ گرم جوشی سے مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ لوگ خاندان میں ایک ساتھ رہنے کو بھی پسند کرتے ہیں۔

پنجاب کی ثقافت

میں شیریں ہوں، میں لاہور میں رہتی ہوں ۔ میں آپ کو پنجاب کے لوگوں کی تہذیب کے بارے میں بتاؤں گی ۔ پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے کیونکہ کہ یہاں سب سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ پنجاب کے لوگ پنجابی بولتے ہیں۔ ایک بڑی تعداد سرائیکی بھی بولتی ہے۔ دوسرے صوبوں کی طرح لوگ اردو اور بہت سے انگریزی بولتے ہیں۔

پنجابی مردوں کا روائتی لباس پنجابی کُرتا اور تہہ بند ہے۔ مگر زیادہ تر لوگ کُرتا اور شلوار پہنتے ہیں۔ باقی صوبوں کی طرح پنجاب میں عورتیں شلوار قمیص اور دوپٹہ پہنتی ہیں۔

سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی پنجاب کے لوگوں کی پسندیدہ غذا ہے۔ گرمی کے موسم میں دہی کو دودھ کے ساتھ ملا کر لسی بناتے ہیں۔

لسی

سرسوں کا ساگ اور مکئی کی روٹی

شکل 5.7 پنجاب کے روائتی کھانے

دوسرے پاکستانیوں کی طرح پنجابی بھی کرکٹ کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ چھٹی کے دن آپ کو ہر گلی میں نوجوان لڑکے کرکٹ کھیلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ کبڈی پنجاب کا ایک روائتی کھیل ہے۔ پنجاب، میں بسنت اور بیساکھی کے تہوار منائے جاتے ہیں۔

سندھیوں کی طرح پنجابی بھی بزرگانِ دین کے عرس مناتے ہیں۔

شکل 5.8 کبڈی کا ایک منظر

بیساکھی

بسنت

شکل 5.9 بسنت اور بیساکھی کے تہوار منائے جا رہے ہیں

ہر سال لاہور میں داتا گنج بخش، پاک پتن میں بابا فرید گنج شکر، ملتان میں حضرت بہاؤالدین زکریا اور قصور میں حضرت بلھے شاہ کے عرس منائے جاتے ہیں۔

داتا گنج بخش کا عرس

بابا فرید کا عرس

شکل 5.10 داتا گنج بخش اور بابا فرید کا عرس

سندھیوں کی طرح پنجابی بھی لاہور میں گھوڑے اور مویشیوں کا میلہ مناتے ہیں۔ یہ سب سے بڑا تہوار ہوتا ہے جس میں کھیل نمائش اور دوسرے کئی دلچسپ مقابلے ہوتے ہیں۔

اونٹ کا رقص

گھوڑے کا رقص

شکل 5.12 گھوڑے اور مویشیوں کا میلہ لاہور میں

بلوچستان کی ثقافت

میں امین ہوں۔ میں کوئٹہ شہر میں رہتا ہوں۔ میں آپ کو بلوچستان کے لوگوں کی ثقافت کے بارے میں بتاؤں گا۔ بلوچستان جس کا مطلب ہے، بلوچوں کی سرزمین۔ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، لیکن لوگوں کی تعداد کی لحاظ سے سب سے چھوٹا ہے۔ یہاں زیادہ تر لوگ بلوچی بولتے ہیں۔ ایک بڑی تعداد براہوی اور پشتو بھی بولتی ہے۔ دوسرے صوبوں کی طرح کچھ لوگ اردو اور انگریزی بھی بولتے ہیں۔ بلوچ مرد شلوار قمیض

پہنتے ہیں اور سر پر پگھ پہنتے ہیں۔شلوار بہت ڈھیلی ہوتی ہے اور قمیض بہت لمبی۔ پگھ تقریباً آٹھ سے دس میٹر تک کپڑے سے بنائی جاتی ہے۔ وہ سر کے گرد لپیٹی جاتی ہے۔عورتیں شلوار قمیض اور دوپٹہ پہنتی ہیں۔ ڈھیلے لباس کے سامنے کا حصہ شوخ رنگوں سے کڑھا ہوا ہوتا ہے۔اور اس میں کمر کے نیچے سے ایک بڑی جیب ہوتی ہے۔ یہ اپنے سر دوپٹہ سے ڈھکتی ہیں۔

بلوچ دنبہ کے کباب، سجی اور دم پخت خاص موقعوں پر بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ بلوچ گھروں میں روزمرہ کے کھانوں میں چپاتی، چاول کی روٹی اور سبزی یا دال شامل ہوتی ہے۔

سجی

دم پخت

کاک

شکل 5.13 بلوچستان کی خاص ڈش

مقبول کھیلوں میں چاک، جی اور کشتی شامل ہے۔ مالدار بلوچی گھوڑوں کی دوڑ، نشانہ بازی اور شکار کو پسند کرتے ہیں۔ "بزکشی" ایک تہوار ہے جو بلوچوں کی بہادری دکھانے کے لیے منایا جاتا ہے۔ دو ٹیمیں گھوڑوں پر بیٹھ کر اپنی مہارت سے بکری کو چھینتے ہیں جو ٹیم بکری پر قبضہ کر لیتی ہے جیت جاتی ہے۔

گھوڑو کی دوڑ

بزکشی

کشتی

شکل 5.14 بلوچستان کے مشہور کھیل

خیبر پختونخوا کی ثقافت

میں انیلا ہوں، میں پشاور میں رہتی ہوں ۔ میں آپ کو خیبر پختونخوا کے لوگوں کی زندگی کے بارے میں بتاؤنگی ۔ زیادہ تر لوگ پشتو بولتے ہیں ۔ ایک چھوٹی تعداد ہندکو اور چترالی بولتے ہیں ۔ دوسرے صوبوں کی طرح کچھ لوگ اردو اور انگریزی بھی بولتے ہیں ۔ پختون مرد اور عورتیں شلوار قمیض پہنتی ہیں ۔ مرد پگڑی یا پاکل اپنے سر پر پہنتے ہیں ۔ عورتیں کڑھائی والے فراک پہنتی ہیں اور اپنے سر کو نفیس چادروں سے ڈھانپتی ہیں ۔

پختون سجی، چپلی کباب اور خاص روٹی پسند کرتے ہیں ۔

خاص روٹی

چپلی کباب

سجی

شکل 5.15 پختونوں کی پسندیدہ ڈشیں

کشتی، کبڈی، گھوڑے، بیل اور کبوتروں کی دوڑ اور پتھر اٹھانا کچھ کھیل ہیں جو یہاں کھیلے جاتے ہیں ۔

پتھر اُٹھانا

بیلوں کی ریس

کبڈی

شکل 5.16 پختونوں کے مشہور کھیل

پاکستان کے دوسرے صوبوں کی طرح خیبر پختونخوا کے بھی کچھ روائتی تہوار ہیں جو ہر سال بہت جوش اور جذبے سے منائے جاتے ہیں ۔ ان میں زیادہ مشہور شندور پولو میلہ، گھوڑے اور مویشی میلے اور جوشی، اچھاؤ اور کامس ہیں

جو کیلاش قبیلہ جو ضلع چترال میں رہتے ہیں مناتے ہیں۔
شندور پولو تہوار ہر سال چترال میں منایا جاتا ہے۔ مقابلہ شندور پہاڑی پر منایا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے اونچا پولو کا میدان ہے۔ پولو تہوار کے دوران خیموں کا ایک گاؤں بنایا جاتا ہے۔ پولو مقابلوں کے علاوہ تہوار کے دوران لوک موسیقی اور رقص کے پروگرام بھی ہوتے ہیں۔

شندور پولو میلہ میں لوگ پولو کھیلتے ہوئے

گھوڑے اور مویشیوں کا میلہ ہر سال ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریب مارچ کے آخر میں منایا جاتا ہے۔ بہت سی مختلف سرگرمیاں جیسے گھوڑوں کی دوڑ، کھیل اور لوک رقص ہوتے ہیں۔ یہاں پر مقامی دستکاری کی بہت سی دکانیں لوگوں کے لیے چیزیں دیکھنے اور خریدنے کے لیے ہوتی ہیں۔

گھوڑوں اور مویشیوں کا تہوار

جوشی مئی کے مہینے میں بہار کی آمد پر منائی جاتی ہے۔ لوگ اپنے گھروں کو سجا کر نئے کپڑے پہن کر گانوں پر رقص کر کے جوشی مناتے ہیں۔ اچھاؤ تہوار وسط اگست میں منایا جاتا ہے اور کامس کا تہوار دسمبر میں ہوتا ہے۔ ان دونوں تہواروں میں رقص اور گانا ایک ضروری جُز ہے۔

کیلاش کی خواتین جوشی (بہار) کے تہوار پر ناچتے ہوئے

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سمجھا ہے کہ:

- ثقافت ایک طرزِ زندگی ہے کچھ مخصوص لوگوں کے ایک خاص جگہ رہنے پر بہت سے عوامل جیسے موسم اور تاریخ ثقافت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ثقافت متحرک ہے۔ یہ ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی بلکہ بدلتی رہتی ہے۔
- پاکستان کے لوگ ثقافت کے بہت سے رخ میں مماثلت رکھتے ہیں۔ جیسے وہ اردو بولتے ہیں، شلوار قمیض پہنتے ہیں اور کرکٹ کھیلتے ہیں لیکن بہت سی باتوں میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں کیوں کہ پاکستان میں مختلف گروہ رہتے ہیں جو مختلف زبانیں بولتے ہیں۔مختلف طرح کے شلوار قمیض پہنتے ہیں اور دوسرے کھیل جیسے ہاکی، فٹ بال اور کبڈی بھی کھیلتے ہیں۔
- پاکستان کے ہر صوبے کی اپنی ثقافت ہے جہاں صوبہ کی ثقافت میں مماثلت ہے وہاں کچھ فرق بھی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم ہر شخص کی اور اس کی تہذیب کی عزت کریں۔

مشق

الف۔ خالی جگہوں کو پُر کریں۔

(i) اجرک ____________ کی روایت ہے۔

(ii) پنجابی ____________ اور ____________ کھانا پسند کرتے ہیں۔

(iii) پاکستان کا قومی کھیل ____________ ہے۔

(iv) خیبر پختونخوا کے مشہور تہوار ____________ اور ____________ ہیں۔

(v) سندھ کے دو مشہور صوفی شاعر ____________ اور ____________ ہیں۔

ب۔ مندرجہ ذیل کے جواب تحریر کریں۔

(i) ثقافت کی وضاحت کریں۔

(ii) آپ اپنی جماعت کی ثقافت کو بیان کریں۔

(iii) سندھ میں رہنے والی دو جماعتوں کی ثقافت کی مماثلت اور فرق کی نشاندہی کریں۔

(iv) ان عوامل کی فہرست بنائیں جو ثقافت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ج۔ جدول بنائیں اور پڑھیں۔

(i) نیچے دیئے ہوئے جدول میں پاکستان کے مختلف صوبوں کی ثقافت کا موازنہ کریں۔

	فرق				مماثلت			
	سندھ	پنجاب	بلوچستان	خیبر پختونخوا	سندھ	پنجاب	بلوچستان	خیبر پختونخوا
زبان								
لباس								
خوراک								
کھیل								
تہوار								

د۔ عملی کام

بچوں سے کہیں کہ وہ کوئی ایسی چیز لائیں جو ان کی ثقافت ، کھانا، لباس اور کوئی کھیل یا موسیقی کے آلہ کی نشاندہی کرے۔ ہر بچے سے کہیں کہ وہ جو چیز لائے ہیں باری باری سے اس کے بارے میں بتائیں۔

ھ۔ تحقیقات

کسی دوسرے ملک میں رہنے والے خاندان کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔ ان کی مماثلت اور فرق کا موازنہ اپنے خاندان کے رہن سہن کے انداز سے کریں۔ پانچ جملے لکھیں کہ کس طرح دونوں خاندانوں میں مماثلت ہے اور پانچ جملوں میں لکھیں کہ کس طرح دونوں خاندانوں میں فرق ہے۔

چھٹا باب

صوبائی حکومت

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

- ☆ وہ ان اصطلاحات کی وضاحت کرسکیں اور اس کی مثال دے سکیں: جمہوریت، قانون، حکومت اور اقتدار اور معاشرہ۔
- ☆ صوبائی حکومت ہونے کی وجوہات کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ صوبائی حکومت کی خاص شاخوں (قانون سازی، عدلیہ اور انتظامیہ کی فہرست بناسکیں)۔
- ☆ صوبائی حکومت کی تشکیل کو بیان کرسکیں۔
- ☆ اپنی جماعت کے مانیٹر کو منتخب کرنے کے لیے چناؤ کرسکیں۔
- ☆ حکومت کی انتظامی شاخ کی کارکردگی کو بیان کرسکیں۔
- ☆ عدالت کے کام کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ عدالت میں جج کے منصب کے کردار کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ عدالت کس طرح اپنے کام سرانجام دیتی ہے، اس کا خاکہ پیش کریں۔
- ☆ صوبائی حکومت کی شاخوں کے کردار کے بارے میں (اخبار، کتابوں اور بڑوں سے) معلومات جمع کریں اور ان معلومات کو تحریری طور پر جمع کریں۔
- ☆ کس طرح مقامی اور صوبائی حکومتی ادارے عوام کو ان کے حقوق دینے کے لیے کام کرتے ہیں۔
- ☆ اصطلاح شہری کی وضاحت کرسکیں گے۔
- ☆ لوگ کس طرح شہری بنتے ہیں اس کی وضاحت کرسکیں۔
- ☆ کسی ملک کے شہریوں کے حقوق کی اہمیت بتائیں۔
- ☆ شہریوں کے اہم حقوق اور فرائض کی فہرست بناسکیں۔
- ☆ نشاندہی کرسکیں کہ شہری جماعتیں کس طرح اپنے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور ان کو بڑھاتی ہیں۔ (فنی، تعلقات، بہبود کے ادارے وغیرہ)
- ☆ نشاندہی کریں کہ کس طرح افراد ایک ذمہ دار صوبائی شہری کی طرح رہ سکتے ہیں۔ (ذمہ دار صوبائی شہری کا مظاہرہ کرسکیں)

چھٹا باب

صوبائی حکومت

لوگ ایک ساتھ رہتے ہوئے معاشرے بناتے ہیں۔ معاشرے میں لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ جب لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں تو بہت سے معاملات ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ پھر اپنے ہی میں سے کچھ لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں جو ان معاملات کو سُلجھا سکیں۔ لوگوں کی اس جماعت کو حکومت کہتے ہیں۔

پاکستان میں لوگ انتخابات کے ذریعے اپنے درمیان میں سے کچھ لوگوں کو چُنتے ہیں جو پورے ملک سے متعلق معاملات کو چلاتے ہیں۔ لوگوں کی یہ جماعت مرکزی حکومت کہلاتی ہے (ہم مرکزی حکومت کے بارے میں پانچویں جماعت میں پڑھیں گے)۔ پاکستان میں اس کے چاروں صوبوں کے لیے الگ الگ حکومتیں ہیں۔ یہ حکومتیں صوبہ کے معاملات کو نمٹاتی ہیں۔ یہ صوبائی حکومتیں کہلاتی ہیں۔ صوبائی حکومتیں بھی لوگوں کے ذریعہ منتخب ہوتی ہیں جو انتخابات میں ان کو ووٹ دیتے ہیں۔

اس باب میں آپ پڑھیں گے کہ صوبائی حکومت کس طرح بنتی ہیں اور وہ کیا کام انجام دیتی ہیں۔

صوبائی حکومت اس لیے بنتی ہے کہ

- مرکزی حکومت پر سے کام کا بوجھ کم ہو سکے۔
- لوگوں کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ووٹ دیں جو ان کی طرف سے قانون سازی میں بات کر سکیں۔
- لوگوں کو زیادہ آسانیاں مہیا کریں۔
- لوگوں کو جلد انصاف مہیا کریں۔
- قانون اور نظم وضبط قائم کریں۔
- لوگوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہر ملک کا ایک آئین ہوتا ہے۔ آئین قانون اور اقتدار کا ایک نظام ہے، جس سے ملک چلایا جاتا ہے۔ یہ حکومت کی مختلف شاخوں کے درمیان طاقت اور باہمی تعلقات کو بیان کرتا ہے، یہ شہریوں کے فرائض اور حقوق بھی بتاتا ہے۔

صوبائی حکومت کی تین شاخیں ہوتی ہیں

- قانون سازی کی شاخ
- انتظامیہ کی شاخ
- عدلیہ کی شاخ

شکل نمبر 6.1 کو دیکھیے یہ ہمیں بتاتی ہے کہ حکومت کی ہر شاخ کیا کرتی ہے۔

شکل 6.1 حکومت کی شاخیں

قانون سازی کی شاخ

صوبہ کی قانون سازی کی شاخ اسمبلی کہلاتی ہے۔ صوبائی اسمبلی نئے قانون بناتی ہے اور پہلے سے موجود قوانین کو صوبہ کے لیے تبدیل کرتی ہے۔ کیونکہ قوانین صوبہ کے ہر فرد پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے ارکان کو صوبے کی عوام انتخابات کے ذریعے چُنتی ہے۔

یہ لوگ کیسے منتخب ہوتے ہیں؟ عام طور پر سیاسی جماعتیں انتخابات میں حصہ لیتی ہیں۔ ہر جماعت انتخابات کے لیے اپنے امیدوار کھڑے کرتی ہے۔ انتخابات کے دن تمام ووٹر اپنی پسند کے امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالتے ہیں۔ انتخابات کے بعد ووٹوں کی گنتی ہوتی ہے۔ وہ امیدار جو سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرتا ہے وہ صوبائی اسمبلی کا رکن (MPA) بن جاتا ہے

کیا آپ کو معلوم ہے؟
جمہوریت حکومت کی ایک قسم ہے جس میں شہری براہ راست اپنے منتخب امیدواروں کے ذریعے حکومت کرتے ہیں۔ قوانین وہ ضوابط ہیں جو حکومت بناتی ہے۔ ضوابط آپ کو بتاتے ہیں کہ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز۔

شکل 6.2 عوام اپنا ووٹ ڈالتے ہوئے

شکل 6.3 سندھ اسمبلی کی عمارت اور اجلاس کا ایک منظر

سرگرمی

اپنی جماعت میں مانیٹر کے لیے انتخابات کرائیں۔

انتظامی شاخ

انتظامی شاخ قوانین پر عمل درآمد کرتی ہے۔ یہ گورنر، وزیرِ اعلیٰ اور وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ وزیرِ اعلیٰ صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ لیکن وزیرِ اعلیٰ حکومت کے تمام کام اکیلے نہیں چلا سکتا ہے اور نہ ہی وہ تمام قوانین پر اکیلے عمل درآمد کروا سکتا ہے۔ اس لیے وزیرِ اعلیٰ صوبائی اسمبلی کے اراکین میں سے چند کو بطور وزیر چُن لیتا ہے۔ ایک وزیر حکومت کے کسی ایک محکمے کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وزیرِ تعلیم، تعلیم کی نگرانی کرتا ہے۔

حکومت کے ہر محکمہ میں سرکاری ملازمین ہوتے ہیں جن کو حکومت کے کام کے لیے ملازم رکھا جاتا ہے۔ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ شہریوں تک حکومتی خدمات پہنچائیں۔

شکل 6.4 سرکاری ملازمین مختلف کام کرتے ہوئے

سرگرمی

معلوم کیجیے کہ سندھ کے کون سے وزراء صحت، تعلیم اور خواندگی اور ثقافت کو دیکھ رہے ہیں۔ کسی ایک محکمہ کا انتخاب کیجیے اور یہ بھی معلوم کیجیے کہ یہ محکمے لوگوں کی صحت، تعلیم اور تفریح کے لیے کیا کر رہے ہیں۔

عدلیہ کی شاخ

عدلیہ کا خاص کام یہ ہے کہ وہ لوگوں کو انصاف مہیا کرے اور قانون کی تشریح کرے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرے تو عدلیہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس کو کس طرح سزا دی جائے۔ عدالت میں جج صاحبان یہ کام کرتے ہیں۔ صوبے کی تمام عدالتیں اور جج عدلیہ کا حصہ ہوتے ہیں۔

بیشتر اوقات لوگ ایک دوسرے سے متفق نہیں ہوتے ہیں تو اس نا انصافی کو ختم کرنے کے لیے آپس میں بات چیت، مذاکرات، ثالثی اور مصالحت کی کوشش کرتے ہیں۔ جب اس میں کامیاب نہیں ہوتے تو وہ اپنے معاملات عدالت میں لے جاتے ہیں۔ عدالت جو لوگوں کے جھگڑے سلجھاتی ہے، اسے سِول کورٹ کہتے ہیں۔ کبھی لوگ قانون کے خلاف کام کرتے ہیں۔ ایسے جرم کرتے ہیں جیسے چوری، لوگوں کو قتل کرنا وغیرہ۔ عدالتیں جو اس طرح کے مقدموں کو دیکھتی ہیں وہ کرمنل کورٹ کہلاتی ہیں۔

سرگرمی

6 افراد کے گروپ میں ایک کھیل تحریر کر کے اداکاری کریں، جس میں یہ بتائیں کہ عدالت کس طرح کام کرتی ہے اور جج کس طرح فیصلے کرتے ہیں۔

شہری

شہری وہ شخص ہے جو ایک ملک میں رہتا ہے۔ شہریوں کو وہ تمام تر حقوق حاصل ہوتے ہیں جو حکومت دیتی ہے۔ اور ان کے اوپر کچھ ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔ ہم لوگ کیوں کہ پاکستان میں پیدا ہوئے ہیں اور یہیں رہتے ہیں اس لیے ہم پاکستان کے شہری ہیں۔ شہریوں کے طور پر ہمارے بہت سے حقوق ہیں۔ جیسے تعلیم کا حق، کھیل کا حق اور جان و مال کی حفاظت کا حق۔ ہماری کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں مثلاً محنت سے پڑھنا اور اسکول میں اچھی کارکردگی دکھانا، پارک اور کھیل کے میدان جہاں ہم کھیلتے ہیں ان کو صاف رکھنا اور سڑک پار کرتے وقت ٹریفک کے قوانین کا خیال رکھنا وغیرہ۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ہم بہت سے لوگ پاکستانی شہری ہیں۔ کیونکہ ہم پاکستان میں پیدا ہوئے اور ہمارے ماں باپ پاکستانی ہیں۔ آپ خاندان کے کچھ لوگوں کو جانتے ہوں گے جو دوسرے ممالک چلے گئے وہاں کچھ عرصے رہے اور وہاں کے شہری بن گئے۔ یہ ایک شہری بننے کا طریقہ ہے۔ اس کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ کسی دوسرے ملک کے شہری سے شادی کر لیں۔

شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں

جیسا کہ آپ نے " کیا آپ جانتے ہیں " میں صفحہ نمبر 80 پڑھا ہے۔ پاکستان کے آئین میں لوگوں کے حقوق اور ذمہ داریوں کی فہرست دی گئی ہے۔ شہری کے طور پر ہمارے کچھ حقوق یہ ہیں۔

- زندگی اور خودمختاری کا حق۔
- آبرو اور برابری کا حق۔
- تعلیم کا حق۔
- اپنی جائیداد بنانے کا حق۔
- مذہبی عقیدہ اور اس پر عمل کرنے کا حق۔
- اپنی زبان اور ثقافت کو ترقی دینے اور حفاظت کرنے کا حق۔
- پاکستان کے کسی بھی حصہ میں رہنے اور سفر کرنے کا حق۔

ان حقوق کے علاوہ شہریوں کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔ کچھ ذمہ داریاں قانون میں لکھی گئی ہیں اور ہم کو انہیں پورا کرنا ضروری ہے۔ ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

- ملکی قوانین کو ماننے کی ذمہ داری۔
- محصول ادا کرنے کی ذمہ داری۔

دوسری ذمہ داریاں یہ ہیں کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ جو معاشرے میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں، انصاف کریں۔ ان میں سے کچھ ذمہ داریاں یہ ہیں۔

- دوسروں کی عزت کرنے کی ذمہ داری۔
- اپنے علاقے کو صاف رکھنے کی ذمہ داری۔
- سرکاری املاک کی حفاظت کی ذمہ داری۔
- یہ ذمہ داری کہ ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔
- لوگوں کی بوقتِ ضرورت مدد کرنے کی ذمہ داری۔

سرگرمی

اوپر دی گئی ہر ذمہ داری کے لیے کوئی ایک چیز لکھیے جو آپ کر سکتے ہیں۔ تاکہ آپ صوبۂ سندھ کے ایک شہری کی حیثیت سے ذمہ داریاں پوری کر سکیں۔

یہ یقینی بنانے کے لیے کہ شہریوں کو ان کے حقوق مل رہے ہیں، حکومت نے اسکول، اسپتال اور پارک اور کھیل کے میدان پورے صوبے میں قائم کیے ہیں۔ لیکن حکومت یہ آسانیاں ہر ایک تک نہیں پہنچا سکتی۔ اس لیے کچھ مخیّر حضرات اور شہریوں نے فلاحی ادارے بھی قائم کیے ہیں تا کہ کچھ حقوق لوگوں کو دے سکیں۔ ان میں سے کچھ ادارے جیسے سٹیزن فاؤنڈیشن اور سندھ گریجویٹ ایسوسی ایشن ہے جنھوں نے پورے سندھ میں غریب بچوں کے لیے اسکول کھولے ہیں۔ اس طرح ایدھی فاؤنڈیشن، چھیپا اور امن فاؤنڈیشن بھی ایمبولینس سروس کی سہولیات فراہم کر رکھی ہیں تا کہ کسی حادثاتی یا اتفاقی حالت میں دُکھی انسانیت کی مدد کی جا سکے۔

اس طرح یتیم اور بچھڑے ہوئے بچوں کی دیکھ بھال کے لیے چلڈرنز ولیج (SOS) بھی قائم کیے گئے ہیں۔

شکل 6.5 ایس او ایس چلڈرنز ولیج، کراچی

شکل 6.6 چھیپا ایمبولینس

مولانا عبدالستار ایدھی کی طرف قائم شدہ ایدھی فاؤنڈیشن نے پورے ملک میں لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے کام کیے ہیں۔ مثلاً لاوارث لوگوں (خواتین اور بچوں) کو ''اپنا گھر'' میں رہنے کی جگہ دی۔ ان کے لیے نہ صرف رہنے کی جگہ بلکہ کھانے پینے کا بھی بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو مختلف ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں تا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ غریب و یتیم لڑکیوں کی شادی اور جہیز کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے۔ ایدھی صاحب کی طرف سے کیے گئے فلاحی کام نہ صرف ملک بلکہ بیرون میں بھی کیے جاتے ہیں۔ جو کہ ان کی شخصیت کے نمایاں پہلو اور انسانیت کی خدمت کے نہ مٹنے والے مثال ہیں۔ ایدھی صاحب نے اپنی پوری زندگی انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ قوم اور ملک کو ان کی خدمات اور سادگی پر فخر ہے۔

ایدھی اپنا گھر

ایدھی ایمبولینس

سرگرمی

کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم ب میں دی گئی وضاحت سے ملائیے۔

کالم(الف) الفاظ	کالم(ب) وضاحت
شہری	لوگ براہ راست یا اپنے منتخب شدہ نمائندوں کی ذریعہ حکومت کرتے ہیں۔
جمہوریت	ایک شخص کسی ملک میں فرائض اور حقوق کے ساتھ رہتا ہے۔
حکومت	کسی شہر، صوبہ یا ملک کی حکومت کا بنایا ہوا قانون
قانون	ایک بیان جو بتائے کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح۔
ضابطہ	ایک گروہ میں ساتھ رہنے والے لوگ۔
معاشرہ	وہ لوگ جو قانون بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے سمجھا کہ :

- ایک صوبے میں رہنے والے لوگ بہت سے عوامل سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان عوامل سے نمٹنے کے لیے یہ لوگ اپنے درمیان سے کچھ لوگ منتخب کرتے ہیں۔ یہ لوگ صوبائی حکومت تشکیل دیتے ہیں۔
- صوبائی حکومت مرکزی حکومت کا بوجھ کم کرنے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ لوگوں کو یہ اختیار دینے کے لیے کہ وہ اپنی طرف سے نمائندگی کرنے کے لیے صوبائی حکومت کے لیے کچھ لوگ منتخب کریں اور لوگوں کو ان کے حقوق دیں اور امن وامان قائم کریں۔
- صوبائی حکومت کی تین شاخیں ہیں۔ قانون سازی کی شاخ جو قانون بناتی ہے۔ انتظامی شاخ جو قانون کو رائج کرتی ہے اور عدلیہ کی شاخ جو قانون کی تشریح کرتی ہے۔
- شہری وہ شخص ہے جو ایک ملک میں پیدا ہوا اور وہاں رہتا ہے۔ دوسرے طریقے شہری بننے کے لیے کسی دوسرے ملک میں کئی سال رہنا یا کسی دوسرے ملک کے شہری سے شادی کرنا ہے۔
- شہریوں کے بہت سے حقوق اور فرائض ہوتے ہیں۔ پاکستانی شہریوں کے حقوق و فرائض پاکستان کے آئین میں بتائے گئے ہیں۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے حقوق پورے کرے اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض ادا کریں۔ پاکستان میں حکومت ہر شہری کے حقوق ادا نہیں کر پاتی ہے اس لیے مختلف تنظیمیں مل کر شہریوں کو وہ حقوق دیتی ہیں۔

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) ____________ حکومت کی تین شاخیں ہیں۔

(ii) انتظامی شاخ ____________ کرتی ہے۔

(iii) ____________ شاخ کا اہم کام قانون کی تشریح کرنا ہے۔

(iv) قانون ____________ کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں۔

(v) جو عدالتیں جرائم کے مقدموں کو دیکھتی ہیں ____________ کہلاتی ہیں۔

ب۔ سوالوں کے جواب دیجیے۔

(i) اسکول کے تین فوائد بتائیے۔

(ii) حکومت کی تین شاخوں کے نام لکھیے اور بتائیے ہر شاخ کا کام کیا ہے؟

(iii) مرحلہ وار بتائیے کہ صوبائی حکومت کس طرح بنائی جاتی ہے؟

(iv) حکومت کے انتظامی شاخ کے کام کو بیان کریں۔

(v) جج کا کیا کام ہے؟ جج کا کام کیوں اہم ہے؟

(vi) آپ کوئی تین حقوق جو پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے رکھتے ہیں انہیں بتائیں۔ ہر حق کے ساتھ ایک فرض بتائیں۔

(vii) یہ کیوں ضروری ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں؟

(viii) آپ وہ تین چیزیں کیا کر سکتے ہیں جو آپ کے صوبے کو بہتر جگہ بنا سکیں؟

ج۔ جدول بنائیے اور پڑھیے۔

(i) دیئے گئے جدول میں صحیح معلومات جمع کر کے لکھیں (اس کے لیے آپ اپنے والدین، اساتذہ، اخبار، کتابیں اور انٹرنیٹ) سے مدد لیں۔

شاخ	کون رکن ہیں؟	وہ کیا کرتے ہیں؟	ان کے کام کی کیا اہمیت ہے؟
قانون سازی			
انتظامیہ			
عدلیہ			

د۔ عملی کام

(i) چھوٹے گروپوں میں گتے سے تین بڑی شاخوں والا درخت بنائیں۔ ہر شاخ پر حکومت کی ایک شاخ کا نام لکھیں اور وہ کیا خاص کام کرتے ہیں اور مثال دیجیے۔

(ii) آپ کھیل کے میدان میں ہیں آپ کو کچرے کا ٹکڑا ملا ہے۔ایک تصویر بنا کر بتائیں کہ ایک ذمہ دار شہری کیا کریگا۔

ھ۔ تحقیق

(i) اپنے ضلع میں دو اشخاص ایک مرد اور ایک عورت کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں جنہوں نے ایسا کام کیا ہو یا کر رہے ہوں جس سے دوسروں کا فائدہ ہوا ہو۔خالی جگہیں پُر کر کے حقیقت کا حال بتائیں۔

مرد	عورت
نام ________	نام ________
باپ کا نام________	باپ کا نام________
ماں کا نام ________	ماں کا نام ________
پیدائش کی تاریخ اور جگہ ________	پیدائش کی تاریخ اور جگہ ________
تعلیم________	تعلیم________
پیشہ ________	پیشہ ________
انہوں نے دوسروں کے لیے کیا کیا ________	انہوں نے دوسروں کے لیے کیا کیا ________
جگہ اور تاریخِ وفات ________	جگہ اور تاریخِ وفات ________
(اگر انتقال ہو گیا ہو)________	(اگر انتقال ہو گیا ہو)________

ساتواں باب

ذرائع ابلاغ

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

☆ ذرائع ابلاغ کے طریقوں کی نشاندہی کرسکیں۔
☆ جدید دور کے ذرائع ابلاغ کے طریقوں میں سے کسی ایک کی تاریخ معلوم کرسکیں۔
☆ جدید دور کے ذرائع ابلاغ کے طریقوں میں سے کسی ایک کے فائدے اور نقصانات کی نشاندہی کرسکیں۔
☆ وہ طریقے بناسکیں گے جن سے کمپیوٹر نے ذرائع ابلاغ کو آسان بنادیا ہے۔
☆ پوسٹ کارڈ بناسکیں گے اور اس پر پیغام لکھ کر اپنے دوست کو پوسٹ کرسکیں۔
☆ ٹیلی فون ڈائریکٹری کے ذریعے اپنے علاقہ کے ہنگامی / مدد کے نمبر (پولیس، آگ بجھانے کا نظام اور ایمبولینس) کی نشاندہی کرسکیں۔

ساتواں باب

ذرائع ابلاغ

ایک دوسرے کو پیغامات بھیجنے اور پیغامات وصول کرنے کو ابلاغ کہتے ہیں۔ لوگ بہت سی وجوہات سے ایک دوسرے کو پیغام بھیجتے ہیں۔ ایک دوسرے سے رابطے میں رہنے کے لیے خیالات اور رائے جاننے کے لیے ہم دوسروں کو پیغام لکھ کر، بول کر یا پھر اشاروں سے پہنچاتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ (رابطہ کرنے کے ذرائع)

ہم ایک دوسرے سے کئی طریقوں سے رابطہ کرتے ہیں۔ ہم آمنے سامنے یا ٹیلی فون کے ذریعہ بات کر سکتے ہیں۔ ہم خطوط ڈاک کے ذریعے اور اہم پیغامات تار کے ذریعے بھجواتے ہیں۔ آج کل ہم کمپیوٹر کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ میں رہ سکتے ہیں جو کہ ایک دوسرے سے انٹرنیٹ کے ذریعے جُڑا ہوا ہے۔ اس کے ذریعے ہم لوگوں سے بات کر سکتے ہیں اور انہیں فوری طور پر خط یعنی ای میل (الیکٹرانک میل) بھیج سکتے ہیں۔ اس باب میں ہم ابلاغ کے پرانے اور نئے دونوں ذرائع کے بارے میں پڑھیں گے۔

بات چیت یا گفتگو

رابطے کا سب سے اہم ذریعہ بات چیت یا گفتگو ہے۔ بات چیت میں سُننے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جدول 7.1 اور 7.2 کو غور سے دیکھیے کہ کس طرح صاف اور واضح طریقے سے بولا جاتا ہے اور کس طرح توجہ سے سُنا جاتا ہے۔

صاف انداز میں بولنا
• بولنے سے پہلے اپنے خیالات کاغذ پر لکھیں۔ • اتنی بلند آواز سے بولیے کہ سب لوگ آپ کو سن سکیں۔ • نہ بہت تیز بولیں نہ بہت آہستہ تاثرات کا اظہار کریں۔ • اپنے سامعین پر نگاہ رکھیں۔

جدول 7.1 صاف انداز میں بولنے کی مہارت

توجہ سے سننا	
آپ کیا کر سکتے ہیں؟ • بولنے والے کو غور سے دیکھیں۔ • اہم نکات نوٹ کر لیں۔ • تائید میں اپنا سر ہلائیں۔	**آپ کیا کہہ سکتے ہیں؟** • سوالات پوچھیے • سوالات کے جواب دیجیے۔ • مناسب انداز میں جواب دیجیے۔ (اگر بولنے والا کوئی لطیفہ سنائے تو ہنسیے)

جدول 7.2 توجہ سے سُننے کی مہارت

استاد کے لیے ہدایت: جماعت میں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بچوں کو صاف اور واضح انداز میں بولنے اور توجہ سے سننے کے لیے جدول 7.1 اور 7.2 میں دیئے گئے طریقوں کے مطابق تربیت دیجیے۔

کچھ لوگ بول نہیں سکتے وہ اشاروں کی زبان میں بات کرتے ہیں ۔شکل نمبر 7.3 میں چند عام اشارے دیئے گئے ہیں انہیں دیکھیے ۔

شکل 7.3 چند زبانی اشارے جو رابطے کے لیے بچے استعمال کرتے ہیں

سرگرمی

چند اشارے سیکھیے اور ان کو اپنے دوستوں سے رابطوں کے لیے استعمال کریں۔

ٹیلی فون

دوسروں سے گفتگو کا ایک اور ذریعہ ٹیلی فون بھی ہے۔ ٹیلی فون کی ایجاد نے ہمارے لیے اپنے رشتہ داروں ، دوستوں اور تاجروں سے دنیا کے کسی بھی حصے میں بات کرنا آسان کر دیا ہے۔آج کل زیادہ تر لوگ موبائل فون استعمال کرتے ہیں۔ہم کمپیوٹر کی مدد سے بھی ٹیلی فون پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

سرگرمی

موبائل فون کے فائدے اور نقصانات کی فہرست بنائیں۔

___

کیا آپ جانتے ہیں؟

الیگزنڈر گراہم بیل نے 1876ء میں ٹیلی فون ایجاد کیا تھا۔اس میں سوتی لہروں کو آواز میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ موبائل فون اس کی جدید شکل ہے۔

خطوط

دوسروں سے تحریری رابطہ رکھنے کا ایک عام ذریعے خطوط ہیں۔ لوگ زندگی کے اہم واقعات سے آگاہ کرنے اور تجارت کے لیے خطوط لکھتے ہیں۔ ہم ڈاک خانوں کے ذریعے خطوط بھیجتے ہیں اور وصول کرتے ہیں۔ ملک کے اندر یا بیرونی ممالک سے آنے والے خطوط سب سے پہلے ایک مرکزی ڈاک خانے میں آتے ہیں۔ پھر وہ مختلف علاقوں کے لحاظ سے علیٰحدہ علیٰحدہ کیئے جاتے ہیں۔ خطوط پھر علاقے کے ڈاکیے کو دیئے جاتے ہیں، جو ان کو گھر گھر پہنچاتا ہے۔ آج کل لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے خط لکھتے ہیں اور بھیجتے ہیں جو الیکٹرانک میل یا ای میل کہلاتا ہے۔

ٹیلی گرام

لوگ فوری پیغام بھیجنے کے لیے ٹیلی گرام استعمال کرتے ہیں۔ بہ نسبت خط بھیجنے کے ٹیلی گرام عام طور پر جس کو بھیجا جائے، اسے اسی دن مل جاتا ہے۔ ٹیلی گرام بھیجنے پر زیادہ خرچ آتا ہے۔

میں امتحان میں اول آئی ہوں
تعطیلات میں گھر آؤں گی

ماہ نور

سرگرمی

شکل 7.3 میں دیئے گئے خط کے خاص پیغام کو دو تین جملوں میں ٹیلی گرام کی مناسبت سے لکھیں۔

فیکس

لوگ اپنے تحریری پیغامات بھیجنے کے لیے فیکس مشین کا استعمال بھی کرتے ہیں۔

- فیکس بھیجنے کے لیے ہاتھ سے لکھا یا ٹائپ کی ہوئی عبارت فیکس مشین میں لگائیے۔
- جس کو فیکس بھیجا جا رہا ہے، اس کا فیکس نمبر ڈائل کریں۔ فیکس مشین یہ بتا دے گی کہ پیغام پہنچا یا نہیں۔

انٹرنیٹ

ابتداء میں کمپیوٹر بہت سادہ سی مشین تھی۔ وہ صرف کام کو جلدی کرنے کے لیے سہولت مہیا کرتے تھے، جو کام دوسری مشینوں سے بھی کئے جا سکتے ہیں۔لیکن جیسے جیسے کمپیوٹر کے استعمال میں اضافہ ہوا تو ان کو باہم جوڑنے کی ضرورت کا احساس ہوا تا کہ معلومات اور وسائل کا تبادلہ کیا جا سکے۔ساری دنیا کے اطراف منسلک کئی کمپیوٹر کے اس جال (نیٹ ورک) کو ہم انٹرنیٹ کہتے ہیں۔

انٹرنیٹ نے رابطہ بہت آسان بنا دیا ہے۔لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں تا کہ۔

☆ دوسرے گپ بازوں کے ساتھ گپ بازی کر سکیں۔

☆ رشتہ داروں، دوستوں اور تجارت کے لیے ای میل بھیج سکیں۔

☆ دوسروں کے ساتھ انٹرنیٹ فون پر بات کر سکیں۔

☆ ان کے ساتھ اسکائپ کر سکیں (بات کرتے ہوئے انہیں دیکھ سکیں)۔

انٹرنیٹ کو سوشل نیٹ ورکنگ کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں (تا کہ دوستوں اور جاننے والوں سے رابطہ میں رہیں)۔لوگوں نے فیس بک اور ٹوئٹر پر اپنے ذاتی کھاتے شروع کئے ہیں۔فیس بک کے ذریعے لوگ اپنی تصاویر لگاتے ہیں اور اپنے دوستوں کے لیے پیغام لکھتے ہیں، ٹوئٹر پر لوگ تصاویر لگاتے ہیں یا مختصر پیغام لکھتے ہیں یا دوسرے لوگوں کے پیغام پر رائے دیتے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ 140 حروف استعمال ہوتے ہیں۔

کور پیج پر دیئے گئے انٹرنیٹ اور ویب سائٹ کے مختلف لوگوز

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سیکھا کہ

- ابلاغ پیغامات کو دوسروں تک پہنچانے اور وصول کرنے کا طریقہ ہے۔ابلاغ کے بہت سے ذریعے ہیں۔آمنے سامنے بات کرنا، ٹیلی فون، خط، فیکس اور انٹرنیٹ۔
- انٹرنیٹ موجودہ دور میں رابطہ کا اہم ذریعہ ہے۔اس نے رابطہ بہت آسان بنا دیا ہے۔ہم گپ بازی کر سکتے ہیں۔ای میل بھیج سکتے ہیں۔انٹرنیٹ فون استعمال کر سکتے ہیں۔یا اسکائپ (جس سے بات کر رہے ہیں اس کو دیکھ سکتے ہیں)۔ہم بہت سے معاشرتی ذریعے جیسے فیس بک، ٹوئٹر کو اپنے دوستوں اور جاننے والوں سے رابطے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) ہم بات کر سکتے ہیں ______________ یا ٹیلی فون پر۔

(ii) آج کل بہت سے لوگ ______________ کو دوسروں سے باتوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

(iii) ہم خط وصول کرتے ہیں یا بھیجتے ہیں ______________ اور ______________ کے ذریعے۔

(iv) انٹرنیٹ نے ______________ کو بہت آسان کر دیا ہے۔

ب۔ ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

(i) ابلاغ کے مختلف ذرائع کی فہرست بنائیں۔

(ii) وہ طریقہ بتائیں جس کے ذریعے کمپیوٹر نے رابطہ آسان کر دیا ہے۔

ج۔ جدول بنائیں اور پڑھیں۔

(i) نیچے دیے گئے جدول کی طرح بنائیں۔ ابلاغ کے مختلف ذریعوں کی فہرست بنائیں اور ہر ایک کے دو فائدے اور دو نقصانات بتائیں۔

ابلاغ کے ذرائع	فائدے	نقصانات

د۔ عملی کام

(i) ایک پوسٹ کارڈ بنائیں۔ ایک طرف ایک تصویر بنائیں۔ اپنے دوست کو ایک پیغام دوسری طرف لکھیں اور پوسٹ کر دیں۔

(ii) ذاتی ٹیلی فون ڈائریکٹری بنائیں۔ اپنے دوستوں کے نام حروفِ تہجی کے لحاظ سے لکھیں اور ان کے ٹیلی فون نمبر ان کے نام کے سامنے لکھیں۔

(iii) اپنے علاقے کے، نیچے دیے گئے ہنگامی سہولتوں کے نمبر معلوم کریں۔ پولیس، آگ بجھانے کا محکمہ، اسپتال، ایمبولینس (ہر محکمے کو فون کر کے دیکھیں کہ جو فون نمبر آپ کے پاس ہے وہ صحیح ہے)۔ ان کی فہرست بنائیں اور اپنے گھر میں ایسی جگہ رکھیں جہاں ہر ایک ان کو دیکھ سکے۔

ہ۔ تحقیقات

اپنے اساتذہ، والدین، بڑے بہن بھائیوں اور انٹرنیٹ کے ذریعے موبائل فون اور کمپیوٹر کی تاریخ معلوم کر کے ایک خطِ وقت بنائیں جس میں اس کی ایجاد کی تاریخ اور آج تک کی ترقی کے بارے میں بتائیں۔

آٹھواں باب

دوسروں کے ساتھ برتاؤ

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

☆ وہ اصطلاح "تنازعہ" اور اس کی وضاحت کر سکیں۔
☆ وہ اس تنازعہ کے ممکنہ نتائج کی نشاندہی کر سکیں۔
☆ یہ سمجھ سکیں گے کہ تنازعہ امن کا باعث بن سکتا ہے۔
☆ امن قائم کرنے کے طریقوں کی نشاندہی کر سکیں۔
☆ یہ سمجھ سکیں کہ تنازعات ناگزیر ہیں اور ان کو کس طرح مثبت طریقوں سے سُلجھایا جا سکتا ہے۔
☆ تنازعات کو سُلجھانے کے طریقوں کی نشاندہی کر سکیں۔
☆ یہ سمجھا سکیں کہ تنازعات کو سلجھانے کا ایک طریقہ رابطہ ہے۔
☆ مسئلہ حل کرنے کے طریقے کو استعمال کرتے ہوئے ذاتی (اسکول، گھر) مسئلہ کو حل کرنے کی تجویز دے سکیں۔

دوسروں کے ساتھ برتاؤ

ہم سب متعدد کمیونیٹیز (برادریوں) میں ساتھ رہتے ہیں جیسے خاندان، اسکول اور ہمسائے۔ اس طرح کمیونیٹیز میں رہتے ہوئے ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا سیکھتے ہیں۔ ہم اپنے خیالات اور احساسات کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں اور ہم اپنے جیسے اور اپنے سے مختلف لوگوں کے ساتھ رہنا سیکھتے ہیں۔ جب ہم واضح طریقے سے بات کرتے ہیں، دوسروں کی عزت کرتے ہیں اور ایک ساتھ مسائل حل کرنے کے لیے کام کرتے ہیں، تب امن پروان چڑھتا ہے تاہم کبھی کبھی جب ہماری خواہشات، ضروریات، عقائد اور قدریں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں تو تنازعہ کی وجہ بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کے پاس صرف ایک پینسل ہے اور آپ یا آپ کے بھائی/ بہن کو بھی وہی چاہیے کیوں کہ آپ دونوں کو اس کی ضرورت ہے اور پینسل ایک ہے۔ لہٰذا یہ تنازعہ کی وجہ بن سکتی ہے۔

سرگرمی

جن کمیونٹیز سے آپ تعلق رکھتے ہیں ان کی فہرست بنایئے۔

تنازعہ کیا ہے؟

تنازعہ ہماری معمول اور فطری زندگی کا حصہ ہے۔ تنازعہ خود اچھا یا برا نہیں ہوتا ہے۔ اوپر دی ہوئی مثال کو لیجئے۔ آپ اور آپ کے چھوٹے بہن/ بھائی دونوں ہی کو ہوم ورک کرنے کے لیے پینسل چاہیے۔ آپ لڑائی کر سکتے ہیں اور کیوں کہ آپ بڑے اور طاقت ور ہیں آپ پینسل لے سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں آپ کا چھوٹا بھائی / بہن روئے گا اور آپ سے ناراض ہوگا۔ تنازعہ پر آپ کے ردِعمل نے تنازعہ کو برا بنا دیا۔ آپ کا چھوٹا بھائی/ بہن بہت افسردہ اور ناراض ہے۔ آپ ایسی مثال کو پھر سے دیکھیئے۔ آپ بڑے ہونے کی حیثیت سے اپنے چھوٹے بھائی/ بہن کی مدد کرتے اور اس کا ہوم ورک جلدی مکمل کروا دیتے پھر آپ اپنا ہوم ورک کرنے کے لئے پینسل استعمال کرتے۔ آپ کے ردِعمل نے تنازعہ کو امن میں بدل دیا جس کی وجہ سے آپ اور آپ کا چھوٹا بھائی/ بہن دونوں خوش ہیں۔

تنازعہ کی وجوہات

تنازعہ کی وجوہات کو تین حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔تنازعہ وسائل سے،طاقت سے (دوسروں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت) اور قدروں سے۔مثال کے طور پر اگر دو بچے ایک ہی پینسل کے استعمال کے لیے لڑ رہے ہیں (جیسا اوپر مثال میں دیا گیا ہے) تو تنازعہ محدود وسائل کی وجہ سے ہے۔اگر ایک بچہ دوسرے کو ڈراتا ہے تو تنازعہ طاقت کے غلط استعمال کی وجہ سے ہے۔اگر ایک دولت مند بچہ ایک غریب بچے سے لڑتا ہے کہ وہ غریب ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس بچہ کو سکھایا گیا ہے کہ غریب امیر سے کم تر ہوتا ہے۔ یہاں تنازعہ کی وجہ قدروں میں اختلاف ہے۔وسائل اور طاقت کے تنازعہ کو حل کرنا آسان ہوتا ہے بہ نسبت ان تنازعات کے جو قدروں کی وجہ سے ہوں۔

سرگرمی

تنازعات کی وجوہات وسائل،طاقت یا قدروں کے لیے اپنے گھر،اسکول اور پڑوس میں سے ایک مثال دیجیے۔

تنازعہ پر ردِ عمل

جیسا کہ آپ نے اوپر پڑھا ہے تنازعہ ہماری معمول اور فطری زندگی کا حصہ ہے۔ہم اس تنازعہ پر کس طرح ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔وہ متعین کرتا ہے کہ وہ اصلاحی ہے یا تخریبی۔روابط تنازعہ کا اصلاحی ردِ عمل ہے۔تشدد تنازعہ کا تخریبی ردِ عمل ہے۔تنازعہ کو اصلاحی طریقوں سے حل کرنے سے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔مثال کے طور پر پانی کی کمی کی صورت میں آپ اپنے دوست سے بات کرسکیں اور پانی کے لیے لائن لگوائیں۔اس طرح سب کو برابر پانی ملے گا اور آپ کو ایک اچھا دوست بھی ملے گا۔تشدد تنازعے کا تخریبی حل ہے اور اس سے تشدد بڑھتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی تنازعے پر لڑنے سے آپ اپنے دوست کو دشمن بنا لیتے ہیں اور کسی کو اس وجہ سے قتل کرنے سے کہ اس کے اقدار اور اعتقاد آپ سے مختلف ہیں،قتل وغارت گری بڑھ جاتی ہے۔

تنازعہ کو حل کرنے کے طریقے۔

تنازعے کو حل کرنے کے چھ طریقے ہیں۔

رابطہ

غلط فہمی تنازعہ کا سبب بن سکتی ہے۔بات چیت کے ذریعے تنازعے کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

مذاکرات

جب دو یا زیادہ لوگ تنازعہ کو حل کرنے کے لیے ایسا طریقہ استعمال کرتے ہیں جو سب کو قابلِ قبول ہو تو وہ عموماً کچھ اقدامات کرتے ہیں

پہلا قدم۔ ایک فریق اپنا نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔

دوسرا قدم۔ دوسرا فریق اپنا نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔

تیسرا قدم۔ دونوں فریقین فیصلہ کرتے ہیں کہ کس کا نقطہ نظر زیادہ بہتر ہے۔

ثالثی

کبھی لوگ اپنا تنازعہ خود حل کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں مشکل ہوتی ہے وہ پھر ایسے لوگوں سے مدد لیتے ہیں جو اس تنازعہ میں شامل نہیں ہیں۔ وہ شخص جو مدد کرے اسے ثالث کہتے ہیں۔ ثالث ایسا طریقہ عمل طے کرتا ہے جس سے دونوں فریقین ایک دوسرے کو سمجھ سکیں اور اس سمجھ بوجھ کے نتیجے میں خود فیصلہ کر سکیں۔ ثالث کا کردار یہ نہیں ہوتا کہ وہ فیصلہ کرے بلکہ جن کے درمیان تنازعہ ہوتا ہے وہ ان کو فیصلہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

انصاف کرنا

اس میں جس شخص کو مدد کے لیے بلایا جاتا ہے وہ منصف کہلاتا ہے۔ منصف تنازعہ میں متعلقہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اس لیے جب لوگ منصف سے مدد لیتے ہیں تو وہ جو فیصلہ کرے گا وہ ان کو قبول کرنا ہوگا۔

مقدمہ بازی

جب لوگ اپنے تنازعہ کو خود حل نہیں کر پاتے ہیں تو وہ عدالت میں جاتے ہیں۔ دونوں فریق وکیل کی مدد لیتے ہیں جو جج کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ جس شخص کی نمائندگی کر رہا ہے وہ حق پر ہے۔ جج دونون فریقین کو سُنتے ہیں اور پھر قانون کے مطابق یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس کا حل کیا ہے۔ دونوں فریق قانون کے پابند ہوتے ہیں کہ وہ جج کا فیصلہ مانیں۔ بہرحال دونوں فریقوں کے پاس اپیل کا موقع ہوتا ہے۔

قانون سازی

کسی بات کو قانون بنانے کو قانون سازی کہتے ہیں۔ کبھی کبھی کسی چیز پر بار بار تنازعہ ہوتا ہے تو یہ یقینی بنانے کے لیے تنازعہ پھر نہ ہو موجودہ قانون میں ترمیم کی جاتی ہے یا نیا قانون بنایا جاتا ہے۔

رابطہ کے طریقوں پر عبور حاصل کرنا

رابطہ تنازعہ کو حل کرنے یا بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ رابطہ صرف بات کرنا یا سننا نہیں ہے۔ بات کہنا اور کرنا جو لوگوں کو سمجھنے میں مدد دے وہ رابطہ ہے۔ رابطہ میں مہارت سے ہم اپنے خیالات کو واضح طور پر سمجھا سکتے ہیں اور دوسرے کے خیالات کو سمجھ بھی سکتے ہیں۔

رابطے کی مہارتیں ان چیزوں پر مشتمل ہے۔

1. توجہ سے سننا

توجہ سے سننے کے لیے یہ سیکھنا ضروری ہے کہ کس طرح حوصلہ افزائی، وضاحت، دہرانا، غوروفکر اور خلاصہ کرنے سے ہم بہتر سُن اور سمجھ سکتے ہیں۔

حوصلہ افزائی۔ دوسرے کی بات توجہ سے سُننا اور اس کو بولنے میں ہمت افزائی کرنا مثلاً "سارہ میں اس معاملہ میں مزید سننا چاہوں گا"۔

وضاحت معاملے کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لیے سوالات کرنا مثلاً میں نہیں سمجھ سکا۔ آپ اس بات سے کیا کہنا چارہے ہیں ذرا پھر سے سمجھائیے گا"۔

دُہرانا۔ جو بات کی جاری ہو اس کو اپنے الفاظ میں پھر سے بتائیے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ آپ کو بات سمجھ میں آئی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اہم نکات کی وضاحت کی جائے جیسے آپ چاہتے ہیں کہ" کریم آپ سے دوستانہ رویہ رکھے کیا یہ صحیح ہے"۔؟

غوروفکر۔ اس بات کا اظہار کرنا کہ آپ سمجھ رہے ہیں کہ دوسرا فریق کیا محسوس کر رہا ہے۔ مثلاً" تمہیں بہت تکلیف پہنچی ہے جب سارہ اور اس کی دوستوں نے تمہیں نظرانداز کیا"۔

خلاصہ کرنا۔ اہم نکات پر نظرِ ثانی کرنا اور اس سے اہم خیالات نکالنا۔ خلاصہ کرنا ایک اچھا طریقہ ہوتا ہے جب لوگ بار بار ایک ہی بات کو دہرائیں اور آپ کو اس مسئلے کی طرف واپس لانا چاہیں۔ مثلاً "ابھی تک جو بات سامنے آئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے"۔

2. خوداعتمادی سے بات کرنا

خوداعتمادی سے بات کرنا ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم دوسرے فریق تک اپنے جذبات پہنچا دیں، بغیر اس کو الزام دیئے ہوئے۔ اس طرح تبادلۂ خیالات کی راہیں کھلتی ہیں۔ مثلاً اگر آپ کا دوست ہمیشہ کی طرح آپ کی میز سے آپ کا قلم لے چکا ہے اور اس نے واپس نہیں کیا تو آپ اس کو الزام دیتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں" تم کیوں ہمیشہ میری چیزیں لیتے رہتے ہو؟"۔ یا آپ اس جملے کو بہتر طرح کہہ سکتے ہیں کہ " مجھے الجھن ہوتی ہے جب لوگ میری میز سے چیزیں لے جاتے ہیں۔ کیوں جب مجھے ضرورت ہوتی ہے تب وہ نہیں ملتیں"۔ برخلافِ الزام

کے خود اعتمادی سے بات کرنے سے اظہار رائے کی راہیں کھلتی ہیں۔

سرگرمی

جیسا کہ آپ کے لیے کہا گیا ہے کہ ویسا ہی "میرا پیغام" لکھیے۔

1.	علی رومان مجھے غصہ آتا ہے ـــــــ واضح بیان کریں	1.	مجھے ـــــــ آتا ہے ـــــــ واضح بیان کریں۔
2	عبدالرحمٰن جب تم میرا قلم بغیر ـــــــ اجازت (رویے اور صورت حال کو بیان کیجیے)	2	جب تم ـــــــ ـــــــ (رویہ اور صورت حال کو بیان کیجیے)
3.	عبدالرحمٰن کیونکہ جب مجھے اہم کام کرنے کے لیے ـــــــ قلم کی ضرورت تھی وہ ـــــــ وہاں نہیں تھا (یہ مشکل ہے "کیونکہ") ـــــــ	3.	کیوں کہ ـــــــ (یہ مشکل ہے "کیونکہ")

3. ایسے سوالات پوچھنا جن کے کئی قابل قبول جواب ہوں۔

ایسے سوالات جن کے کئی قابلِ قبول جواب ہوں ہمیں اضافی معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ جس سے پتہ چلایا جاسکتا ہے کہ فریقین کے لیے کیا چیز اہم ہے۔ اس سے ہم فریقین اور ان کی خواہش کے بارے میں مزید جان سکتے ہیں جس سے ہمیں تنازعے کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ذیل میں دیئے گئے مثال اور اس کے بعد دیئے گئے سوالات کو پڑھیے۔

امجد اور اسد دوست ہیں اور ایک ہی کلاس میں پڑھتے ہیں۔ امجد کو ایک نیا پینسل باکس چاہیے تھا مگر اسے نہیں مل سکا۔
جب اسد نیا پینسل باکس اسکول لایا اور امجد کو دکھایا تو امجد نے کہا کہ یہ بدشکل ہے۔

اسد: اتنا بدشکل نہیں جتنا تمہارا پینسل باکس ہے۔

امجد: تمہارا پینسل باکس زیادہ بدشکل ہے۔

امجد، اسد کا پینسل باکس اٹھاتا ہے اور زمین پر پھینک دیتا ہے۔ وہ گر کر ٹوٹ جاتا ہے اور اس کے اندر سے تمام چیزیں کمرے میں بکھر جاتی ہیں اسد، امجد کو مارنے کے لیے آگے بڑھتا ہے۔ امجد پیچھے ہٹتا ہے۔ اسد اسے شرٹ سے پکڑ کر کھینچتا ہے جو پھٹ جاتی ہے۔ امجد چلاتا ہے "تم کو مجھے نئی شرٹ دلانا ہوگی"۔

سوالات جن کے کئی قابلِ قبول جواب ہیں۔

(i) امجد کو کیا چاہیے تھا؟
(ii) امجد کو اسد کا پینسل باکس دیکھ کر کیسا لگا؟
(iii) امجد نے کیا کیا؟
(iv) اسد کو کیا چاہیے تھا؟
(v) اسد اپنے نئے پینسل باکس کے بارے میں کیا محسوس کر رہا تھا؟
(vi) امجد نے کیا کیا؟

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سمجھا ہے کہ

- ہم سب متعدد کمیونیٹیز (برادریوں) میں خاندان، اسکول، ہمسائے، گاؤں/شہر کے ساتھ رہتے ہیں، اکثر ہمارا دوسروں کے ساتھ تنازعہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ہماری خواہشات اورضروریات، عقائد اور قدریں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں۔ تنازعہ بذات خود اچھا یا برا نہیں ہوتا بلکہ ہمارا ردِعمل اس کو اصلاحی یا تخریبی بناتا ہے۔
- تنازعہ کی تین اہم وجوہات ہوسکتی ہیں۔ وسائل، طاقت اور قدریں۔
- چھ طریقے ہیں جن سے تنازعہ کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ رابطہ، مذاکرات، ثالثی، انصاف کرنا، مقدمہ بازی اور قانون سازی۔ بچہ ہونے کی حیثیت سے ہم پہلے تین استعمال کرتے ہیں۔
- آپ کو سکھایا گیا ہے کہ رابطہ سب سے اہم طریقہ ہے۔ اسی لیے رابطے کے طریقوں کو سیکھنا یعنی توجہ سے سُننا، خوداعتمادی سے بات کرنا اور ایسے سوالات کرنا جن کے کئی قابلِ قبول جوابات ہوں۔ آپ کو ان کی مشق کرنی ہے تاکہ آپ رابطے کے طریقوں میں مہارت حاصل کرسکیں۔

مشق

الف۔ خالی جگہیں پر کریں۔

(i) ______ ہماری معمول اور فطری زندگی کا حصہ ہے۔

(ii) رابطہ ایک اصلاحی ردِعمل ہے ______ کا۔

(iii) تنازے کو ______ طریقوں سے حل کیا جا سکتا ہے۔

(iv) ثالثی اقدامات میں جس شخص سے مدد لی جاتی ہے اسے ______ کہتے ہیں۔

(v) تنازے کی ______ اہم وجوہات ہیں۔

ب۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے۔

(i) اصطلاح امن اور تنازعہ کو بیان کیجیے۔

(ii) تنازے کو اصلاحی طریقے سے حل کرنے کے معاشرے پر جو اثرات مرتب ہوں گے ان میں سے تین درج کریں۔

(iii) تنازے کو تخریبی طریقے سے حل کرنے سے معاشرے پر جو اثرات مرتب ہوں گے ان میں سے تین درج کریں۔

(iv) تنازے کو حل کرنے کی چھ صورتیں بیان کیجیے۔

(v) امن قائم کرنے کے تین طریقوں کی نشاندہی کریں۔

(i) گھر میں (ii) اسکول میں (iii) کمیونیٹی میں

ج۔ جدول بنایئے اور پڑھیے۔

احساسات	میرا رویہ کیا ہوتا ہے	رویہ مثبت ہے یا منفی
خوشی		
غصہ		
جلن		
امن		
تکلیف		

د۔ عملی کام

1. جماعت کو 4 گروہوں میں بانٹ لیں، ہر گروہ کو ایک تنازے کی صورت حال دیجیے (ذیل میں دی گئی) اور ایک تنازعے سے نمٹنے کا طریقہ (رابطہ، مذاکرات، ثالثی اور منصفانہ) جس سے تنازعہ حل ہو جائے۔ ان سے کہیے کہ خاکہ پیش کریں کہ کس طرح تنازعے سے نمٹیں گے۔

- گل اور کویتا بحث کر رہے ہیں کہ کون رنگین پینسل کا ڈبہ استعمال کریگا۔
- ریحان، اسلم اور میر کو ذمہ داری دی گئی ہے کہ مباحثے کے لیے مضمون کا انتخاب کریں۔ ہر ایک کے پاس مختلف مضمون ہے اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے ہیں کہ کون سا مضمون چنا جائے۔
- سیما ناراض ہے کہ اس کی بہترین دوست ریحانہ نے اسے نظر انداز کیا اور شازیہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔
- مہرین نے شیبا پر الزام لگایا ہے کہ شیبا نے معاشرتی علوم کے امتحان میں اس کی نقل کی۔
- احمد اور گل ایک ہی کرکٹ ٹیم میں کھیل رہے ہیں اور دونوں کو بیٹنگ کرنی ہے۔ دونوں ایک دوسرے پر چلِاّ نا شروع کر دیتے
- ماریہ کو جماعت کے کچھ بچے چھیڑ رہے ہیں اور اس کو برا لگ رہا ہے۔ وہ اپنی استاد سے ان کی شکایت کرتی ہے۔

ھ۔ تحقیقات

1. دو بڑوں سے امن سے متعلق نقطہ ءنظر معلوم کیجیے۔ ان سے ذیل میں دیئے گئے سوال پوچھیئے اور جوابات تحریر کیجیے۔

(i) آپ کے ذہن میں کیا الفاظ یا تصویر آتی ہے جب آپ لفظ امن سنتے ہیں؟

(ii) آپ امن کو کیسے بیان کریں گے۔

(iii) دو امن پسند لوگوں کے نام بتایئے۔

(iv) ایسی کیا خصوصیات ہیں جس کی وجہ سے وہ امن پسند ہیں۔

(v) آپ کے خیال میں حالتِ امن میں دنیا کیسی لگے گی۔

(vi) ایسی چند چیزوں کے نام بتایئے جن کے کرنے سے دنیا زیادہ پُرامن ہو جائیگی۔

2. اپنی کمیونیٹی کے کسی ایک تنازعہ کی نشاندہی کیجیے۔ بڑوں کی مدد سے درجِ ذیل کام کیجیے۔

(i) تنازعے کو بیان کریں۔

(ii) تنازعے کا نتیجہ بتایئے۔

(iii) نشاندہی کیجیے کہ تنازعے کو اصلاحی طریقے سے کیسے حل کیا جائے۔

نواں باب

اشیاءاور سہولیات

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہونگے کہ۔

- ☆ اصطلاحات "معاشی انتخاب "اور "مواقعاتی مصارف" کو بیان کرسکیں گے۔
- ☆ ذاتی تجربے کی بنیاد پر معاشی انتخاب اور مواقعاتی مصارف کی نشاندہی کرسکیں (مثلاً آئسکریم خریدنے یا چپس کا پیکٹ خریدنے کے درمیان فیصلہ)۔
- ☆ معاشی فیصلے کرنے سے پہلے وجوہات اور اثرات بیان کریں (کتاب خریدنے کے لیے جو رقم تھی اس سے آئس کریم خریدنا)
- ☆ نشاندہی کرسکیں گے کہ حکومتیں معاشی انتخاب محدود وسائل کی وجہ سے کرتی ہیں۔
- ☆ اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاءاور خدمات کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ روز مرہ کی ایک جیسی اشیاء کی قیمت، معیاراور خصوصیات کا موازنہ کرسکیں (چپس، مٹھائیاں ، سواری اور صحت کی سہولیات)۔

نواں باب

اشیاءاور سہولیات

اشیاءاور سہولیات سے کیا مراد ہے؟

جیسا کہ ہم تیسری جماعت میں پڑھ چکے ہیں کہ اشیاء ان چیزوں کو کہا جاتا ہے جو ہم خرید سکتے ہیں، چھو سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں جیسے سیب، کھلونے اور کتابیں۔ اشیاء کو چیزیں اور مصنوعات بھی کہا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ بھی سیکھا تھا کہ کبھی ہم ایسی چیزیں خریدتے ہیں جن کو چھوا نہیں جا سکتا، ان کو سہولیات کہتے ہیں۔ سہولت کسی بھی ذمہ داری کے انجام دینے کو کہتے ہیں یا کوئی ایسا کام جو کسی دوسرے شخص کے لیے کیا جائے۔ یہ عام طور پر پیشہ ورانہ کام ہوتے ہیں۔ وہ سہولیات جو ہم خرید سکتے ہیں ان کی چند مثالیں یہ ہیں جیسے بال کٹوانا، تعلیم حاصل کرنا، مرمت کرانا اور صحت اور سیاحت کی سہولتیں۔

ہم سب لوگ اشیاء اور سہولیات کو خریدتے ہیں، استعمال کرتے ہیں اور ان کا تبادلہ کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کارخانوں میں کام کرتے ہیں جہاں وہ وسائل کو استعمال کرتے ہوئے ہمارے لیے اشیاء بناتے ہیں۔ اس کی کچھ مثالیں یہ ہیں جیسے بسکٹ گندم سے بنتا ہے اور کپڑے کپاس سے بنتے ہیں۔ کچھ لوگ ہمیں سہولیات فراہم کرتے ہیں جیسے استاد، ڈاکٹر درزی، بڑھئی، نل ساز، بینکر وغیرہ۔

سرگرمی

ذیل میں دی گئی فہرست میں اشیاءاور سہولیات کی نشاندہی کیجیے۔

(i) پھول (ii) سیمنٹ (iii) نان بائی کا بسکٹ بنانا (iv) سائیکل

(v) مالی کا گھاس کاٹنا (vi) نرس کا ٹیکہ لگانا (vii) کتاب (viii) قینچی

(ix) رنگ ساز کا عمارت پر رنگ کرنا (x) نائی کا بال کاٹنا

جو لوگ اور ادارے وسائل کے استعمال سے اشیاء اور سہولیات فراہم کرتے ہیں انہیں پیشہ کار (پروڈیوسر) کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ ادارے جو کہ پروڈیوسر سے اشیائے سہولیات حاصل کرتے ہیں انہیں صارف (کنزیومر) کہا جاتا ہے۔

پیسے کے عوض قیمت

جب ہم اشیاء اور سہولیات کی خریداری کرتے ہیں۔ ہم زیادہ تر قیمت پر توجہ دیتے ہیں۔ حالانکہ جہاں قیمت اہم ہے وہاں یہ بھی اہم ہے کہ ہم اشیاء اور سہولیات خریدتے وقت ان کی مقدار اور معیار کو بھی جانچیں۔ کسی شے کی ایک ہی مقدار کی مختلف قیمتوں کا موازنہ کرنے سے ہم کو پیسے کے عوض بہترین قیمت مل سکتی ہے۔

آپ کے خیال میں بہتر سودا کون سا ہے۔ اگر ہم 2 درجن کیلوں کو 120 روپے کے عوض خریدیں یا 3 درجن کیلوں کو 195 روپے کے عوض خریدیں۔ جواب جاننے کے لیے قیمت کو مقدار سے تقسیم کیجیے تو آپ کو قیمت فی اکائی معلوم ہو جائے گی۔

120 روپے کو تقسیم کیجیے 2 کے ساتھ = 60 روپے فی درجن۔

195 روپے کو تقسیم کیجیے 3 کے ساتھ = 65 روپے فی درجن۔

قیمت اور مقدار کے علاوہ ہمیں اشیاء کے معیار کا موازنہ بھی کرنا چاہیے۔ ذیل میں دیئے گئے ڈبے 9.1 اور 9.2 کی مثال کو دیکھئے اور نشاندہی کیجیے کہ کون سی اشیاء اور سہولیات پیسے کے عوض بہترین قیمت دے رہی ہیں۔

اشیاء کی قیمت	مقدار	معیار
آلو کے چپس قیمت 5 روپے	50 گرام	معیاری اور مزیدار
آلو کے چپس قیمت 10 روپے	125 گرام	معیاری اور مزیدار
آلو کے چپس قیمت 5 روپے	75 گرام	بہت نمکین اور تیل والے

شکل 9.1 اشیاء کی قیمت کے ڈبے

سہولت کی قیمت	مقدار	معیار
اسکول وین کی قیمت 1000 روپے	ایک مہینہ لانے اور لے جانے کے لیے	باحفاظت، صاف، گھر سے لے کر جانا اور واپسی روزانہ وقت پر پہنچنا
عوامی بس ایک دن کے 20 روپے	روزانہ گھر سے اسکول جانا اور واپسی	بس اسٹاپ گھر سے 1/2 کلو میٹر دور ہے۔ جاتے ہوئے بس خالی ہو تو واپسی پر بس بھری ہوتی ہے۔ بس وقت پر نہیں پہنچتی لہٰذا 2 روپے جرمانے کے دینے پڑتے ہیں۔
رکشہ کی قیمت 1500 روپے	ایک مہینہ لانے اور لے جانے کے لیے	باحفاظت، صاف، بااعتبار، گھر سے لانے اور لے جانے کی سہولت اور وقت پر پہنچنا

جدول 9.2 سہولیات کی قیمت کا ڈبہ

جی ہاں! آپ صحیح سمجھے 10 روپے میں 125 گرام کے معیاری اور مزیدار چپس ہی بہترین قیمت ہیں۔ پیسے کی کونسی سہولت ہمیں پیسے کے عوض بہترین قیمت دے رہی ہے؟

سرگرمیاں

1. اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والی ایک شے کو چُننے اس کی قیمت، معیار اور نمایاں خصوصیات کا اس جیسی تین اور اشیاء کے ساتھ موازنہ کر کے ذیل کے جدول کو پُر کیجیے۔

شے کی قیمت	مقدار	معیار

2. اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والی ایک شے کو چُنئے اس کی قیمت، معیار اور نمایاں خصوصیات کا اس جیسی تین اور اشیاء کے ساتھ موازنہ کر کے ذیل کے جدول کو پُر کیجیے۔

سہولت کی قیمت	مقدار	معیار

معاشی انتخاب

آپ کے پاس وقفہ میں خرچ کرنے کے لیے صرف دس روپے ہیں۔ ٹھنڈی بوتل کی قیمت 10 روپے ہے۔ چپس کے پیکٹ کی قیمت بھی 10 روپے ہے۔ کیا آپ دونوں خرید سکتے ہیں؟ آپ اپنے پاس موجود پیسوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چُنیں گے کہ آپ کو کیا خریدنا ہے۔

چونکہ وسائل اور آمدنی محدود ہوتی ہے۔ لہٰذا لوگ ہر وہ شے اور سہولت نہیں خرید سکتے جو وہ چاہتے ہیں۔ انہیں انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ کچھ چیزیں چُننی ہوتی ہیں اور کچھ چھوڑ دینی پڑتی ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے اسکول میں آپ کے پاس 10 روپے تھے تو آپ نے چُنا کہ یا تو آپ ٹھنڈی بوتل لیں گے یا چپس کا پیکٹ۔ دو یا اس سے زیادہ ممکنہ اشیاء اور سہولیات کے درمیان فیصلہ کرنے کو معاشی انتخاب کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے آپ کو ٹھنڈی بوتل یا چپس کے پیکٹ کے درمیان اپنے محدود وسائل (پیسوں) کی وجہ سے چُننا پڑا اسی طرح آپ کے والدین کو بھی اشیاء اور سہولیات کے درمیان چُننا پڑتا ہے۔ اپنے محدود وسائل کی وجہ سے مثلاً وہ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ فلم دیکھنے کے بجائے اچھا کھانا خرید لیں۔ جس طرح آپ اور آپ کا خاندان چُنتا ہے اسی طرح حکومت بھی چُنتی ہے۔ حکومت کو بھی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ اپنے محدود وسائل کو کس جگہ خرچ

کرے۔ اگر وہ دفاع کے لیے اخراجات کا فیصلہ کرتی ہے تو شاید اس کے پاس اتنے پیسے نہ بچیں کہ وہ اسکول تعمیر کر سکے تاکہ تمام بچے تعلیم حاصل کر سکیں۔

متوقع مصارف

باب کے شروعات میں دی گئی مثال کے مطابق اگر آپ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ٹھنڈی بوتل خریدیں گے تو آپ چپس کا پیکٹ خریدنے کے موقعے کو جانے دیتے ہیں۔ چپس کا پیکٹ آپ کے لیے ٹھنڈی بوتل کے مقابلے میں متوقع مصارف ثابت ہوگا۔ دوسری بہترین متبادل شے جو آپ نے کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دی ہو "متوقع مصارف" کہلاتی ہے۔ ساری متبادل اشیاء نہیں صرف دوسری بہترین شے۔

کسی بھی انتخاب کا متوقع مصارف وہ چیز ہے جو آپ نے جانے دی، وہ موقعے کو جانے دینے کی قدر ہے۔ مثلاً انیل کے پاس دو راستے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ سیب خرید سکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ کینو خرید سکتا ہے۔ اس نے سیب کو چُنا اس کا متوقع مصارف وہ کینو ہے جو وہ چُن سکتا تھا مگر اس نے نہیں چُنا۔ اس نے سیب خرید کر کینو خریدنے کے موقع کو جانے دیا۔

شکل 9.1 معاشی انتخاب اور مواقع

سرگرمیاں

1. آپ کے پاس صرف 200 روپے خرچ کرنے کے لیے ہیں اور دو انتخاب ہیں۔ آپ اچھے ہوٹل میں کھانا کھا سکتے ہیں یا دو کتابیں۔ اگر آپ 200 روپے کی دو کتابیں خریدتے ہیں تو آپ کے انتخاب کا متوقع مصارف کیا ہوگا؟ اس فیصلے کا آپ کی آئندہ کی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟
2. آپ کے پاس فارغ وقت کے صرف 2 گھنٹے ہیں۔ آپ ٹی وی دیکھ سکتے ہیں یا باہر جا سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ انتخاب کرتے ہیں کہ آپ ٹی وی دیکھیں گے تو پھر آپ کے فیصلے کا متوقع مصارف کیا ہوگا؟ آپ کی آئندہ کی زندگی پر یہ فیصلہ کیسے اثر انداز ہوگا۔

استاد کے لیے ہدایت: طلباء کو سمجھایئے کہ سرگرمی میں متوقع مصارف وہ مزیدار کھانا ہے جو انہوں نے نہیں چُنا۔ سرگرمی 2 میں متوقع مصارف ٹی وی دیکھنے کا وہ وقت ہے جو وہ دوستوں کے ساتھ باہر کھیلنے اور ورزش کرنے میں صرف کر سکتے ہیں۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سیکھا کہ :

- ہم اشیاء اور سہولیات خریدتے ہیں۔ اشیاء وہ چیزیں ہیں جنہیں ہم چھو سکتے ہے اور محسوس کر سکتے ہیں۔ جیسے کتابیں اور پینسلیں اور سہولیات کسی کام یا ذمہ داری کے انجام دینے کو کہتے ہیں۔ جیسے تعلیم اور صحت کی نگہداشت۔
- جب ہم اشیاء اور سہولیات حاصل کرتے ہیں ہمیں قیمت، مقدار اور معیار کا موازنہ کرنا چاہیے تاکہ ہم اس بات کو یقینی بنا سکیں کہ جو پیسے ہم نے دیئے اس کے عوض ہم نے بہترین شے یا سہولت حاصل کی ہے۔
- ہم سب بہت سی اشیاء اور سہولیات خریدنا چاہتے ہیں مگر چونکہ ہمارے پاس محدود وسائل ہوتے ہیں اس لیے ہمیں انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ دو یا اس سے زیادہ ممکنہ اشیاء اور سہولیات کے درمیان انتخاب کرنے کو معاشی انتخاب کہتے ہیں،۔
- انتخاب کرتے وقت جو اگلا بہترین انتخاب، موقع ہم جانے دیتے ہیں، متوقع مصارف کہلاتا ہے۔ متوقع مصارف دراصل کسی انتخاب میں موقع جانے دینے کی قیمت ہے۔

مشق

الف۔ خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) لوگ ______ اور ______ کو خریدتے ہیں، استعمال کرتے ہیں اور تبادلہ کرتے ہیں۔

(ii) ______ ایک ایسی مادی چیز ہے جسے آپ خرید سکتے، چھو سکتے ہیں اور استعمال کر سکتے ہیں۔

(iii) ______ ایک ایسا کام جو ان لوگوں کے لیے انجام دیا جاتا ہے جو اسے خریدتے ہیں۔

(iv) تین ایسی اشیاء جو مجھے اپنی جماعت میں ابھی نظر آ رہی ہیں ______، ______، ______۔

(v) دو سہولتیں جو میں استعمال کرتا ہوں ______ اور ______ ہیں۔

ب۔ درج ذیل کا جواب تحریر کریں۔

(i) شے کیا ہے؟ کسی ایسی دو اشیاء کے نام بتائیے جو آپ اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔

(ii) سہولت کیا ہے؟ کسی دو سہولیات کے نام بتائیے جو آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔

(iii) اشیاء اور سہولیات کے درمیان فرق بتائیے۔

(iv) آپ نے ٹیسٹ کے لیے پڑھنے کے بجائے آپ نے اپنا پسندیدہ کھیل دیکھا، اپنا انتخاب اور متوقع مصارف تحریر کریں۔

ج۔ جدول بنائیے اور پڑھیئے۔

(i) نیچے دیئے گئے لوگوں کا کردار/ کام جدول میں اپنے استاد/ والدین کی مدد سے بھریئے۔

نام	کردار / کام
کارخانہ	
دکان دار	
خریدار	
پروڈیوسر	
لوگ	
اسپتال	

د۔ عملی کام

(i) روزمرہ زندگی میں گھر میں استعمال ہونے والی کوئی تین سہولیات کی تصویر بنائیں اور رنگ بھریئے۔

(ii) روزمرہ کی زندگی میں اسکول میں استعمال ہونے والی کوئی تین اشیاء کی تصویر بنایئے اور رنگ بھریئے۔

ہ۔ تحقیقات

روزمرہ استعمال ہونے والی اشیاء اور سہولیات۔ ہر وہ چیز جو آپ نے کل صبح سے کی ہے اس کی فہرست بنایئے۔ ان واقعات کو ترتیب سے درج کیجیے۔ نشاندہی کیجیے کہ آپ نے پورے دن میں کون سی اشیاء اور سہولیات کا استعمال کیا۔

استاد کے لیے ہدایت: تحقیقات کے لئے طلباء کو یاد دہانی کرائیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی حتٰی کہ بورنگ چیزیں جیسے دانتوں میں برُش کرنا اور صبح جاگنا وغیرہ اپنی تحقیقات میں شامل کریں۔

دسواں باب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے نبیؐ پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ 12 ربیع الاوّل بمطابق 20 اپریل 571ء کو شہر مکّہ میں پیدا ہوئے۔ ایک معزز قبیلہ قریش کے خاندان بنو ہاشم سے آپؐ کا تعلق تھا۔ آپؐ کی ولادت سے چھ ماہ قبل آپؐ کے والد حضرت عبداللہ فوت ہوگئے۔ آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپؐ کا نام محمد (بے حد تعریف کیا گیا) رکھا۔ آپؐ کی والدہ کا نام حضرت بی بی آمنہ تھا۔ عربوں میں رواج تھا کہ بچوں کی ابتدائی پرورش کے لیے انھیں گاؤں کی عورتوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ یہ خواتین ان بچوں کی نگہداشت کرتی تھیں۔ اس طرح انھیں گاؤں کی صحت بخش فضا ملتی تھی اور خالص عربی زبان بھی انھیں آنے لگتی تھی۔ چنانچہ آپؐ کو بنو سعد قبیلے کی ایک خاتون بی بی حلیمہ سعدیہ کے حوالے کیا گیا۔ بی بی حلیمہ سعدیہ آپؐ کو بے حد چاہتی تھیں اور محبت اور شفقت کے بہترین ماحول میں انھوں نے آپؐ کی ابتدائی پرورش فرمائی۔ آپؐ نے کچھ عرصہ بی بی حلیمہ کے پاس گزارا اور پھر واپس مکے میں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آ گئے۔

آپؐ صرف 6 سال کے تھے کہ آپؐ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ آپؐ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے ساتھ رہنے لگے۔ دو سال بعد آپؐ کے دادا بھی فوت ہوگئے۔ اب آپؐ کی پرورش آپؐ کے چچا حضرت ابوطالب نے اپنے ذمے لے لی۔

جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ذرا بڑے ہوئے تو بھیڑوں اور اونٹوں کے گلے کی نگہداشت کرنے لگے۔ جب آپؐ جوان ہوئے تو تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ تمام معاملات میں آپؐ بے حد دیانت دار اور امانت دار تھے۔ اسی بنا پر اہلِ مکّہ آپؐ کو ''الصادق'' (سچے) اور ''الامین'' (دیانت دار یا امانت دار) کہنے لگے۔ آپؐ کی دیانت اور امانت کے بارے میں سن کر مکّہ کی ایک معزز اور دولت مند خاتون حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کاروبار کی ذمے داری آپؐ کے سپرد کر دی۔ ملک شام کے پہلے تجارتی سفر میں آپؐ کی دیانت داری کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ کو توقع سے کہیں زیادہ منافع ملا۔ آپؐ کی دیانت اور سچائی کے باعث حضرت بی بی خدیجہؓ اتنی متاثر ہوئیں کہ انھوں نے آپؐ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ آپؐ نے اس رشتے کو قبول کر لیا۔ اس وقت آپؐ کی عمر مبارک 25 سال تھی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں اہلِ مکّہ بتوں کو پوجتے تھے۔ وہ جھوٹ بولتے تھے اور چوری کرتے تھے، شراب نوشی کرتے تھے اور جوا کھیلتے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر وہ آپس میں لڑ پڑتے تھے اور ایک دوسرے کو قتل کر دیتے تھے۔ لڑکی کی ولادت پر وہ بہت ناخوش ہوتے تھے اور اکثر لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان برائیوں سے سخت نفرت تھی۔ آپؐ حرا نام کے ایک غار میں جو مکّہ کے قریب ہی ہے، جا کر یادِ الٰہی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ ایک دن

اسی غار میں حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی چند آیات لے کر آپؐ کے پاس آئے۔ اور انھوں نے آپؐ کو بتایا کہ اللہ پاک نے آپؐ کو اعلانِ نبوّت کا حکم دیا ہے۔ یہ نزولِ وحی کا آغاز تھا۔ اُس کے بعد آپؐ نے اعلانِ نبوّت فرمایا۔ اس وقت آپؐ کی عمر مبارک 40 سال تھی۔

اعلانِ نبوّت کے بعد آپؐ نے لوگوں سے کہا کہ وہ غلط عقائد کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بتوں کے بجائے ایک اللہ کی عبادت کریں۔ آپؐ کے اس اعلان پر اہلِ مَکّہ بے حد ناراض ہوئے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے قریبی رشتے دار بھی آپؐ کے دشمن ہوگئے۔ کفار کے ہاتھوں حضورؐ اور حضورؐ کے ساتھیوں نے بے حد تکالیف اٹھائیں۔ ایک دن اللہ پاک کا حکم آیا کہ آپؐ شہر مَکّہ سے شہر مدینہ چلے جائیں۔ اس عمل کو ہجرت کہتے ہیں۔

مدینے میں اسلام تیزی سے پھیلا اور جلد ہی مسلمانوں کی تعداد اچھی خاصی ہوگئی۔ نبی اکرمؐ نے مدینے شریف میں ایک مسجد بنائی جسے مسجدِ نبوی کہتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام نے آپؐ کو مدینے میں بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ ہجرت کے دوسرے سال ہی کفار نے ایک بڑی فوج جمع کر کے مدینہ پر حملہ کا ارادہ کیا۔ اور بدر کے مقام پر مقابلہ ہوا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی اور کفار کی تعداد 1000 تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی۔ اس کے بعد بھی کفارِ مَکّہ نے مدینہ پر حملے کیے لیکن اسلام کے دشمنوں کو شکست ہوئی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے تھے اور جو کچھ میسر آجاتا، وہ کھا لیتے تھے۔ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ آپؐ نہایت رحمدل تھے اور ہر ایک سے حسنِ سلوک فرماتے تھے۔ آپؐ کو بچوں سے بے حد پیار تھا اور کبھی کبھی ان کے ساتھ کھیلا بھی کرتے تھے۔ آپؐ غریبوں اور ناداروں کی مدد فرماتے تھے۔ آپؐ اپنے پڑوسیوں کا بڑا خیال رکھتے اور ان کو عزت دیتے تھے۔

63 برس کی عمر میں 12 ربیع الاوّل 11 ہجری مطابق 632ء کو آپؐ نے وصال فرمایا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے محبوب رسول ﷺ کی تعلیمات پر سچے دل سے عمل کریں تاکہ ہماری دنیا اور آخرت سنور جائے۔

مشق

الف ۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(i) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ii) اہلِ مکّہ آپؐ کو ''الصادق'' اور ''الامین'' کیوں کہتے تھے؟

(iii) نبی اکرمؐ کی مخالفت، کفارِ مکّہ نے کیوں کی؟

سرگرمیاں

(i) پیراگراف نمبر 7 میں نبی اکرمؐ کی تعلیمات دی گئی ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک پر آپ کس طرح عمل کرتے ہیں؟

(ii) حضور ﷺ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اُن کی زندگی میں سے آپ اپنی زندگی کو سادہ بنانے کے لیے کوئی طریقہ منتخب کیجیے اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کیجیے۔

ایسی کوششوں کا ریکارڈ اپنی ڈائری میں محفوظ کیجیے۔

ب ۔ عملی کام

(i) سعودی عرب کے نقشے میں مکّہ اور مدینہ تلاش کیجیے۔

(ii) اپنے اسکول میں عید میلاد النبیؐ منائیے۔ کسی عالمِ دین کو بلائیے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور تعلیماتِ مبارکہ پر تقریر کریں۔

خلفائے راشدینؓ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرمؐ کے بچپن کے ساتھی اور دوست تھے۔ اہلِ مکّہ آپؓ کی بہت عزت کرتے تھے۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمالیا۔ اہلِ مکّہ کی شدید مخالفت کے باوجود آپؓ نے حضور اکرمؐ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے واقعہ معراج بیان کیا تو کفارِ مکّہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا ''تمھارے نبی عجیب بات بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے آسمانوں کی سیر کی اور اسی شب واپس مکّہ آگئے''۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ ''کیا انھوں نے ایسا ہی کہا ہے جو تم مجھے بتا رہے ہو''؟ اس پر کفار نے کہا کہ ''ہاں وہی ہم سے ایسی بات کر رہے تھے۔'' یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فوراً کہا کہ ''میں تصدیق کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سچ ہے۔'' اس واقعہ کے بعد حضورؐ نے آپؓ کو الصدیق (سچ کا گواہ) کا لقب عطا فرمایا۔

دشمنانِ اسلام سے مقابلوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمیشہ نبیٔ اکرمؐ کے ساتھ ساتھ رہے اور آپؐ کو بہترین مشورے دیتے رہے۔ آپؓ کی پیاری بیٹی حضرت عائشہؓ کا نکاح سرکارِ دو عالمؐ سے ہوا تھا۔

آپؓ تجارت کرتے تھے اور جب بھی مسلمانوں کو مالی مدد کی ضرورت ہوئی آپؓ نے دل کھول کر مدد فرمائی۔

حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پہلا خلیفہ چنا۔ آپؓ نے خلافت کی ذمے داری سنبھالی اور مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''میری نظر میں طاقتور اور کمزور یکساں ہیں اور میں دونوں سے عدل کروں گا۔ اگر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو آپ میری اطاعت کریں۔ اگر اللہ کے قوانین اور رسول اللہؐ کے احکامات سے میں دوری اختیار کروں تو آپ میری اطاعت ہرگز نہ کریں۔''

دورانِ خلافت آپؓ کو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض لوگوں نے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ بھی کیا۔ بعض مسلمان قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا تھا۔ دونوں چیلنجوں کا آپؓ نے دلیری اور قوت سے مقابلہ کیا اور کامیاب ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک رحم دل انسان تھے۔ بہت سادہ مزاج تھے۔ غریبوں کی مدد کرتے تھے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد بھی نہ صرف اپنی بکریوں کا اپنے ہاتھ سے دودھ دوہتے تھے بلکہ پڑوسیوں کی بکریوں کا بھی

دودھ دوہا کرتے تھے۔

بطور خلیفہ بہت تھوڑی رقم بطور تنخواہ لیتے تھے۔ وصال کے وقت آپؓ اس سرکاری رقم کے بارے میں بے حد بے چین تھے جو آپؓ نے بطور تنخواہ لی تھی۔ چنانچہ آپؓ نے حکم دیا کہ آپؓ کی ملکیت کا ایک حصہ بیچ کر تنخواہ کے بطور لی گئی سرکاری رقم واپس جمع کرادی جائے۔

22 جمادی الثانی 13 ہجری کو آپؓ نے 63 سال کی عمر میں وفات پائی اور حضورؐ کے پہلو میں روضۂ اقدس ہی میں سپردِ خاک ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرا خلیفہ چنا۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تبلیغ اسلام شروع کی ، اس وقت دشمنانِ اسلام میں سے ایک اہم شخص عمر بھی تھے۔ لیکن بعد میں آپؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ آپؓ کے اسلام قبول کرنے کے وقت تک 11 خواتین اور 40 مرد اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپؓ کے قبولِ اسلام کے بعد اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی۔ نبی اکرمؐ نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ باہر جمع ہوں اور کھلے عام عبادت کریں۔

آپؓ کی خلافت کے دوران مسلمانوں نے کئی جنگیں جیتیں اور کئی گاؤں، شہر اور ملک اسلامی ریاست میں شامل ہوئے۔ آپؓ نے مساجد بنوائیں اور اماموں اور مدرّسوں کا تقرر کیا تا کہ لوگ ان پڑھ نہ رہیں۔ سرکاری خزانے یعنی بیت المال سے بہت تھوڑی رقم آپؓ نے اپنی تنخواہ کے طور پر مقرر کی۔ آپؓ اکثر کہا کرتے تھے کہ ''مجھے بیت المال سے بس اتنا ہی ملنا چاہیے جو میرے اور میرے اہلِ خانہ کے لیے کم سے کم ضرورتوں کے لیے کافی ہو۔'' چنانچہ ماہانہ تنخواہ صرف دو درہم مقرر ہوئی۔ اس تنخواہ کے علاوہ دو جوڑے کپڑے، ایک گرمیوں کے لیے اور ایک سردیوں کے لیے بھی مقرر ہوا۔ آپؓ نہایت سادہ کھانا کھاتے تھے۔ صرف تین روٹی آپؓ کی دن بھر کی غذا تھی۔ بعض اوقات ان کو دودھ کے ساتھ اور بعض اوقات زیتون کے تیل میں ڈبو کر کھالیا کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ عدل کے لیے مشہور ہیں۔ آپؓ کی نظر میں غریب اور امیر یکساں تھے۔ حج کے موقع پر تمام علاقوں کے حاکم (گورنر) مدینہ منورہ میں جمع ہوتے تھے۔ اگر کسی شخص کو ان سے کوئی شکایت ہوتی تو اس کا ازالہ کیا جاتا تھا۔ جو گورنر معاملات کو اچھی طرح نہیں نمٹاتے تھے انھیں سزا دی جاتی تھی۔ رات کے وقت بھیس بدل کر آپؓ مدینے کی گلیوں میں جاتے تھے تا کہ لوگوں کی تکالیف اور حالات کا از خود جائزہ لے سکیں اور ضرورت مندوں کی مدد بھی کرسکیں۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مدینے سے سیکڑوں میل دور دریائے فرات کے کنارے کوئی بکری کا بچہ بھی بھوکا مر جائے، تو عمر کو اس کا بھی اللہ کے ہاں حساب دینا ہوگا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے چند اقوالِ زریں درج ذیل ہیں اور ان اقوال میں ہمارے لیے اہم پیغام ہے :

- اپنے فرائض کو بہترین طور سے ادا کرنا بہترین عبادت ہے۔
- جو لوگ دوسروں پر رحم کرتے ہیں اللہ پاک ان پر رحم کرتا ہے۔
- تین چیزیں آپ کے بھائی کے دل میں آپ کے لیے محبت پیدا کریں گی۔ جب ملاقات ہو تو سلام میں پہل کریں۔ اس کا پسندیدہ نام لے کر مخاطب ہوں اور جب وہ ملاقات کے لیے آئے تو اسے بیٹھنے کے لیے جگہ دیں۔
- علم حاصل کریں کیونکہ اس عمل کے دوران آپ صبر، اپنی نظروں میں اپنی عزت اور احساسِ ذمہ داری سیکھیں گے۔

حضرت عمر فاروقؓ ساڑھے دس سال تک خلیفہ رہے۔ ایک دن نمازِ فجر کے وقت ایک غلام ابولؤلؤ فیروز نے آپؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر کے ساتھ آپؓ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کو مسلمانوں کا تیسرا خلیفہ بنایا گیا۔ حضرت عثمان غنیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قریبی دوست تھے۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؓ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو آپؓ نے اسے قبول فرمایا۔ قبولِ اسلام کے وقت آپؓ کی عمر 34 سال تھی۔

حضرت عثمان غنیؓ ایک دولت مند تاجر تھے لیکن بہت سادگی سے رہتے تھے۔ تبلیغ اسلام کے لیے آپؓ نے بے حد مال صرف کیا اور مسلمانوں کی مالی مدد بھی کی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں دشمنانِ اسلام سے ایک جنگ کے لیے دس ہزار مجاہدین کے لشکر کو ساز و سامان سے لیس کیا، ایک ہزار اونٹ فراہم کیے، 70 گھوڑے اور ایک ہزار دینار (سونے کے سکے) فراہم کیے۔ جب مدینے کے مسلمانوں کو پانی کے حصول میں دقت پیش آنے لگی تو آپؓ نے ایک یہودی سے 35 ہزار درہم (چاندی کے سکے) میں ایک کنواں خریدا اور مسلمانوں کو مفت پانی حاصل کرنے کی اجازت دی۔ سرکارِ دوعالمؐ نے آپؓ کی انتہائی سخاوت کی بنا پر آپؓ کو غنی کے لقب سے نوازا۔

حضرت عثمان غنیؓ کو حضورِ پاکؐ سے بے حد محبت تھی۔ اسی طرح حضور پاکؐ کو بھی حضرت عثمان غنیؓ سے بے حد لگاؤ تھا۔ حضور پاکؐ کی دو بیٹیاں ایک کے بعد دوسری حضرت عثمان غنیؓ کو بیاہی گئیں۔ اس لیے آپؓ کو "ذوالنورین" یعنی (دونور والا) کہا جاتا ہے۔

دشمنانِ اسلام کے خلاف تمام جنگوں میں آپؓ نے حصہ لیا۔ صرف جنگِ بدر میں آپؓ نے حصہ نہیں لیا کیونکہ آپؓ کی زوجہ محترمہ شدید بیمار تھیں۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہدِ خلافت میں مسلسل فتوحات کے باعث اسلامی ریاست کا رقبہ خاصا وسیع ہو گیا تھا۔ آپؓ نے قرآنِ حکیم کا بالکل درست نسخہ تیار کرایا اور اس کی نقلیں جن پر تصدیقی مہریں بھی لگائی گئی تھیں، مسلم دنیا کے مختلف حصوں میں بھجوائیں تاکہ اس سے مزید نسخے بن سکیں اور مسلمانوں کو قرآنِ حکیم بالکل صحیح صورت میں پڑھنے کے لیے مل سکے۔ اس طرح

آپؓ نے اللہ کا پیغام دور دور تک پہنچایا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے آدھے دور یعنی پہلے چھ سال میں حالات پرسکون تھے۔ اس کے بعد دشمنانِ اسلام نے آپؓ کے بارے میں جھوٹی خبریں اڑانا شروع کیں۔ آپؓ ان کی شکایات کا ہمیشہ خندہ پیشانی اور انتہائی نرمی سے جواب دیتے۔ آپؓ کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ ایک دن جب آپؓ اپنے گھر میں قرآنِ حکیم کی تلاوت فرما رہے تھے، اس وقت دشمنوں نے گھر میں گھس کر آپؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے حضرت علیؓ کو مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ بنایا۔

حضرت علیؓ، حضرت ابوطالب کے بیٹے تھے جو حضورﷺ کے سگے چچا تھے۔ حضرت علیؓ کی پرورش حضور اکرمؐ نے نہایت محبت اور شفقت سے خود فرمائی تھی۔ بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ نے اسلام قبول کیا۔

حضور اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ میں جتنی جنگیں ہوئیں ان سب میں نہایت دلیری سے حضرت علیؓ نے حصہ لیا۔ نہایت بہادری اور ہمت سے آپؓ نے خیبر کے قلعہ کو فتح کیا۔ حضور اکرمؐ نے آپؓ کو ''اسداللہ'' یعنی ''اللہ کا شیر'' کا خطاب دیا۔

حضرت علیؓ علم کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ دینی اور دنیوی دونوں علوم کے بارے میں آپؓ کی معلومات نہایت وسیع تھیں۔ ایک موقع پر حضرت محمد مصطفیﷺ نے فرمایا ''میں علم کا شہر ہوں، علیؓ اس کا دروازہ ہیں''۔ تینوں خلفائے راشدین اپنے دورِ خلافت کے اہم معاملات میں آپؓ سے مشورہ لیتے رہتے تھے۔

حضور اکرمؐ کی سب سے عزیز اور سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کا نکاح ہوا تھا۔ حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے دو بیٹے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ تھے۔ حضرت علیؓ کے کردار کی تمام خوبیاں ان دونوں بیٹوں میں بھی حد درجہ تھیں۔

حضرت علیؓ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اللہ کے نام پر اپنی ہر چیز غریبوں کو دے دیتے تھے۔ کوئی سائل آپؓ کے در سے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ آپؓ کے پاس کوئی ملازم نہیں تھا۔ آپؓ سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔ اکثر اوقات میں آپؓ یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور اکثر روزے رکھتے تھے۔

دشمنانِ اسلام کی طرف سے جھوٹی خبریں پھیلانے کے باعث مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا ہوئی اور وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کو متحد رکھنے کی سخت کوشش کی۔ اپنی خلافت کے پانچویں سال ایک صبح جب آپؓ نمازِ فجر مسجد میں ادا کر رہے تھے، ایک دشمن نے آپؓ پر حملہ کیا اور شدید زخمی کر دیا۔ اس قاتلانہ حملے کے تیسرے روز یعنی 21 رمضان کو ان زخموں کی تاب نہ لا کر آپؓ انتقال فرما گئے۔ آپؓ کا روضہ عراق کے شہر نجف اشرف میں ہے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو صدیق کا خطاب کیسے ملا تھا؟

2۔ حضرت عمرؓ کے کسی ایک قول کو بیان کیجیے اور بتائیے کہ آپ اس پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں یا کر سکتی ہیں؟

3۔ اسلام کے لیے حضرت عثمانؓ کی خدمات بیان کیجیے۔

4۔ حضرت علیؓ کی زندگی کی کون سی خوبی آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

سرگرمی

اپنی کلاس میں کسی عالم کو بلوائیے اور خلفائے راشدینؓ کی زندگی پر لیکچر کا اہتمام کیجیے۔

ب۔ عملی کام

1۔ تمام خلفاء راشدینؓ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک خوبی اپنی زندگی میں اپنائیے۔ اس پر عمل کیجیے اور اپنی کوششوں کا ریکارڈ رکھیے۔

بارھواں باب

ہماری مثالی شخصیّات

بزرگ اور جوان ۔گذشتہ اور موجودہ

طلباء کے سیکھنے کے اہداف

اس باب کے ختم ہونے پر طلباء اس قابل ہوں گے کہ:

- ☆ صوبہ کی گذشتہ اور موجودہ مثالی شخصیات کے ذاتی کمالات کی نشاندہی کر سکیں گے۔
- ☆ مثالی شخصیات نے جو خدمات (سیاسی، سماجی، مذہبی) صوبہ کی بھلائی کے لیے کی ہیں ان کی وضاحت کر سکیں۔
- ☆ جن شخصیات (سیاسی، سماجی، مذہبی) کو ہم پسند کرتے ہیں ان کی خصوصیات کی نشاندہی کر سکیں۔
- ☆ مثالی ہونے کی اہمیت اپنی روزمرہ زندگی میں سمجھ سکیں۔
- ☆ سمجھا سکیں گے کہ کس طرح ہمارے ذاتی اعتقاد، ثقافت، وقت اور حالات کے بدلنے سے ہماری مثالی پسندیدہ شخصیّات بھی بدل جاتی ہیں۔
- ☆ نشاندہی کر سکیں گے کہ کس طرح عام آدمی مرد اور عورت مختلف حالات میں ہماری پسندیدہ شخصیت بن جاتے ہیں۔

بارھواں باب

ہماری مثالی شخصیّات

بزرگ اور جوان۔گذشتہ اور موجودہ

ہر ایک کی زندگی میں مثالی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بغیر کسی معاوضہ کے اچھے کام کرتے ہیں۔ ان کے اچھے کاموں اور بے لوث جذبے کی وجہ سے ہم ان کی عزت کرتے ہیں اور ان کو پسند کرتے ہیں۔

سرگرمی

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے سوچ کر جواب لکھیے۔آپ کے نزدیک مثالی لوگ کون ہیں؟ آپ ان کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ ان میں کیا خصوصیات ہیں؟

زیادہ امکان ہے کہ آپ نے اپنے والدین، اساتذہ اور اچھے دوستوں کی فہرست بنائی ہوگی یا پھر آپ نے کسی کرکٹر یا سماجی کارکن کا نام لکھا ہوگا۔ جی ہاں عام طور پر لوگ بھی مثالی ہوسکتے ہیں۔ ہمارے خاندان کی طرح وہ لوگ جو ہمارا اور ہماری برادری کا خیال رکھتے ہیں۔ جیسے اساتذہ، سماجی کارکن اور پولیس افسران۔ زیادہ امکان یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو اس لیے پسند کرتے ہیں اور اس لیے ان کی عزت کرتے ہیں کیوں کہ انہوں نے کبھی آپ کی یا کسی اور کی مدد کی ہوگی یا پھر مشکل وقت میں بہترین کام کیا ہوگا۔ جو خصوصیات آپ نے لکھی ہیں ان میں یقیناً نیک ہونا، بامروت ہونا، مضبوط قوتِ ارادی کا ہونا اور بے لوث جذبہ ہونا شامل ہونگے۔

مثالی لوگ وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔ مشکل حالات کا بہترین طریقے سے مقابلہ کرتے ہیں اور حالات کو بہتری کے لیے بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دو اسباب ہوتے ہیں جو لوگوں کو مثالی بناتے ہیں۔

- وہ حالات جن میں یہ اپنے آپ کو پاتے ہیں۔
- وہ کس طرح حالات کا مقابلہ کرتے ہیں (یعنی کیا خصوصیات اور اوصاف ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں)۔

عام لوگ بھی مثالی بن سکتے ہیں اگر وہ دوسرے لوگوں کی مدد کریں، صحیح بات کے لیے کھڑے ہوں یا پھر ماحول کو بچانے کے لیے کوئی عملی کام کریں۔ آپ جیسے بچے بھی مثالی شخصیات بن سکتے ہیں اگر ایسے چھوٹے چھوٹے کام کریں جن سے بہتری آئے۔ اگر آپ کوئی ایسا کام کریں جس سے آپ کے اسکول، کمیونٹی یا ملک میں بہتری آئے تو بہت زیادہ امکان ہے کہ دوسرے آپ کی تقلید کریں گے۔ مثالی لوگوں میں عام طور پر شجاعت، بہادری، قوت ارادی اور بے لوث جذبہ پایا جاتا ہے۔ زیادہ تر مثالی لوگ اپنے کام کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں اور انہیں بہت زیادہ عزت واکرام حاصل ہوتا ہے۔

مثالی شخصیات ہمیشہ ایک ہی نہیں رہتے بلکہ وقت کے ساتھ ہماری مثالی شخصیات بدلتی رہتی ہیں۔ ہمارے اعتقاد، ثقافت، وقت اور حالات میں تبدیلی ہمارے انتخاب پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ جب امجد چھوٹا تھا اس کے لیے مثالی شخصیت" سپر مین تھا" ۔ جب وہ بڑا ہوا تو اسے پتہ چلا کہ سپر مین کوئی اصلی نہیں بلکہ خیالی شخصیت ہے۔ بعد میں اس نے ڈاکٹر ادیب رضوی کو پسند کرنا شروع کر دیا کیونکہ وہ SIUT میں لوگوں کی جان بچا رہے ہیں۔ زیبا جب چھوٹی تھی تب وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھی کیوں کہ ڈاکٹروں کی کمائی زیادہ ہوتی ہے۔ پھر اس کی ملاقات ڈاکٹر روتھ فو سے ہوئی جو کوڑھ کے مریضوں کے لیے کام کر رہی تھیں اور ان کی کوشش تھی کہ یہ وباء پاکستان سے ختم کر دی جائے تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ڈاکٹر بنے گی اور ڈاکٹر روتھ فو کی طرح کام کریگی۔

اس طرح غربت سے تنگ آ کر 4 سال کی عمر میں اقبال مسیح کو ایک قالین بنانے کے مالک کے ہاتھ 1000 روپے میں فروخت کر دیا گیا تھا۔ 11 سال کی عمر میں وہ وہاں سے بچ نکلا اور اسکول جانا شروع کر دیا تاکہ اپنے تعلیم حاصل کرنے کا خواب پورا کر سکے۔ وہ مزدوری کرنے والے بچوں اور ان بچوں کی طرف سے جو قالین کے کارخانے میں رہ گئے تھے بات کرتے تھے۔ اِسے پاکستان میں چائلڈ لیبر کے خلاف اور بچوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے پر کئی اعزازات ملے۔ اپنی آزادی کے 2 سال بعد اقبال کو ان کے گاؤں کے گھر کے باہر قاتلانہ حملہ کر کے مار دیا گیا۔ اقبال کی کہانی نے دنیا بھر کے لوگوں کو متاثر کیا۔ ان ہی میں سے ایک 12 سال کا کینیڈا کا رہائشی کریگ بھی تھا۔ کریگ نے اقبال کی کہانی خبروں میں سنی۔ اس نے اپنے دوستوں کو جمع کیا اور ایک خیراتی ادارہ فری دی چلڈرن (بچوں کو آزاد کرو) کے نام سے قائم کر دیا جس کا مقصد تھا دنیا کے بچوں کو آزاد کرانا اور ان کو مار پٹائی اور غلط کاموں سے بچانا اور دنیا کو یہ باور کرانا کہ بچے سمجھ دار ہوتے ہیں اور یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ دنیا کو بدل سکیں۔

سرگرمی

اپنے علاقے میں کسی ایسے نوجوان کو تلاش کیجیے جس نے دوسروں کی مدد کے لیے کام کیا ہو۔

آیئے اب ہم اپنے کچھ بزرگ اور نوجوان (مثالی شخصیات) کے بارے میں جا... ہیں۔

حضرت سچل سرمست

حضرت سچل سرمست 1739ء میں ضلع خیر پور کے ایک گاؤں درازا میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصلی نام عبدالوہاب فاروقی تھا لیکن ان کو سچل، سچے دینو اور سچو کہا جاتا تھا۔ سچل کے معنی ہیں سچے اور سرمست کے معنی صوفی کے ہیں۔ حضرت سچل سرمست کے والدین

بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی پرورش آپ کے چچا بزرگ میاں عبدالحق نے کی۔

حضرت سچل سرمست نے سادگی اور انکساری کے ساتھ پاکیزہ زندگی بسر کی۔ انہوں نے تنہائی پسندی میں زندگی گزاری اور دال اور دہی جیسے سادہ کھانے کو ترجیح دی۔ انہیں شاعرِ ہفت زباں بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ آپ نے سات زبانوں میں شاعری کی، جن میں سندھی، عربی، سرائیکی، پنجابی، اردو، فارسی اور بلوچی شامل ہیں۔ اپنی شاعری کے ذریعے انہوں نے انسانیت کے لیے محبت کا پیغام پھیلایا۔

حضرت سچل سرمست نے 1827ء میں وفات پائی۔ ان کا مقبرہ میر رستم خان تالپور نے بنوایا جو اس وقت خیر پور ریاست کے والی تھے۔ ہر سال 14 رمضان المبارک کو درازا میں آپ کا عرس منعقد ہوتا ہے جس میں ہزاروں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اس موقع پر ادبی کانفرنس منعقد کی جاتی ہیں جس میں سندھ کے فنکار ان کی شاعری سندھی اور سرائیکی زبانوں میں گاتے ہیں۔

حیدر بخش جتوئی

حیدر بخش جتوئی ضلع لاڑکانہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں بکھو دیرو میں 1901ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام اللہ داد جتوئی تھا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد حیدر بخش جتوئی نے سندھ کے محکمۂ محصولات میں بطور ہیڈ منشی ملازمت شروع کی۔ اپنی محنت، قابلیت اور ایمانداری کی بناء پر انہیں جلد ترقی ملی اور وہ ڈپٹی کلیکٹر ہو گئے، جو برطانوی دور میں ایک اہم عہدہ تھا۔

1945ء میں انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور ہاری کمیٹی کے رکن ہو گئے۔ ہاری سندھی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسان کے ہیں۔ وہ سندھ کے کسانوں کو اُن کو درپیش مشکلات سے آگاہ کرتے تھے۔ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے انہوں نے سخت محنت کی۔ وہ ان کے حقوق کے لیے لڑتے رہے اور 1950ء میں سندھ اسمبلی سے "سندھ کرایہ داری قانون" منظور کروایا۔ یہ قانون زمیندار (مالک) اور کسان (ہاری) کے درمیان حقوق کی صاف صاف وضاحت کرتا ہے۔ اس قانون نے کسانوں کو پیداوار کے آدھے حصے کا حق دار ٹھہرایا۔ کسانوں کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لیے اور ان میں ان کے حقوق کا شعور پیدا کرنے کے لیے انہوں نے "ہاری حق دار" کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار بھی جاری کیا۔

حیدر بخش جتوئی ایک با اصول شخص تھے اور اپنا کام انتہائی دیانت داری اور خلوص سے سرانجام دیتے تھے۔ حیدر بخش جتوئی اچھے شاعر اور ادیب بھی تھے۔ 21 مئی 1970ء کو اُن کا انتقال ہوا۔ سندھ کے کسانوں کے لیے خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے انہیں 23 مارچ 2001ء کو ہلال امتیاز کا قومی اعزاز عطا کیا۔

بیگم نصرت ہارون

نصرت ہارون ایران میں 9 فروری 1896ء کو پیدا ہوئیں ۔ وہ اپنے خاندان کے ساتھ ایران سے بمبئی اور پھر کراچی آ گئیں۔ 1914ء میں ان کی شادی سر عبداللہ ہارون سے ہوئی۔ بیگم نصرت ہارون وقت کی پابند تھیں اور خوشامدگی کو ناپسند کرتی تھیں۔ وہ ضرورت مندوں کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتی تھیں۔ دوستوں کے ساتھ نرم مزاج اور دشمنوں کے ساتھ برداشت کا مظاہرہ کرتیں۔ تحریکِ خلافت کے دوران ان کا کراچی کا گھر تحریک کے ممبران کے لیے ہیڈ کوارٹر ثابت ہوا، انہوں نے خود تمام ممبران کے رہنے اور کھانے پینے کی ذمہ داری اٹھائی۔

بیگم نصرت ہارون نے اپنے شوہر کے ساتھ پورے برصغیر کا سفر کیا۔ دونوں میاں بیوی غریبوں اور محتاجوں کی زندگی سنوارنے کی کوشش میں لگے رہے۔ انہوں نے تعلیمی درسگاہوں اور بہبود کے اداروں کی بنیاد رکھی۔ بیگم نصرت ہارون عورتوں اور بچوں کی زندگیاں بہتر بنانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے لڑکیوں کی تعلیم میں گہری دلچسپی لی اور اپنے گھر میں ایک اسکول کھول لیا۔ انہوں نے سندھ کی عورتوں کی حالت سدھارنے کے لیے "انجمن خواتین" کے نام سے خواتین کی ایک تنظیم بھی قائم کی۔ انہوں نے مختلف اداروں کی بنیاد بھی رکھی، جیسے حاجی عبداللہ ہارون یتیم خانہ، بیگم نصرت ہارون میٹرنٹی ہوم، گلِ رعنا نصرت انڈسٹریل ہوم اور اپوا کاٹیج انڈسٹریز شاپ وغیرہ۔

علامہ آئی آئی قاضی
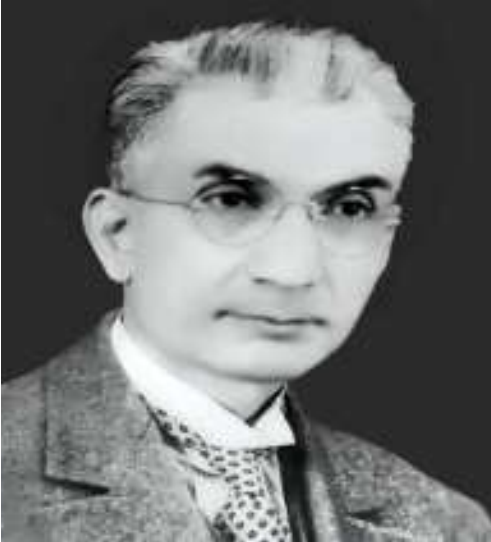
علامہ آئی آئی قاضی 19 اپریل 1886ء کو ضلع دادو کے گاؤں پاٹ شریف میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اسکول کی تعلیم حیدرآباد میں حاصل کی بعد میں اعلیٰ تعلیم علی گڑھ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ وہ قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے لندن گئے۔ وہاں سے واپس آنے پر حیدرآباد میں جج تعینات ہوئے۔ چونکہ بہت سے لوگ ان کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے لگے تھے اس لیے انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ علامہ آئی آئی قاضی کو تعلیم سے بہت لگاؤ تھا۔ انہوں نے کئی ممالک کے دورے کیے اور کچھ عرصہ انگلستان، جرمنی اور فرانس میں قیام پزیر رہے۔ ان ممالک میں مختلف استادوں سے انہوں نے علم حاصل کیا اور ان کی زبانوں پر عبور بھی حاصل کیا۔

علامہ آئی آئی قاضی جامعہ سندھ کے پہلے سربراہ رہے۔ انہوں نے اس کی ترقی کے لیے بڑی محنت کی۔ انہوں نے اپنے عملے اور طالب علموں کے لیے بہت اچھی مثال چھوڑی کیونکہ ذاتی کامیابی حاصل کرنے کے بجائے انہوں نے طالب علموں اور عملے کی بھلائی کے لیے کوششیں کی۔ سندھ کے یہ مشہور عالم 13 اپریل 1968ء کو وفات پاگئے اور جامعہ سندھ، جامشورو ان کی آخری آرام گاہ بنی۔

بے نظیر بھٹو

بے نظیر بھٹو کی پیدائش 21 جون 1953ء کو ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو جو پاکستان کے وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی تھے کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ 1982 میں جب وہ صرف 29 سال کی تھیں تو وہ پاکستان

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن ہوگئیں۔ اس طرح وہ پاکستان کی پہلی خاتون بن گئیں جنہوں نے ایک بڑی سیاسی پارٹی کی قیادت سنبھالی۔ پارٹی کی سربراہ کی حیثیت سے انہوں نے پاکستان میں جمہوریت کی بحالی اور انسانی حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کی۔ 1988ء کے انتخابات میں ان کی پارٹی نے کامیابی حاصل کی اور وہ پاکستان کی پہلی خاتون وزیراعظم بن گئیں۔ اکتوبر 1990ء تک یہ عہدہ ان کے پاس رہا۔ 1993ء میں ان کو دوبارہ وزیراعظم کے لیے چُنا گیا اور وہ نومبر 1996ء تک اس عہدہ پر فائز رہیں۔

1997ء میں انتخابات میں ہارنے کے بعد وہ دبئی میں جلاوطنی کی زندگی گزارنے لگیں۔ 9 سال کی خود ساختہ جلاوطنی کے بعد وہ 18 اکتوبر 2007ء کو پاکستان واپس آئیں تاکہ 2008ء میں ہونے والے عام انتخابات میں حصہ لے سکیں۔ ان کو 27 دسمبر 2007ء کو راولپنڈی میں شہید کردیا گیا۔

شہید بے نظیر بھٹو نہ صرف پاکستان کی سیاسی قائد تھیں بلکہ ایک بین الاقوامی شخصیت تھیں۔ امریکہ، برطانیہ اور دیگر بیرونی ممالک میں کی گئیں تقاریر، مقالے اور مضامین ان کی سیاسی پختگی، ذہانت اور بین الاقوامی رہنما کی عکاس ہیں۔ اقوام متحدہ نے 2008ء میں جمہوریت اور انسانی حقوق کے لیے جدوجہد اور خدمات کی قدر کرتے ہوئے ان کو اعزاز سے نوازا۔

ملالہ یوسف زئی

ملالہ یوسف زئی 12 جولائی 1997ء کو مینگورہ سوات میں پیدا ہوئی۔ ملالہ یوسف زئی اس وقت ایک طالبعلم تھی جب طالبان نے لڑکیوں کو اسکول جانے سے روکنا شروع کر دیا۔ 2009ء میں ملالہ نے انٹرنیٹ پر بلاگ لکھنا شروع کیا جس میں اپنی روزمرہ کی زندگی کے معمولات، طالبان کے دور میں بتائے کہ کس طرح طالبان اس کی وادی پر حکومت کر رہے ہیں اور اس کے اپنے کیا خیالات ہیں۔

لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں 9 اکتوبر 2012ء کو ملالہ پر قاتلانہ حملہ ہوا جب وہ اسکول سے اپنے گھر لوٹ رہی تھی۔ اس حادثے کے کئی دن تک وہ بیہوش رہی اور کافی عرصہ بعد اس قابل ہوئی کہ اسے بہتر علاج کے لیے برمنگھم انگلستان بھیجا جا سکے۔

ملالہ کو اس واقعہ کے بعد کئی اعزازات سے نوازہ گیا اور ہر انعامی تقریب میں اس نے تعلیم کی اہمیت، تعلیم پھیلانے کی ضرورت اور خاص طور پر بچیوں کی تعلیم پر زور دیا۔ 2014ء میں ملالہ کو "امن نوبل" انعام سے بھی نوازہ گیا۔

سرگرمی

ملالہ یوسف زئی کے حاصل کردہ کوئی پانچ اعزازات کے نام تلاش کیجیے۔

ارفع کریم

ارفع عبدالکریم رندھاوا کی پیدائش 28 فروری 1995ء کو ہوئی۔ 2004ء میں 9 سال کی عمر میں یہ سب سے کمسن مائیکروسوفٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل کا اعزاز حاصل کر چکی تھی۔ یہ اعزاز ان کے پاس 2008ء تک رہا۔ 2011ء میں 16 سال کی عمر میں جب ارفع لاہور گرامر اسکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھی، اس دوران اس کو مرگی کا دورہ پڑا جس سے اس کا دماغ متاثر ہوا۔ اس کو کمبائنڈ ملٹری اسپتال (CMH) لاہور میں نازک حالت میں داخل کرایا گیا۔ مائیکروسوفٹ کے چیئرمین بل گیٹس کو جب علم ہوا تو انہوں نے ارفع کے والدین سے بات چیت

کر کے اس کے علاج کے لیے بین الاقوامی ڈاکٹروں کی مدد کی پیشکش کی۔ حالانکہ اس کا یہاں بہترین علاج ہو رہا تھا۔مگر وہ جانبر نہ ہوسکی اور 14 جنوری 2012ء کو اسپتال میں اس کا انتقال ہو گیا۔ان کے جنازے میں پنجاب کے وزیراعلیٰ شہباز شریف شریک ہوئے۔اگلے دن انہوں نے اعلان کیا کہ لاہور ٹیکنالوجی پارک کا نام بدل کر "ارفع سوفٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک" رکھ دیا جائے۔

ارفع نے پاکستان کی کئی بین الاقوامی فورم پر نمائندگی کی جس میں ٹیک ایڈ ڈویلپرز کانفرنس شامل ہیں۔انہوں نے صدر کا تمغہء حسن کارکردگی کا اعزاز بھی حاصل کیا۔اس کو بل گیٹس نے امریکہ میں مائیکروسوفٹ کے ہیڈ کوارٹر میں دعوت بھی دی تھی۔

ماریہ طورپاکے

ماریہ طورپاکے جنوبی وزیرستان سے تعلق رکھنے والی نوجوان لڑکی ہے۔جنوبی وزیرستان بدامنی اور تشدد کی وجہ سے خاصہ متاثر رہا مگر اس سب کے باوجود وہ اسکوائش کھیلتی رہی۔ اگست 2007ء میں ان کو صدرِ پاکستان کی طرف سے سلامِ پاکستان کے اعزاز سے نوازہ گیا۔اس کے ساتھ ساتھ اس نے 13 سال سے کم عمر کے بچوں کے کھیل میں اعزاز بھی جیتا اور اِسے 2007ء میں WISPA کے کم عمر کھلاڑی کے طور پر چُنا گیا۔اس کی کامیابیاں پاکستان کے لیے باعثِ فخر اور اعزاز ہیں۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے یہ سیکھا ہے کہ

- ہم سب کی زندگیوں میں مثالی لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں اور ان کے کام آتے ہیں۔
- وہ مشکل صورت حال میں بہترین عمل کرتے ہیں اور حالات کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔
- دوعناصر جو لوگوں کو بہادری پر آمادہ کرتے ہیں۔ وہ حالات جن کا ان کو سامنا ہوتا ہے اور ردِعمل جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔
- ہماری مثالی شخصیّات ، بوڑھے اور جوان، گذشتہ اور موجودہ اپنے اندر نیک دلی، خیال کرنے والی، مضبوط قوتِ ارادی اور بے لوث خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔

مشق

الف۔ سندھ کے ہر ضلع سے تعلق رکھنے والی ایک اہم شخصیت کا نام معلوم کیجیے۔خالی جگہوں پر ان کے نام پُر کیجیے۔
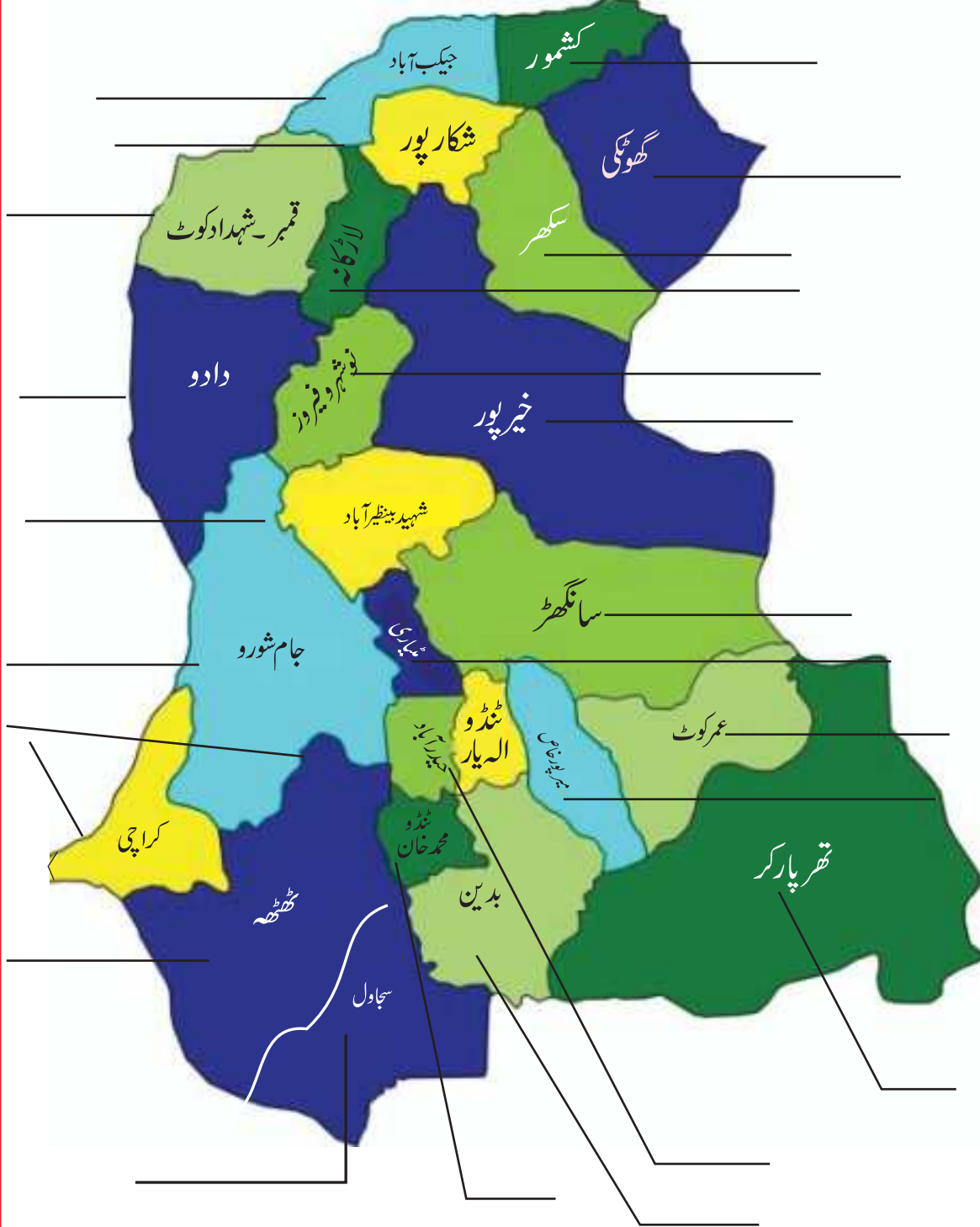
ب۔ درج ذیل جدول پچھلے سال میں معلوم کی گئی شخصیات کی تفصیلات سے پُر کیجیے۔

شخصیت کا نام	کس عمل نے ان کو مثالی بنایا؟ (انہوں نے دوسرے کے لیے کیا کام کیا یا مشکل حالات کا کیسے مقابلہ کیا)	ان کی خصوصیات	میری خصوصیات جو میں اپنے اندر پیدا کرسکوں

ج۔ درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں۔

(i) اصطلاح "مثالی" کو بیان کریں۔

(ii) تین ایسے لوگوں کے نام تحریر کیجیے جن کو آپ مثالی سمجھتے ہیں۔

(iii) اپنی پسندیدہ مثالی شخصیات کی تین خصوصیات تحریر کیجیے۔

(iv) یہ شخصیات آپ کے لیے اتنی اہمیت کیوں رکھتے ہیں؟

(v) علامہ آئی آئی قاضی، بیگم نصرت ہارون اور حیدر بخش جتوئی نے سندھ کی ترقی کے سلسلہ میں جو کام انجام دیئے ان کی نشاندہی کیجیے۔

د۔ عملی کام

(i) اپنی مثالی شخصیات پر ایک کتاب بنائیے۔ ہر صفحہ پر ایک مثالی شخصیت کا نام لکھیں، تصویر لگائیے اور ان کے بارے میں چند سطریں لکھیں۔

ہ۔ اپنی پسند کی مثالی شخصیت سے متعلق حقیقی منظرنامہ ترتیب دیجیے۔

نام ______________________________

تاریخ اور جائے پیدائش ______________________________

وہ کام جو ان کے مثالی بننے کا سبب ہیں ______________________________

خصوصیات جو ان میں ہیں ______________________________